بانی ومہتمم :مفتی محمد رضا قادری نقشبندی مصباحی خلیفہ حضور شیخ العالم وسربراہ اعلیٰ علما کونسل نیپال
بفیض روحانی : مجمع الفضائل والبرکات،مظہر کمالات امام ربانی حضور شیخ العالم مولانا شاہ احمد رضا نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ
قیادت :قائد ملت نیپال حضرت مولاناالحاج سید غلام حسین مظہری مرکزی صدر علما کونسل نیپال

ہفت روزہ
نیپال اردو ٹائمز
Weekly
The NEPAL URDU TIMES

پیغمبر امن وسلام
خصوصی ضمیمہ

1500 YEARS OF JASHN-E MILAD-UN-NABI

چیف ایڈیٹر: عبدالجبار علیمی نظامی
www.nepalurdutimes.com
۱۱/ربیع النور ۱۴۴۷ھ—۴/ستمبر ۲۰۲۵ء-۱۹/بھادو ۲۰۸۲ بکرم
صفحات 17
weeklynepalurtutimes@gamil.com

وزیر اعظم اولی کی بھارتی وزیر اعظم مودی سے چین میں ملاقات

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
کاٹھمانڈو

وزیر اعظم کے پی شرما اولی اور ان کے بھارتی ہم منصب نریندر مودی نے اتوار کو چین میں ملاقات کی۔ وزیر اعظم اولی، جو شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن چوٹی کانفرنس میں شرکت کے لیے چین پہنچے تھے، نے اتوار کو مودی سے ملاقات کی۔ بھارتی وزیر اعظم مودی نے اپنے آفیشل ٹویٹر ہینڈل کے ذریعے وزیر اعظم اولی کے ساتھ اپنی ملاقات کی تصویر کو عام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ تیانجن میں نیپالی وزیر اعظم اولی سے مل کر خوش ہیں۔ بھارتی وزیر اعظم مودی نے ایکس میں یہ بھی بتایا کہ نیپال کے ساتھ ہندوستان کے تعلقات بہت گہرے اور خاص ہیں۔ وزیر اعظم اولی نے ہفتہ کو چینی صدر شی جن پنگ سے ملاقات کی اور چین کے شہر تیانجن میں سوشلسٹ جمہوریہ ویتنام کے وزیر اعظم فام من ٹرن کے ساتھ دو طرفہ ملاقات کی۔ وزارت خارجہ کے مطابق، دونوں وزرائے اعظم، جو شنگھائی تعاون تنظیم کے سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے چین میں ہیں، نے دونوں ممالک کے درمیان ثقافتی، سفارتی اور اقتصادی تعلقات اور تعاون کے مختلف پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا۔ نائب صدر وو تھی آن شوان کے نیپال کے حالیہ دورے کو یاد کرتے ہوئے وزیر اعظم چنگ نے وزیر اعظم اولی کو ویتنام کے دورے کی دعوت دی۔ وزیر اعظم اولی نے ویتنام کی آزادی کی جدوجہد کے ساتھ نیپال کی یکجہتی کا اظہار کیا اور کہا کہ ملک نے مختصر وقت میں جو ترقی کی ہے وہ سب کے لیے متاثر کن ہے۔

وزیر اعظم اولی نے ایس سی او کے پلیٹ فارم سے مکمل رکن بننے کی خواہش کا کیا اظہار۔

شفیق رضا

کاٹھمانڈو: وزیر اعظم کے پی شرما اولی نے کہا ہے کہ نیپال شنگھائی تعاون تنظیم (SCO) کا مکمل رکن بننا چاہتا ہے۔ پیر کو چین کے شہر تیانجن میں 'ایس سی او پلس' اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ نیپال کو ایس سی او کا مکمل رکن بننے کی امید ہے۔ وزیر اعظم اولی نے ہفتہ کو چینی صدر شی جن پنگ کے ساتھ اپنی دوطرفہ ملاقات کے دوران بھی اس خواہش کا اظہار کیا تھا اور اس کے لیے مدد کی درخواست کی تھی۔ نیپال ایس سی او کا 'ڈائیلاگ پارٹنر' ملک ہے۔ اس صلاحیت میں، اولی نے 'SCO پلس' سے خطاب کرتے ہوئے، زیادہ مربوط، منظم اور مضبوط SCO کی ضرورت پر زور دیا۔

انہوں نے بتایا کہ نیپال کے پہاڑ موسمیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے برف سے پاک ہو رہے ہیں جس سے نیچے کے اربوں لوگ متاثر ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ہر صورت حال، جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک مضبوط SCO کی ضرورت پر زور دیا، کیونکہ دہشت گردی، سائبر حملوں اور وبائی امراض جیسے بحران سرحدوں کا احترام نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا کہ مشترکہ چیلنجوں سے صرف علاقائی تعاون اور اشتراک سے ہی نمٹا جا سکتا ہے اور نیپال اس کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کو بنیادی طور پر ان تین راستوں پر آگے بڑھنا چاہئے: تنہائی سے رابطے تک، تصادم سے مشاورت تک اور مقابلہ سے تعاون تک۔

سوڈان میں لینڈ سلائیڈ نگ سے 1000 افراد ہلاک

خرطوم: (یواین آئی)

افریقی ملک سوڈان میں مٹی کا تودہ گرنے سے ایک ہزار افراد ہلاک ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مغربی سوڈان کے مررا پہاڑی علاقے میں لینڈ سلائیڈ نگ سے ایک گاؤں تباہ ہو گیا ہے۔ سوڈانی فوج نے بتایا کہ میں لینڈ سلائیڈ نگ کا واقعہ 31 اگست کو شدید بارشوں کے سبب پیش آیا۔ بتاتے چلیں کہ اپریل 2023 سے سوڈان خانہ جنگی کا شکار ہے۔ سوڈان لبریشن مومنٹ نے اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس حادثے کے بعد امداد فراہم کریں۔

وزارت داخلہ کی طرف سے انسپکٹر جنرل آف پولیس تھاپا کو کیا گیا الوداع

۔شفیق رضا

کاٹھمانڈو: وزارت داخلہ نے ریٹائر ہونے والے انسپکٹر جنرل آف پولیس دیپک تھاپا کو الوداع کہہ دیا ہے، بدھ کو وزارت داخلہ میں منعقد ایک پروگرام میں وزیر داخلہ نے مسلح پولیس فورس کے انسپکٹر جنرل راجو آریال، چیف انویسٹی گیشن ڈائریکٹر ہتراج تھاپا اور دیگر حکام نے الوداع کیا۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس تھاپا 30 سال تک خدمات انجام دینے کے بعد ریٹائر ہونے والے ہیں۔ تھاپا کے ریٹائر ہونے کے بعد کابینہ کی میٹنگ نے سینئر ایڈیشنل انسپکٹر جنرل آف پولیس (اے آئی جی) چندر کنبر کھپونگ کو انسپکٹر جنرل مقرر کیا ہے۔ تھاپا جنہوں نے سمبت 2052 کو پولیس انسپکٹر کے طور پر اپنی خدمات شروع کیں، انہیں 2081 میں انسپکٹر جنرل کے عہدے پر فائز کیا گیا تھا۔ تھاپا تقریباً ساڑھے 5 ماہ تک پولیس کے سربراہ رہے۔ الوداعی تقریب میں وزیر داخلہ لیکھک نے ریٹائرمنٹ کے بعد ان کی بقیہ زندگی کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ ہوم سکریٹری گوکرنا منی دوادی نے امن و امان برقرار رکھنے کی اہم ذمہ داری کو کامیابی سے نبھانے پر تھاپا کو مبارکباد دی اور ان کی ریٹائرمنٹ کی مبارکباد دی۔ تقریب کے دوران انسپکٹر جنرل آف پولیس دیپک تھاپا نے کہا کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریاں ایمانداری، شفافیت اور غیر جانبداری سے نبھائی ہیں۔ مرکزی پولیس آفس، نکسل نے بھی آج انہیں الوداع کرنے کے لیے ایک پروگرام کا اہتمام کیا ہے۔

روپندیہی میں کمیونسٹ پارٹی کی شاندار کامیابی کی توقع پر چنڈ نے انتخابی تیاریوں پر زور دیا

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

روپندیہی: نیپال کمیونسٹ پارٹی (ماؤوادی کیندر) کے ساتویں مکمل اجلاس کا انعقاد بٹول کے ویلباس میں تاریخی وقار، جوش و خروش اور عوامی ولولے کے اور عوامی کے کمپینی ساتھ ہوا۔ اس پروگرام کی صدارت لمبینی پردیش کے صدر سدرشن برال نے کی، جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر پارٹی کے صدر اعلیٰ اور سابق وزیر اعظم پشپ کمل دہل پر چنڈ بنفس نفیس شریک تھے۔ پروگرام کے آغاز میں صدر سدرشن برال نے اپنے خطاب میں کہا: لمبینی پردیش پارٹی کی سماجی اور سیاسی ترقی کے لیے ایک تاریخی ذمہ داری لے رہا ہے۔ ہم سمجھدارانہ اور منظم انداز میں سماج وادی انقلاب کی قیادت کریں گے تاکہ عوام کے حقوق، سماجی انصاف اور ترقی کی راہ میں مضبوط اقدامات کئے جاراہئیں۔ یہ اجلاس پارٹی کو متحد اور عوام دوست تحریک بنانے میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ صدر پر چنڈ نے پارٹی رہنماؤں، کارکنان اور عوامی حامیوں سے خطاب میں فرمایا اب وقت آگیا ہے کہ ماؤوادی اپنی طاقت اور اعتماد کے ساتھ انتخابی میدان میں اترے۔ روپندیہی میں ہمیں پہلے سے بہتر نتیجہ دینا ہوگا، ہم اکیلے لڑیں گے اور کامیابی ہماری ہوگی۔ آپ سب اسی کے مطابق تیاری کریں۔ پر چنڈ نے پارٹی کے اندر اختلافات اور مباحثے کو انقلابی تحریک کا لازمی حصہ قرار دیتے ہوئے کہا: جہاں بھی انقلاب ہوا ہے، وہاں اختلافات اور مباحثے سامنے آئے ہیں۔ یہی دنیا کی انقلابی تحریکوں کا فطری اصول ہے۔ صدر پر چنڈ نے عوامی جنگ، امن عمل اور جمہوریہ کے قیام کی قیادت کی یاد دلاتے ہوئے اعلان کیا کہ ماؤ وادی کیندر ملک بھر کے وارڈوں سے عوامی جنگ اور تحریک سے جڑے تمام شہداء، زخمیوں اور قیدیوں کا منظم ریکارڈ تیار کرے گا اور تفصیلات مرکز تک پہنچائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ مرکز کے حکم سے ہر اس شخص کو پارٹی سے اعزاز دیا جائے گا جس نے جمہوریت کے قیام میں کردار ادا کیا، چاہے وہ کسی بھی پارٹی سے تعلق رکھتا ہو۔ پر چنڈ نے واضح کیا: گرتتر جمہوریت ماؤوادی کیندر کی کوششوں سے آیا ہے، اس کی حفاظت بھی ماؤ وادی کیندر ہی کرے گا۔ اجلاس میں وائس چیف سیکرٹری ورش مانپن نے کہا کہ پارٹی نے عوامی فلاح و بہبود، سماجی انصاف اور تبدیلی کے لیے فیصلہ کن اقدامات کیے ہیں اور پارٹی مضبوط عزم کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے

وزیر اعظم اولی کی روس کے صدر پیوٹن سے ملاقات، دوطرفہ تعلقات اور تعاون پر تبادلہ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی

کاٹھمانڈو وزیر اعظم کے پی شرما اولی اور روسی صدر ولادیمیر پیوٹن نے پیر کی شام چین میں ملاقات کی۔ شنگھائی کوآپریشن آرگنائزیشن کے اجلاس کی طرف سے بلائی گئی ملاقات میں دونوں رہنماؤں نے بات چیت کی۔ وزیر اعظم اولی نے اپنے مصروف شیڈول کے درمیان نیپال کو وقت دینے پر صدر پیوٹن کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے روس کے معیاری تعلیمی نظام کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ جو لوگ روس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد وطن واپس آئے ہیں وہ نیپال کے مختلف شعبوں بشمول طبّی شعبے میں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وزیر اعظم اولی کے سیکرٹریٹ کے مطابق دونوں رہنماؤں نے 25 منٹ تک ون آن ون ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران وزیر اعظم اولی نے نیپال-روس کی براہ راست پروازوں سے لے کر باہمی تعلقات کو مزید مضبوط بنانے تک کے امور پر تبادلہ خیال کیا۔ اسی طرح ذرائع نے بتایا کہ روس میں نیپالی طلباء کو ملنے والے وظائف میں اضافہ کرنے پر بھی بات چیت کی گئی۔ اس کے جواب میں روسی صدر پیوٹن نے نیپال اور روس کے سفارتی تعلقات کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان کوئی جغرافیائی اور سفارتی اختلافات نہیں ہیں۔ ملاقات کے دوران پیوٹن نے یاد دلایا کہ دونوں ممالک کے درمیان 1956 میں قائم ہونے والے سفارتی تعلقات تاریخی طور پر مضبوط ہیں۔ پیوٹن نے کہا، اگر مجھے صحیح طور پر یاد ہے تو ہم نے اپنے ملکوں کے درمیان 1956 میں سفارتی تعلقات قائم کیے تھے۔ اگلے سال ہماری ایک طرح کی سالگرہ ہے۔ لیکن آج بھی ہم اپنے تعاون کی تاریخ کی کامیابیوں پر نظر ڈال سکتے ہیں۔ میں یہ ضرور کہوں گا کہ ہمیں کبھی کوئی مسئلہ نہیں ہوا۔ صدر پیوٹن نے کہا کہ روس اور نیپال کے درمیان کبھی کوئی مسئلہ نہیں رہا اور انہوں نے کہا کہ باہمی تعاون کو مزید وسعت دی جا سکتی ہے۔ وزیر اعظم کے سیکرٹریٹ نے بتایا کہ ملاقات کے دوران وزیر اعظم اولی اور صدر پوتن نے تجارت اور سرمایہ کاری، بین الاقوامی امور میں تعاون، علاقائی اور کثیر الجہتی رابطہ کاری اور سٹریجک شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ کیا۔ اس سے قبل وزیر اعظم اولی چینی صدر شی جن پنگ سمیت مختلف ممالک کے سربراہان مملکت اور حکومت سے ملاقاتیں کیں۔

جنکپور کے روپیٹھا میں ہندو و مسلم کے درمیان شدید جھڑپ، حالات کشیدہ

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبدالقادر اویسی
دھنوشا

مدھیس پردیش، ضلع دھنوشا، جنکپور دھام اپ مہانگر پالیکا وارڈ نمبر 20 کے روپیٹھا گاوں کے چوک پہ گنیش پوجا کے مورتی وسرجن کے بعد ہندو اور مسلم برادری کے درمیان زبردست تصادم ہوا۔ عینی شاہدین کے مطابق فساد کے دن غیر مسلم مورتی وسرجن کے لیے مسلم بستی سے مسجد کے قریب سے ہفوات گانے بجاتے ہوئے گزرے، اس پہ کسی مسلمان نے کچھ نہیں کہا، پھر جب مورتی وسرجن کر کے واپس آئے تو مسلم محلہ میں پول پہ لگے اسلامی جھنڈا کو اتارنے کے لئے پول کے قریب ایک ہجوم بنایا اور اشتعال انگیز نعروں سے ماحول ناساز بنایا پھر ایک ہندو جوان پول پر چڑھا جھنڈا اتارنے کے لئے، اتنے میں مسلمانوں نے اس کو سختی سے روکنے کی کوشش کی، تو الٹے مسلمانوں پہ لاٹھی چار شروع ہوگئی، دیکھتے ہی دیکھتے فریقین میں تصادم زور پکڑ گیا، حالات کو قابو کرنے کے لئے نیپال پولس کو خبر کی گئی، پولس نے حالات قابو کرنے کے لئے آنسو گیس اور ہوائی فائرنگ کا سہارا لیا۔ پولیس ترجمان ڈی ایس پی برون بہادر سنگھ نے بتایا کہ صورت حال کو قابو میں کرنے کے لیے پولیس کو چار آنسو گیس کے شیل داغنے پڑے۔ جھڑپ کے بعد پورے علاقے میں شدید تناؤ کی فضا قائم ہے اور کسی بھی ناخوشگوار واقعے سے بچنے کے لیے نیپال پولیس اور مسلح پولیس کی بھاری نفری تعینات کر دی گئی ہے۔ ڈی ایس پی سنگھ کے مطابق جھڑپ میں زخمی ہونے والوں کی تفصیلات ابھی سامنے نہیں آئیں۔

واضح رہے کہ اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ ہندو و مسلم فساد ہو چکا ہے، اس مرتبہ بھی ہندو نے پہل کی، جب کہ سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا پہ اس کے برعکس خبر پھیلائی جا رہی ہے جس میں مسلمانوں کو قصوروار ٹھہرا کر مورتی وسرجن کا بہانہ بنایا جا رہا ہے، جب کہ مورتی وسرجن کا کام بغیر کسی فساد و جھڑپ کے اچھے انجام پایا، اور بعض مسلمانوں نے اس کا استقبال بھی کیا

سعودی میں ٹریفک خلاف ورزیاں، ہزاروں موٹر سائیکلیں ضبط

ریاض: (یواین آئی) سعودی عرب میں محکمہ ٹریفک کی جانب سے متعدد خلاف ورزیوں پر مختلف شہروں سے 7 ہزار 304 موٹر سائیکلیں ضبط کرلی گئی ہیں سعودی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق 24 اگست 2025 سے 30 اگست 2025 تک مختلف شہروں سے ہزاروں موٹر سائیکلوں کو ضبط کیا گیا۔ محکمہ ٹریفک کا کہنا ہے کہ سب سے زیادہ موٹر سائیکلیں ریاض ریجن میں ضبط ہوئی ہیں جن کی تعداد 3791 ہے۔ جدہ ہے سے 2118 موٹر سائیکلیں ضبط کی گئیں جبکہ مشرقی ریجن سے 602 موٹر سائیکلیں ضبط کی گئیں۔ محکمہ ٹریفک نے خبردار کیا ہے کہ ٹریفک قوانین کی خلاف ورزی پر موٹر سائیکل ضبط ہوگی اور یہ کسی بھی حال میں ناقابل واپسی ہے۔ دوسری جانب سعودی عرب کی وزارت بلدیات اور ہاؤسنگ نے کھانے کے شعبے میں صحت اور حفاظت کے معیار کو سخت کرنے کے مقصد کے تحت نئے جرمانوں کا اعلان کیا ہے، جس میں فوڈ آؤٹ لیس میں سگریٹ نوشی پر 5,000 ریال کا جرمانہ بھی شامل ہے

یہ ثابت کرنے کا وقت آگیا ہے کہ خواتین بھی قیادت کرنے کی اہل ہیں: سابق صدر بھنڈاری

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

بیر گنج سابق صدر بدیا دیوی بھنڈاری نے کہا ہے کہ اب وقت آگیا ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ خواتین بھی قیادت کرنے کی اہل ہیں۔ بھنڈاری نے یہ بیان ہفتہ کو بیر گنج میں بیر گنج چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے زیر اہتمام 'عورت: طاقت، لگن اور احترام' کے موضوع پر میگا خواتین کانفرنس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا، معاشرے میں خواتین کی شراکت کو ابھی تک متوقع احترام نہیں ملا ہے، لہٰذا اب ہمیں ایسی صورت حال پیدا کرنی چاہیے جہاں خواتین یہ بھی کہہ سکیں کہ وہ قیادت کرنے، کاروبار چلانے اور معاشرے کو بدلنے کی پوری صلاحیت رکھتی ہیں۔ انہوں نے کہا، خواتین کی طاقت نہ صرف تبدیلی کا حصہ ہے بلکہ پورے معاشرے کی ترقی کی بنیاد ہے، خاندان کی تشکیل سے لے کر صنعت و تجارت، تعلیم، صحت اور سماجی تبدیلی تک خواتین کا کردار ہمیشہ سب سے آگے رہا ہے۔ خواتین کی انٹر پرینیور شپ کو عزت اور حوصلہ افزائی کی ضرورت ہے، بھنڈاری نے کہا کہ خواتین کو اس انداز میں آگے بڑھنا چاہیے جس سے اگلی نسل کو تحریک ملے۔ اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ معاشرے میں صنفی عدم مساوات، تعصب اور رکاوٹیں جو اب بھی موجود ہیں انہیں توڑنے کی ضرورت ہے، انہوں نے کہا کہ اس کے لیے خواتین کو خود بھیمثبت انداز میں پراعتماد ہونا چاہیے اور معاشرے کو چیلنج کرتے ہوئے تبدیلی کی قیادت کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ مساوات، پائیدار ترقی اور خوشحال نیپال کا خواب صرف اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے جب خواتین کی طاقت، قربانی اور لگن کا ادارہ جاتی طور پر احترام کیا جائے۔ نیپال قدرتی وسائل، انسانی وسائل اور ثقافتی تنوع سے مالا مال ملک ہے، بھنڈاری نے کہا کہ ہمارے پاس ان وسائل اور ذرائع کے پائیدار اور دانشمندانہ استعمال کے ذریعے ایک خود انحصاری معیشت کی تعمیر کا موقع ہے۔ انہوں نے کہا کہ زراعت پر مبنی صنعتوں، جڑی بوٹیوں اور آیورویدک مصنوعات، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں اور انفارمیشن ٹیکنالوجی، انفارمیشن ٹیکنالوجی جیسے تقابلی فوائد کے حامل شعبوں میں صنعت اور انٹر پرینیور شپ کی ترقی پر توجہ دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے معیشت میں استحکام آئے گا اور شہریوں کو روزگار کے مواقع میسر آئیں گے۔

وزیر اعظم کے پی شرما اولی کا چین میں والہانہ استقبال

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو وزیر اعظم کے پی اولی شرما کا چین میں زبردست استقبال ہوا وہ یہاں کے معروف طیارہ کمپنی ہمالیہ ایئرویز کے عظیم الجثہ طیارے سے چین گئے ہیں۔ ان کے اس دورے سے ملک کے بے شمار تجارتی دروازے وا ہوں گے وزیر اعظم اولی کے وہاں پہنچنے پر جس طرح کا استقبال ہوا اس سے ہمارے وزیر اعظم بہت متاثر ہوئے ان کے استقبال کے موقع پر لال قالین بچھائی گئی۔ وہاں کی بچیوں نے علاقائی نتو سے آپ کے دل کو بھالیا۔ وزیر اعظم اولی شرما کے ہمراہ ایک اعلیٰ سطحی وفد بھی گیا جس میں ملک کی مقتدر شخصیات شامل ہیں۔ وزیر اعظم کے پی شرما اولی کی چینی صدر شی جن پنگ سے ملاقات کے بعد جاری مشترکہ بیانات میں نیپال اور چین نے مختلف ترجیحات کو اجاگر کیا۔ جبکہ نیپال نے دعوی کیا کہ وزیر اعظم اولی نے مضبوطی سے لیپولیخ مسئلہ اٹھایا، چینی وزارت خارجہ کے سرکاری بیان میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیا گیا۔ بیجنگ میں نیپال کے سفارت خانے کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا کہ وزیر اعظم اولی نے لیپو سیخ کو نیپالی علاقہ بتایا اور وہاں تجارتی راستہ کھولنے کے چین۔ بھارت معاہدے پر سخت اعتراض کیا ہے۔

اس کے بر عکس، چینی وزارت خارجہ کے تفصیلی بیان میں لیپولیخ، سرحدی تنازعات، یا نیپال کے اعتراضات کے حوالے سے کوئی بات نہیں کہی گئی ہے۔ اس کے بجائے، اس نے نیپال کے خوشحال نیپال، خوش نیپالی ویژن اقوام متحدہ اور ایس سی او جیسے کثیر جہتی فورمز میں تعاون اور اعلیٰ معیار کے بیلٹ اینڈ روڈ انیشیٹیو منصوبوں کے نفاذ کیلئے شی جن پنگ کے عزم پر زور دیا۔ چینی بیان کے مطابق شی نے نیپال کا ایک چائنہ پالیسی کے لیے پختہ عزم پر شکریہ ادا کیا۔ چین نے وزیر اعظم اولی کی اس یقین دہانی کو بھی نوٹ کیا کہ نیپال ایکچین کے اصول کو مضبوطی سے برقرار رکھتا ہے، تائیوان کی آزادی کی مخالفت کرتا ہے اور کسی بھی طاقت کو نیپالی سرزمین کو چین کے مفادات کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ بیان میں مزید کہا گیا کہ اولی نے بی آر آئی فریم ورک کے تحت تجارت، سرمایہ کاری، زراعت، سائنس اور ٹیکنالوجی اور سیاحت میں چین کے ساتھ گہرے تعاون کی خواہش کی۔ اولی شنگھائی تعاون تنظیم سربراہی اجلاس میں شرکت کے لیے چین میں ہیں۔ چینی بیان میں کہا گیا ہے کہ کمیونسٹ پارٹی کے سینئر رہنما سی قی، وانگ ای اور چن منر بھی تیانجن اجلاس میں موجود تھے۔

سرحدی مسائل کو حل کرنے کے لیے سفارتی اقدامات کیے جائیں: آرمی چیف

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی

کاٹھمانڈو آرمی چیف پر بھرام شرما نے کہا ہے کہ سرحدی تنازعہ کو سفارتی ذرائع سے حل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ سرحدی حفاظت اور انتظام میں سرحدی علاقوں کے شہریوں کو بھی ساتھ لیا جائے۔ آرمی ہیڈ کوارٹر کے زیر اہتمام بین الاقوامی سرحدی سلامتی اور انتظام کے بارے میں ایک سیمینار کے اختتام پر آرمی چیف شرما نے کہا کہ "فوج سرحدی مسئلے پر گہری نظر رکھے ہوئے ہے۔" چیف آف آرمی اسٹاف شرما نے کہا ہے کہ آسمانی سرحد کی بھی یکساں حساسیت کے ساتھ نگرانی کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ چاروں سکیورٹی ایجنسیوں کو بارڈر سکیورٹی کے حوالے سے چوکنا رہنا چاہیے۔ انہوں نے سرحدی علاقے میں کام کرنے والی ایجنسیوں کے درمیان ذمہ داریوں کا واضح طور پر تعین کرنے کی ضرورت کی نشاندہی کی۔ اس سے قبل 2077 ماگھ میں نیشنل سیکیورٹی کونسل سیکریٹریٹ کے زیر اہتمام 'نیپال کی بین الاقوامی سرحدی سلامتی اور انتظام سے متعلق ایجنسیوں کے درمیان ہم آہنگی کے شعبوں' کے موضوع پر ایک سیمینار میں فوج نے سرحد کے سائنسیا نتظام پر زور دیتے ہوئے کہا تھا کہ اگر بین الاقوامی کھلی سرحد کا انتظام نہیں کیا جا سکتا تو دہشت گردوں اور جرائم پیشہ افراد سے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آرمی چیف شرما نے ایک مربوط بارڈر مینجمنٹ پالیسی، بارڈر سیکیورٹی کے لیے ایک وقف فورس کی ترقی، سرحدی سیکیورٹی اور انتظاممیں سرحدی علاقوں کے شہریوں کو شامل کرنے اور سرحدی سیکیورٹی اور بارڈر مینجمنٹ کو موثر بنانے کے لیے سفارتی ذرائع سے سرحدی تنازعات کو حل کرنے کی تجویز دی ہے۔ آرمی چیف شرما نے کہا کہ اچھے پڑوسی اچھے دوست بناتے ہیں اور اس کے مطابق انہیں سرحدی جرائم کی روک تھام اور کنٹرول کے لیے مل کر کام کرنا چاہیے۔ سیکرٹری خارجہ بھرتراج پوڈیل نے بتایا کہ سرحدی تنازعہ کے حل کے لیے بھارت کے ساتھ کوششیں جاری ہیں۔ آرمی چیف شرما نے جمعرات کو کہا کہ سرحدی تنازعہ کا سفارتی حل تلاش کرنے کا کوئی متبادل نہیں ہے۔ ملٹری ہیڈ کوارٹر نے بارڈر مینجمنٹ اور بارڈر سیکیورٹی کو موثر بنانے کی ضرورت پر بھی زور دیا ہے جس میں دفاع، داخلہ، امور خارجہ، سروے کے محکموں، نیپال پولیس، مسلح پولیس فورس اور قومی تحقیقاتی محکمے کے اعلیٰ عہدے دار شامل ہیں۔ اگرچہ حکومت نے BOPs کی تعداد 500 تک بڑھانے کا ہدف مقرر کیا ہے، لیکن وزارت خزانہ نے وسائل اور افرادی قوت کی کمی کا حوالہ دیتے ہوئے توسیع کی منظوری نہیں دی۔ دوسری جانب بھارت نے نیپال کے ساتھ سرحد کے ساتھ 530 مقامات پر ایس ایس بی کے دستے تعینات کیے ہیں۔

جنار دن کے خلاف آگ بگولہ پر چنڈ، براٹ نگر میں نرم

شفیق رضا

براٹ نگر: ماؤنواز چیرمین پشپ کمل دہل پر چنڈ، جو ڈپٹی جنرل سکریٹری جنار دن شرما پر بھاکر کے خلاف کھلے عام انتباہ دے رہے ہیں، جو انہیں پارٹی کے اندر مسلسل چیلنج کر رہے ہیں، کوشی صوبے کی میٹنگ میں نرمی سے بات کی ہے۔ جمعرات کو براٹ نگر میں منعقدہ پارٹی کے صوبائی سکریٹریٹ کی میٹنگ میں پر چنڈ نے پارٹی کے اندر موجودہ مسائل کو معمول کے مطابق لینے کی تاکید کی۔ ڈپٹی جنرل سکریٹری جنار دن شرما پارٹی کے اندر قواعد، طریقہ کار اور جمہوری عمل کے مسائل کو مسلسل اٹھا رہے ہیں۔ اس سے تنگ آکر پر چنڈ نے انہیں پارٹی چھوڑنے اور نظم و ضبط کی پابندی کرنے کا کہا تھا۔ براٹ نگر ہوائی اڈے پر، انہوں نے یہ پیغام بھی بھیجا کہ ان کی ناراضگی کا کوئی اثر نہیں پڑے گا جب تک ایک پر بھاکر ناراض نہیں ہوتا، پارٹی اور تحریک کو نہیں روکا جائے گا۔" پر چنڈ نے جنار دن سے صبح ایئرپورٹ پر یہ بات کہی تھی، دوپہر میں پارٹی میٹنگ میں بہت نرم لہجے میں بات کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی کے اندر اندرونی کشمکش جاری رہے گی اور اگر ایسا نہ ہوا تو ایک اور اندرونی کشمکش سامنے آئے گی۔ "آج صبح ایئرپورٹ پر ڈپٹی سیکرٹری جنرل کے خلاف سخت بیان دینے والے چیئرمین نے میٹنگ میں انتہائی متوازن اور تحمل سے بات کی۔" ماؤنوازوں کے ایک مرکزی رکن جس نے براٹ نگر میٹنگ میں حصہ لیا تھا، انہوں نے کہا، "شاید چیئرمین نے میٹنگ میں ڈپٹی سکریٹری جنرل کے نام کا ذکر تک نہیں کیا، شاید میٹنگ میں اٹھائے گئے سوالات اور موجود کارکنان کے مزاج کو سمجھتے ہوئے"۔

اجلاس میں شریک صوبائی سیکرٹریٹ ممبران کے بہت سے سوالات چیئرمین اور ڈپٹی سیکرٹری جنرل کے درمیان حالیہ لفظی جنگ پر مرکوز تھے۔ کارکنوں نے تشویش کا اظہار کیا کہ مرکز کے مسائل نے نچلی سطح پر الجھن اور وسیع مایوسی پیدا کر دی ہے۔

صوبے کے نام کے دوران 'کوشی' کے حق میں ووٹ ڈالنے کے بعد، پراچندا نے ماؤنواز صوبائی سیکریٹریٹ میٹنگ میں جواب دیا کہ، کچھ دیر بعد، صوبے کو دوبارہ صوبہ 1 کہا گیا، یہ کہتے ہوئے کہ یہ ایک غلطی تھی۔ جس طرح طبقاتی کشمکش اس وقت تک جاری رہے گی جب تک دنیا میں طبقات ہیں اسی طرح داخلی جدوجہد تب تک جاری رہے گی جب تک جماعتیں موجود ہیں۔ اتنا ہی نہیں، وہ عوامی اسٹیج پر جنار دن کو نشانہ بناتے رہے ہیں اور کہتے رہے ہیں کہ 'پارٹی کے اندر مفاد پرست گروپ موجود ہیں' اور یہاں تک کہہ چکے ہیں کہ وہ 'پارٹی سے دلالوں کو نکال باہر کریں گے'۔ انہوں نے صوبے کے رہنماؤں اور کارکنوں کو یہ کہہ کر یقین دلانے کی کوشش کی ہے کہ وہ کسی کے خلاف کارروائی کے حق میں نہیں ہیں۔

سول سروس بل قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کر لیا

شفیق رضا

جنک پور: قومی اسمبلی سے فیڈرل سول سروس بل متفقہ طور پر منظور کر لیا گیا۔

منگل کو ہونے والے قومی اسمبلی کے اجلاس میں فیڈرل سول سروس بل 2080 متفقہ طور پر منظور کیا گیا جسے ایوان نمائندگان کی جانب سے ایک پیغام کے ساتھ موصول ہوا۔ اس سے قبل میٹنگ میں وفاقی امور اور عام انتظامیہ کی وزیر بھگوتی نیوپانے نے بل پر بحث کے لیے ایک تجویز پیش کی تھی۔ بحث کے دوران اٹھائے گئے سوالات کا جواب دیتے ہوئے، وزیر نیوپانے نے کہا کہ کولنگ پیریڈ اور ریٹائرمنٹ کی مدت جیسے مسائل پر قانون ساز کمیٹی میں خوش اسلوبی سے تبادلہ خیال کیا گیا اور اتفاق رائے سے آگے بڑھایا گیا۔ انہوں نے کہا کہ سول سروس بل انتظامی شعبے میں اصلاحات کر کے وفاقیت کو مضبوط بنانے کے لیے بہت اہم ہے۔

قبل ازیں منگل کو ہونے والے قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس میں قانون سازی کی انتظامی کمیٹی کی چیئر پرسن تلسا کماری دہل نے فیڈرل سول سروس بل 2080 پر کمیٹی کی رپورٹ پیش کی۔

سونے کی قیمت فی تولہ 207,900 روپے تک پہنچ گئی

جنک پور جنکپور: سونے کی قیمت نے ریکارڈ قائم کر دیا۔ نیپال گولڈ اینڈ سلور ڈیلرز فیڈریشن کے مطابق، آج سونے کی فی تولہ 2000 روپے کا اضافہ ہوا ہے اور اس کی قیمت 207,900 روپے ہو رہی ہے۔ سونے کی قیمت گزشتہ جمعہ کو 200,000 روپے سے تجاوز کر گئی تھی، اس کے بعد سے مسلسل بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ روز سونے کی فی تولہ قیمت 205,900 روپے تھی جبکہ گزشتہ روز 205,300 روپے فی تولہ تھی۔ چاندی کی قیمت میں آج کمی آئی ہے۔ فیڈریشن آف نیپالی سلور ایسوسی ایشنز (ایف این ایس اے) نے اطلاع دی ہے کہ چاندی آج 5 روپے فی تولہ کمی کے ساتھ 2,480 روپے فی تولہ پر ٹریڈ کر رہی ہے۔ گزشتہ روز چاندی کی قیمت 2485 روپے فی تولہ پر پہنچ گئی تھی۔

نوجوانوں کو بیرون ملک جانے سے روکنے کے لیے ہنر پر مبنی تعلیم پر توجہ دیں: صدر پوڈیل

نمائندہ نیپال اردو ٹائمز
احمد رضا ابن عبد القادر اویسی
کاٹھمانڈو

صدر رام چندر پوڈیل نے کہا ہے کہ نوجوانوں کو بیرون ملک جانے سے روکنے کے لیے ہنر پر مبنی تعلیم فراہم کی جانی چاہیے۔ جمعرات کو سنکھواسبھا میں ماڑی سیکنڈری اسکول کی ڈائمنڈ جوبلی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے صدر پوڈیل نے کہا کہ کاروباری ماحول کو بہتر بنانے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں کوئی تاخیر نہیں ہونی چاہیے تاکہ نوجوانوں کو، جو ہر روز بڑی تعداد میں بیرون ملک ہجرت کر رہے ہیں، ملک کی ترقی میں شامل ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے لیے ہنر پر مبنی تعلیم وقت کی ضرورت ہے، آئیے ہم اپنی توجہ ایک ایسا ماحول بنانے پر مرکوز کریں جو گاؤں میں روزگار اور آمدنی پیدا کرے اور نوجوانوں کو بیرون ملک ہجرت کرنے سے روکے۔ انہوں نے موجودہ نظام تعلیم کو جدید، سائنس اور ٹیکنالوجی دوست اور تحقیق پر مبنی بنانے کے لیے موجودہ نصاب، سیکھنے اور پڑھانے کے طریقوں کو بہتر بنانے کی پالیسی اپنانے کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ تعلیم کو ٹیکنالوجی، ہنر، کے لیے مفید صلاحیتوں اور انٹر پرینیور شپ سے جوڑا جانا چاہیے۔ زندگی تعلیم کو بنیادی طور پر انٹر پرینیور شپ سے جوڑنا چاہیے، جس میں دیہات میں چھوٹے اور بڑے زرعی اداروں کا قیام، پیداوار میں اضافہ، روزگار کی تخلیق، ڈیجیٹل معیشت اور بنیادی ڈھانچے کی ترقی شامل ہے۔

ہفت روزہ
نیپال اردو ٹائمز
Weekly The
NEPAL URDU TIMES
۱۱/ربیع النورے ۱۴۴۷ھ–۴/ستمبر ۲۰۲۵ء-۱۹/بھادو ۲۰۸۲ بکرم

مسئلہ فلسطین کے منصفانہ حل کے بغیر خطے میں دیرپا امن ممکن نہیں ہے: سعودی عرب

ریاض: (ایجنسیاں)۔سعودی عرب کی کابینہ کا اجلاس ولی عہد اور وزیر اعظم شہزادہ محمد بن سلمان کی صدارت میں ہوا جس میں سعودی عرب اور اٹلی کے وزرائے خارجہ کے مشترکہ بیان کی اہمیت پر زور دیا گیا۔اس بیان میں مشرق وسطیٰ میں منصفانہ، محفوظ اور جامع امن کے قیام کے عزم کو دہرایا گیا اور غزہ میں فوری طور پر جنگ روکنے کی اپیل کی گئی۔کابینہ نے ان اقدامات کی مذمت کی جو دو ریاستی حل کو نقصان پہنچاتے ہیں۔
کابینہ نے خطے اور دنیا کے حالات کا جائزہ لیا، بالخصوص مقبوضہ فلسطینی علاقوں کی صورتحال پر غور کیا گیا۔اجلاس میں اس امر پر روشنی ڈالی گئی کہ سعودی عرب عالمی برادری کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہے تاکہ غزہ میں انسانی المیے کو ختم کیا جاسکے اور بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے امدادی سامان اور انسانی ہمدردی کی امداد کو غزہ تک پہنچایا جاسکے۔ولی عہد شہزادہ محمد بن سلمان نے کابینہ کو روسی صدر ولادیمیر پوٹن کا پیغام اور فلسطینی اتھارٹی کے نائب صدر حسین الشیخ کے ساتھ اپنی ملاقات کی تفصیلات سے بھی آگاہ کیا۔کابینہ نے خادم حرمین شریفین شاہ سلمان بن عبدالعزیز کی سرپرستی میں ریاض میں منعقد ہونے والی نویں سرمایہ کاری مستقبل کانفرنس کو سراہا، جو 27 سے 30 اکتوبر 2025 تک ترقی کی کنجی کے عنوان سے ہوگی۔اس کانفرنس کا مقصد سرمایہ کاری کو ایک پائیدار اور خوشحال مستقبل کے قیام کے لیے بروئے کار لانا ہے۔اجلاس میں ولی عہد کی سربراہی میں تین سال کے لیے ای اسپورٹس ورلڈ کپ فاؤنڈیشن کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے قیام کی بھی منظوری دی گئی۔کابینہ نے ریڈ سی اور خلیج عدن میں ماہی گیری اور آبی حیات کی افزائش سے متعلق علاقائی تعاون کے پروٹوکول کی منظوری دی۔اسی کے ساتھ سعودی وزارت صنعت و معدنیات اور برطانیہ و شمالی آئرلینڈ کی وزارت تجارت و صنعت کے درمیان معدنی وسائل کے شعبے میں تعاون کی یادداشت پر بھی اتفاق کیا گیا۔کابینہ نے سعودی اسپیس ایجنسی اور بھارتی اسپیس ایجنسی کے درمیان پرامن مقاصد کے لیے خلائی سرگرمیوں میں تعاون کی یادداشت کی منظوری دی۔
اجلاس میں بحیرہ احمر کی پائیداری کے لیے اپ ڈیٹ شدہ قومی حکمتِ عملی اور مجامع الهضب کے جغرافیائی دائرہ کار کی توثیق بھی کی گئی

روسی، چینی اور شمالی کوریائی صدور کی تاریخی ملاقات

چین کے شمالی شہر تیانجن میں منعقدہ شنگھائی تعاون تنظیم کے سالانہ اجلاس میں روسی صدر ولادیمیر پوتین اور بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کی شرکت کے بعد ایک اہم پیش رفت دیکھنے میں آئی جب چینی صدر شی جن پنگ نے اپنے روسی ہم منصب کے ساتھ تصویر بنوائی۔آج منگل کو انہوں نے شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن کا بھی استقبال کیا۔تین طاقتوں کا اتحاد
چین، روس اور شمالی کوریا کے سربراہان پہلی مرتبہ ایک ساتھ بیٹھ رہے ہیں۔یہ پیش رفت ایک ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور مغربی رہنما اس پیش رفت کو قریب سے دیکھ رہے ہیں۔ماہرین کے مطابق بیجنگ میں پوتین اور کم کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ چین مغربی غلبے والے عالمی نظام کو از سر نو متعین کرنا چاہتا ہے۔ممکنہ نیا محور اس اجلاس سے ایک نئے سہ فریقی اتحاد کے امکانات بھی پیدا ہوئے ہیں خصوصاً جون 2024ء میں روس اور شمالی کوریا کے درمیان دفاعی معاہدے اور چین کے ساتھ قریبی تعلقات کی روشنی میں یہ پیش رفت ہو رہی ہے۔یہ پیش رفت ایشیا اور بحرالکاہل میں عسکری توازن پر گہرے اثرات ڈال سکتی ہے۔شی جن پنگ نے کل امریکی سیاست اور دباؤ کی پالیسیوں پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ دنیا کو اصل کثیرالجہتی کی ضرورت ہے۔
اجلاس کے بعد تینوں رہنما تین ستمبر کو جنگ عظیم دوم کی یاد میں ہونے والی بڑی فوجی پریڈ میں شریک ہوں گے ادرہے کہ شنگھائی تعاون تنظیم ابتدا میں وسطی ایشیا میں امریکی اثر و رسوخ کے مقابلے کے لیے قائم کی گئی تھی، جو آج ایک وسیع اور بااثر پلیٹ فارم بن چکی ہے۔

بہار میں راہل گاندھی کی ووٹ ادھیکار یاترا اختتام پذیر: ابو افسر مصباحی

،پریس ریلیز،
نیپال اردو ٹائمز (بہار بھارت)
بہار میں راہل گاندھی تجسوی یادو سمیت تمام اپوزیشن جماعتوں کا مشترکہ ووٹ ادھیکار یاترا 16 روز چلنے کے بعد پٹنہ میں اختتام پذیر ہو گیا آخری روز گاندھی جی اور ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے مجسمے پر گل پوشی کی گئی اس یاترا میں راہل گاندھی کو سننے کے لیے نوجوانوں کی بھاری بھیڑ امڈ آئی راہل گاندھی اور تیجسوی یادو سمیت تمام اپوزیشن رہنماؤں نے بہار کے 25 ضلعوں کا سفر کیا، جہاں بھی یاترا پہنچی لوگوں نے جم کر استقبال کیا اور لوگوں کے نام جو ووٹر لسٹ سے کاٹے گئے تھے اس کو لے کر لوگوں میں کافی غم وغصہ تھا اور پہلی بار لوگوں کو یہ احساس ہوا کہ اگر ہم نے اس یاترا کا ساتھ نہ دیا تو ہمارا نام ووٹر لسٹ کی فہرست سے ہٹا دیا جائے گا اور اس کے بعد ہمارے اختیارات سلب کر لیے جائیں گے جس کو لے کر کے نوجوانوں میں خاصہ جوش و خروش دیکھا گیا سیتا مڑھی میں دہشت گرد گھسنے کی خبر کے بعد راہل گاندھی سیتا مڑھی میں روڈ شو نہ کر سکے جسِ کی وجہ لئی، مگر پھر وہ سیتا مڑھی ہوتے ہوئے ڈھاکہ کی طرف روانہ ہو گئے اس یاترا میں کانگرس کے بڑے بڑے مرکزی رہنماؤں نے شرکت کی جس میں کانگریس صدر ملیکا ارجن کھڑگے کا نام بھی شامل ہے، اس یاترا میں اختتامی تقریر کرتے ہوئے راہل گاندھی نے کہا کہ میں نے کرناٹک کی اسمبلی سیٹ کی چوری کو جو بتایا تھا وہ آئیٹم بم تھا اور اس کے بعد میں ایک ایسا خلاصہ کروں گا جو ہائیڈروجن بم کی طرح ہوگا جس کے بعد وزیر اعظم مودی منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے انہوں، لوگوں سے کہا کہ چناؤ آیوگا بی جے پی کے ساتھ مل کے اپ کے اختیارات کو چرا رہا ہے ووٹ چوری کر رہا ہے جس کی وجہ سے بھارتی جنتا پارٹی کی جیت ہو رہی ہے ورنہ حقیقت میں ہے وہ ہار چکی ہے اسی لیے آپ لوگ بیدار ہو جائیں اور اپنے ووٹ کی حفاظت کریں تجسوی یادو نے کہا کہ ہم بڑے پیمانے پر نوجوانوں کو روزگار فراہم کرائیں گے اور ہر ایک عورت کو 2500 روپے ماہانہ مائی بہن مان یوجنا کے تحت پیسہ دینگے اور 200 یونٹ فری بجلی دیا جائے گا ضعیفوں کا پنشن 1500 روپے کر دیا جائے گا اس لیے آنے والے چناؤ میں آپ لوگ مہا گٹھبندھن کا ساتھ دیں اور بدعنوان اور چوری سے بنائی گئی سرکار کو اکھاڑ پھینکیں انہوں نے کہا کہ نتیش کمار کی صحت ٹھیک نہیں رہتی ہے اب وہ اقتدار چلانے کے قابل نہیں ہے انہوں نے 20 برس خدمت کی اب ان کو آرام کی ضرورت ہے اسی لیے آپ لوگ چچا کو آرام کرنے دیجیے اور اپنے بیٹے نوجوان تجسوی یادو کو موقع دیجئے اس یاترا میں بھاکپا مالے اور لفٹ کے تمام رہنماؤں کے علاوہ وی آئی پی پارٹی کے سربراہ مکیش سہنی بھی شامل ہوئے، رپورٹ ابو افسر مصباحی نمائندہ نیپال اردو ٹائمز

امریکی فوج کا وینزویلا کے جہاز پر حملہ، 11 ہلاک؛ٹرمپ کا منشیات اسمگلروں کو سخت انتباہ

واشنگٹن: (ایجنسیاں)امریکہ نے وینزویلا کے ایک جہاز پر فوجی حملہ کر دیا ہے۔اس حملے میں 11 لوگوں کی موت ہوگئی۔صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعہ خود اس حملے کی جانکاری دی۔
ٹرمپ نے کہا کہ آج صبح میرے حکم پر امریکی فوجی دستوں نے ساؤتھ کام علاقے میں ٹرین ڈی ارا گوا نار کو گینگ پر فوجی کارروائی کی۔ٹی ڈی اے ایک غیر ملکی دہشت گرد تنظیم ہے جو نکولس مادورو کے کنٹرول میں کام کرتا ہے اور جس نے اجتماعی قتل، نشیلی اشیا کی اسمگلنگ، انسانی اسمگلنگ اور امریکہ اور پورے مغربی نصف کرہ میں تشدد اور دہشت گردی کے واقعات کو انجام دیا ہے۔
ٹرمپ نے بتایا، "یہ فوجی کارروائی اس وقت کی گئی جب دہشت گرد بین الاقوامی آبی علاقے میں نشیلی اشیا کی کھیپ لے کر امریکہ کی طرف جا رہے تھے۔اس حملے میں 11 اسمگلروں کو مار دیا گیا ہے جبکہ اس کارروائی میں امریکی فوج کو کسی طرح کا نقصان نہیں پہنچا ہے۔یہ پیغام ہر اس شخص کے لیے وارننگ ہے جو امریکہ میں ڈرگس لانے کے بارے میں سوچ بھی رہا ہے۔ہوشیار ہو جایئے! اس معاملے پر آپ کی توجہ دینے کے لیے شکریہ۔"اس کے ساتھ ہی اس معاملے میں امریکہ کے وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا کہ یہ جہاز ایک نارکو دہشت گرد تنظیم کا حصہ تھا۔وہ میکسیکو اور ایکواڈور کے سفر پر جانے سے پہلے اس معاملے پر بات کر رہے تھے۔حال ہی میں امریکہ نے وینزویلا کے پانی میں اپنی بحری طاقت بڑھانے کا منصوبہ بنایا ہے تاکہ لاطینی امریکی ڈرگس اسمگلروں سے نپٹا جا سکے۔دوسری طرف وینزویلا کے صدر نکولس مادورو نے امریکہ پر ان کی حکومت کے خلاف فوجی کارروائی کرنے کا الزام لگایا ہے۔
انہوں نے یکم ستمبر کو کہا تھا کہ ٹرمپ حکومت فوجی دھمکیوں کے ذریعہ وینزیلا میں حکومت بدلنا چاہتی ہے۔
مادورو نے یہ بھی کہا کہ اگر امریکہ حملہ کرتا ہے تو وہ فوج سمیت پورے عوام کو ہتھیار اٹھانے کو کہیں گے۔واضح رہے کہ موجودہ وقت میں امریکی بحریہ کی ایک بڑی ٹکڑی کیریبین میں تعینات ہے جو اس جگہ کے پاس ہے جہاں سے وینزیلا کے جہاز پر حملہ کیا گیا۔4500 میرینز کے ساتھ 4 تباہ کن اور ٹام ہاک کروز میزائلوں کو تعینات کیا گیا ہے

عراق میں تیل اسمگل کرنے والے ایرانی نیٹ ورک پر امریکی پابندیاں عائد

سراقہ رضوی
واشنگٹن: (ایجنسیاں)۔امریکی محکمہ خزانہ نے ایران سے متعلق نئی پابندیوں کا اعلان کیا ہے۔منگل کے روز جاری بیان میں بتایا گیا کہ غیر ملکی اثاثہ جات کنٹرول آفس نے ایک معروف کاروباری شخصیت اور اس کی کمپنیوں اور جہازوں کے نیٹ ورک پر پابندیاں لگائی ہیں، جو ایرانی تیل کو عراقی تیل ظاہر کر کے امریکی پابندیوں سے بچنے کی کوشش کرتے تھے۔محکمہ خزانہ کے مطابق اس نیٹ ورک کے ذریعے تہران کو سالانہ 30 کروڑ ڈالر سے زائد کی آمدنی حاصل ہو رہی تھی۔بیان میں کہا گیا کہ واشنگٹن نے یہ فیصلہ ایرانی حکومت کو مالی وسائل سے محروم کرنے کے لیے کیا ہے، کیونکہ اس کارویہ عراق، مشرق وسطیٰ اور دنیا بھر میں تخریبی اور عدم استحکام پھیلانے والا ہے۔ان پابندیوں میں ولید السامرائی نامی کاروباری شخصیت اور اس کا نیٹ ورک شامل ہے، جو عراقی اور سینٹ کٹس و نیویس کی شہریت رکھتا ہے۔اس پر الزام ہے کہ وہ ایرانی تیل کو عراقی تیل ظاہر کر کے اسمگلنگ میں ملوث رہا۔یہ اقدام ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب فرانس، جرمنی اور برطانیہ نے گزشتہ ہفتے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو خط لکھ کر ایران پر عالمی پابندیوں کی بحالی کے عمل کو دوبارہ شروع کرنے کا اعلان کیا۔یورپی ممالک کا کہنا ہے کہ یہ قدم ایران کو مذاکرات کی میز پر واپس لانے اور اسے عالمی ایٹمی توانائی ایجنسی کے ساتھ زیادہ تعاون پر آمادہ کرنے کے لیے ہے۔یاد رہے کہ امریکہ 2018ء میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے سابق دور میں 2015ء کے جوہری معاہدے سے نکل گیا تھا اور اس کے بعد ایران پر مختلف شعبوں میں وسیع تر پابندیاں عائد کی گئیں۔ٹرمپ کے دوسرے دور میں بھی مزید سخت اقتصادی پابندیاں نافذ کی گئیں، جن کے باعث ایرانی معیشت شدید مشکلات سے دوچار ہے

پوتن نے کہا-ماسکو میں زیلنسکی سے ملنے کے لیے تیار

ماسکو: (ایجنسیاں)۔ روسی صدر ولادیمیر پوتن نے بدھ کے روز اشارہ کیا کہ وہ یوکرین کے صدر ولادیمیر زیلنسکی سے ملاقات کے لیے تیار ہیں بشرطیکہ زیلنسکی ماسکو آئیں۔تاہم پوتن نے یہ بھی واضح کیا کہ ایسی ملاقات تبھی معنی خیز ہوگی جب اس سے ٹھوس نتائج سامنے آئیں۔
دراصل زیلنسکی طویل عرصے سے پوتن کے ساتھ آمنے سامنے بات چیت کا مطالبہ کر رہے ہیں تاکہ ممکنہ معاہدے پر بات کی جا سکے۔ادھر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ بھی دونوں رہنماؤں کے درمیان ملاقات کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔دورہ چین کے اختتام پر روسی صدر نے کہا کہ میں نے زیلنسکی سے ملنے سے کبھی انکار نہیں کیا لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس میں کوئی فائدہ ہے؟ آیئے دیکھتے ہیں۔انہوں نے اس بات کا اعادہ کیا کہ کسی بھی سربراہی اجلاس سے قبل سنجیدہ تیاری ضروری ہے، تاکہ مذاکرات کے عملی نتائج سامنے آسکیں۔
پوتن نے یہ بھی کہا کہ ترقی کے لیے یوکرین کو پہلے مارشل لا ختم کرنا چاہیے، انتخابات کرانا چاہیے اور علاقائی مسائل پر ریفرنڈم کرانا چاہیے۔قابل ذکر ہے کہ روس نے 2022 میں یوکرین کے چار علاقوں کے انضمام کا دعویٰ کیا تھا تاہم کیو اور مغربی ممالک نے اسے نوآبادیاتی سوچ سے متاثر غیر قانونی قبضہ قرار دیتے ہوئے اسے سختی سے مسترد کر دیا تھا

چین نے دنیا کی پہلی آل فریکوئنسی G6 چپ تیار کر لی

بیجنگ: چین نے ٹیکنالوجی کی دنیا میں ایک نیا سنگ میل عبور کر لیا ہے، جہاں سائنسدانوں نے دنیا کی پہلی آل فریکوئنسی G6 چِپ تیار کر لی ہے جو وائر لیس اسپیکٹرم کی تمام فریکوئنسیز پر کام کر سکتی ہے۔اس جدید چِپ کی مدد سے انٹرنیٹ کی رفتار 100 گیگا بائٹس فی سیکنڈ سے بھی تجاوز کر سکتی ہے، جو نہ صرف عام صارفین کے لیے انٹرنیٹ کے استعمال کو آسان بنائے گی بلکہ ملک کے دور دراز علاقوں میں رابطے کے مسائل کو بھی ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوگی۔ماہرین کے مطابق اس ٹیکنالوجی کے ذریعے مستقبل میں چند سیکنڈز میں 50 جی بی کی 8K ویڈیو ڈاؤن لوڈ کرنا ممکن ہو جائے گا۔علاوہ ازیں، یہ ایجاد آن لائن تعلیم، کسانوں کو فصلوں کی براہِ راست نگرانی، اور دیگر جدید سہولیات فراہم کرنے میں انقلاب لائے گی۔یہ منصوبہ بیجنگ کی پیکنگ یونیورسٹی اور ہانگ کانگ کی سٹی یونیورسٹی کے محققین کی مشترکہ کوششوں کا نتیجہ ہے، جو چین کی آئندہ نسل کی کمیونیکیشن ٹیکنالوجی میں بڑھتی ہوئی سربراہی کو ظاہر کرتا ہے۔

ہفت روزہ نیپال اردو ٹائمز

Weekly The NEPAL URDU TIMES

۱۱/ربیع النور ۱۴۴۷ھ-۴/ستمبر ۲۰۲۵ء-۱۹/بھادو ۲۰۸۲ بکرم

اداریہ

چین کے دارالحکومت بیجنگ میں جاپان کی شکست کی 80 ویں سالگرہ: جدید ہتھیاروں کی نمائش: تجزیاتی مطالعہ

ایڈیٹر کے قلم سے

رات کی سہانی گھڑی تھی۔ چین و سکون سے بستر استراحت پر نیند کی آغوش میں لپٹا ہوا انسان بے خوف وخطر اپنی دنیا میں مست ومگن تھا، رات اپنے حصے کو تیز رفتاری سے گزارنے میں لگی ہوئی تھی صبح کی سفیدی نمودار ہوتے ہی شکار کے لیے نکل جانا تھا لیکن خوف وہراس کی وجہ سے دفاعی انتظام کی ضرورت اس وقت بھی محسوس کی جارہی تھی یہ وہ دور تھا جب انسان پتھروں کو تراش کر اپنی دفاع اور شکار کے لیے الات حرب استعمال کیا کرتا تھا پھر لکڑیوں اور ہڈیوں سے بنے اوزار کا دور آیا، پھر لوہے اور تانبے کا دور آیا جن سے بھالے اور تلواریں بنا کر انسان اپنا دفاع شروع کیا۔

لیکن دنیا کو کیا معلوم تھا کہ اس سے بھی بڑھ کر خطرناک کوئی ہتھیار وجود میں آئے گا جو جنگوں کی تاریخ کا رخ موڑ دے گا اور پھر دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ بارود سے بنی دھماکہ خیز ہتھیاروں کی بنیاد پڑی، اس طرح ہتھیاروں کی تاریخ پتھروں سے ہو کر تانبے اور لوہے کے دور سے گزرتے ہوئے بارود اور جوہری ہتھیاروں تک پہونچی۔

آج جس ملک کے پاس جتنا بڑا جوہری ہتھیار ہے آج وہ دنیا کا سپر پاور بنا بیٹھا ہے

حالیہ 3 ستمبر کو چین کے دارالحکومت بیجنگ میں چین نے جاپان کی شکست کی 80 ویں سالگرہ کے موقع پر اپنے جوہری ہتھیاروں کی نمائش کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا، یہ تاریخ میں پہلی بار ہوا کہ روس اور کوریا کے صدور کی موجودگی میں چین نے اپنے ہتھیاروں کی نمائش (پریڈ) کی ہو۔

اس موقع پر ملک کے وزیر اعظم کے پی شرما اولی بھی موجود تھے اور دنیا کے بیشتر ممالک کے سربراہان کے ساتھ ملاقات بھی ہوئی، نیپال کا موقف امن وسلامتی کا رہا۔

چین کے اس منعقدہ اجلاس میں دنیا کے سپر پاور ممالک کے سربراہان نے چین کے جوہری ہتھیاروں کی تعریف کی جب کی یہ تعریف کی بات نہیں ہونی چاہیے۔ وہیں یورپی ممالک میں اس سے ہلچل مچ گئی۔ کیونکہ وہ چین کو اپنا فریق مخالف سمجھتے ہیں۔

چین کے صدر سی جن پنگ نے ایک طویل مصافحے کے بعد کوریا کے سربراہ کم جونگ ان کا استقبال کیا اور پھر روسی صدر ولادیمیر پوٹن کے استقبال کے لیے آگے بڑھے یہ وہ تصویریں تھیں جو دنیا کو حیران کرنے کے لیے کافی ہیں۔

چین نے پریڈ کے دوران جوہری ہتھیاروں کی رونمائی جیسے شروع کی پورے یورپ امریکہ نے اپنے خلاف سازش کی تیاری کا رونا شروع کر دیا۔ دراصل یہاں جوہری ہتھیاروں کا معاملہ بلکل صاف ہے کہ چین نے دنیا کے سامنے یہ ثابت کر دیا کہ ہم ٹکنالوجی کی دنیا میں بڑھتے جارہے ہیں اور ہم دنیا میں ان ہتھیاروں کے ذریعے یہ پیغام دے رہے ہیں کہ چین کا موقف ہے یا تو جنگ یا امن۔

اس پریڈ سے یہ بھی ممکن ہے کہ امریکی صدر کو غصہ دلایا جائے جو شاید دنیا کی توجہ کا مرکز بننا پسند کرتے ہیں۔

یہ تقریب تو بظاہر دوسری عالمی جنگ میں جاپان کی شکست کے 80 سالگرہ مکمل ہونے پر منائی گئی لیکن حقیقت میں اس کا مقصد دنیا کو یہ دکھانا ہے کہ چین کس جانب بڑھ رہا ہے، اور شی جن پنگ یہی بتانا چاہ رہے تھے کہ مغربی ممالک کی افواج کا مقابلہ کرنے کیلئے ہم تیار ہیں۔

اب یہ دیکھنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ دنیا کے طاقتور ممالک کے درمیان چین کی نئی ابھرتی ہوئی طاقت کے حوالے سے کیا رد عمل ہوتا ہے؟۔ اور اس کے ذریعے مشرق وسطیٰ پر کیا اثرات مرتب ہوں گے۔

رحمت عالم دنیا میں امن وسلامتی کے علمبر دار ہیں

از قلم: ادیب شہیر علامہ نور محمد خالد مصباحی
مرکزی خازن علما فاؤنڈیشن نیپال

ہر دور میں خدا اور رسول کے باغیوں نے شداد، نمرود، فرعون، قارون، ہامان، لینن، مسولینی، ہٹلر اور ابرہام لنکن کی شکل میں بے شمار سیاسی، معاشی اور اقتصادی نظاموں کو ایجاد کیا اور اس کا تجربہ بھی کیا، اور آج بھی دنیا میں سیاست، جمہوریت، سامراجیت، اور آمریت کے نام پر مختلف نظام رائج ہیں اور دنیا ان کا تجربہ کر رہی ہے۔ بنام سماجیات سوشلزم اور بنام اقتصادیات و معاشیات، کیپٹلزم (Capitalism) اور کمیونزم (Communism) کا نظام دنیا میں رائج ہے، مگر سارے نظام ہائے حیات عملًا اپنے مقاصد میں ناکام ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ بعثت نبوی سے قبل دنیا میں مختلف تہذیبیں اور نظام رائج تھے، ان میں سے چند مشہور نظام یہ تھے: سومیری، مصری، حبشی، فینیقی، یونانی، ایرانی، ہندی، رومی اور بازنطینی، مگر ان میں سے چند ایک کے سوا ساری تہذیبیں اپنا وجود کھو چکی ہیں۔ چونکہ آپ کی بعثت سے قبل دنیا میں ہر طرف ظلم وستم، جبر وتشدد، وحشت وبربریت، کفر والحاد، خدا بیزاری کا دور دورہ تھا۔ عربوں کی حالت دوسری قوموں سے کچھ کم نہ تھی۔ شراب نوشی، عورتوں کا عریاں رقص، لڑکیوں کو زندہ در گور کر دینا، باپ کی وفات کے بعد ماؤں سے شادی کر لینا، سینکڑوں عورتوں سے ایک ساتھ نکاح کر لینا، بیوہ عورتوں کو عدت کے نام پر بنا نہائے دھوئے بغیر سال بھر کے لیے کسی کوٹھری میں بند کر دینا۔ بے حیائی عربوں میں اس قدر عام تھی کہ قبیلہ قریش کو چھوڑ کر عرب کے سارے قبیلے برہنہ ہو کر کعبہ معظمہ کا طواف کرتے چھچھوندر، بلی، سانپ، چوہے تک کو کھا جاتے یتیموں کا مال کھانا اور غریبوں کو ستانا، نسلی تفاخر کے لیے ہر قبیلے کا اپنے اپنے آباء واجداد کی تعریفوں کا پل باندھنے کے لیے باقاعدہ اسٹیج لگانا۔ بتوں کو اپنے ہاتھ سے تراش کر اسے معبود ماننا، غرض کہ پورا عرب جہالت میں ڈوبا ہوا تھا۔ ایسے ماحول میں بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ راست پر لانے کے لیے اللہ نے اپنے محبوب کو اس دنیا میں آخری رسول بنا کر اور ایک ایسا نظامِ حیات دے کر مبعوث فرمایا جو سارے نظاموں پر غالب آجائے۔ اور غالب بھی ہوا کہ اللہ نے فرمایا: هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ، یعنی اللہ کی ذات وہ ہے جس نے اپنے محبوب کو ہدایت اور دین حق (یعنی نظام حیات) کے ساتھ مبعوث فرمایا تاکہ آپ کے دین کو تمام ادیان یعنی (تمام تہذیبوں و نظام) پر غالب کرے گرچہ مشرکین اس دینِ اسلام کو ناپسند کریں۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا: إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ یعنی دین (نظامِ زندگی) اللہ کے نزدیک جو محبوب ہے وہ دینِ اسلام ہے۔ تیسری جگہ ارشاد فرمایا: وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ، یعنی جو اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا دین پسند کرے گا، اللہ اسے قبول نہیں کرے گا اور اگر اس نے کوئی دوسرا مذہب یا طرز زندگی اختیار بھی کیا تو آخرت میں وہ گھاٹے میں ہوگا۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، یعنی تمہارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔ ان متعدد آیاتِ قرآنیہ سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام کا نظام سیاسیات، سماجیات، معاشیات، اقتصادیات، عبادات، معاملات، روحانیات، الہامی اور خدائی ہے جس میں خطاء کا امکان نہیں اور بقیہ مذکورہ جتنی تہذیبیں اور نظام ہیں، انسان کے اپنے بنائے ہوئے ہیں اس لئے ان میں خطا کا امکان ہے۔ اور عملًا ماضی وحال ہم لوگ ان نظاموں سے جنم لینے والی برائیوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ بھی کئے اور کر رہے ہیں۔ اسی لیے اللہ نے ان نظاموں کی خرابیوں سے جنم لینے والی برائیوں کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ، یعنی خشکی اور تری میں (اب تو فضاؤں میں) بھی فساد ظاہر ہو چکا ہے۔ روس-یوکرین کی جنگ، فلسطین-اسرائیل، پاکستان-انڈیا کی، شمالی کوریا-جنوبی کوریا، وینزویلا اور امریکہ، امریکہ اور افغانستان کی جنگ—یہ سب فسادات، قتل وغارت گری انہی نظاموں پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے ہیں۔ درحقیقت اس آیت کا شانِ نزول تو قیصر وکسریٰ کی سلطنتیں ہیں جن کی وجہ سے اس دور کے مشرق وسطیٰ میں فتنہ وفساد قتل وغارت گری کا دور دورہ تھا۔ آمد برسرِ مطلب،

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی شکل میں دنیائے انسانیت کو جو نسخہ کیمیا عطا فرمایا اس سے دنیا میں انقلاب برپا ہو گیا بقول شاعر: خود نہ تھے جو راہ پر، اوروں کے ہادی بن گئے، کیا نظر تھی جس نے مردوں کو مسیحا کر دیا۔ دنیا میں امن وسلامتی کے لئے نظام عدل وانصاف کا ہونا بے حد۔ ضروری ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل وانصاف کے نفاذ کے لئے اپنے اور غیر کي تمیز کئے بنا ایسا عملی نمونہ پیش کیا کہ شاعر کو کہنا پڑا۔ فاطمہ بنت محمد بھی اگر چوری کریں: عدل کا دستور ہے کہ ہاتھ کاٹا جائیگا۔ عدل وامن میں چولی دامن کا رشتہ ہے۔ جس ملک۔ قوم۔ معاشرہ۔ سماج۔ خاندان میں عدل وانصاف ہے۔ اس ملک قوم۔ معاشرہ۔ سماج۔ خاندان میں امن و سلامتی ہے۔ گزشتہ سطور میں ہم نے اقوام عالم کے مختلف ادوار کے نظاموں پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے جو خرابیاں پیدا ہوئیں اس سے اپ کو روشناس کرایا اب ہم چاہتے ہیں کہ سیرت مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پہلو کو بھی اجاگر کریں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح اس مظلوم دنیا کے انسانوں کیلئے ہی نہیں بلکہ چرند پرند سب کے لئے رحمۃ للعالمین بن کر پورے عالم وبالخصوص جزیرہ نما عرب کو امن وسلامتی کا گہوارہ بنا دیا سورہ قریش میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے واطعمھم من جوع وامنھم من خوف۔ اے اہل مکہ تم۔ بھوکے تھے تو اللہ نے تمہیں کھانا کھلایا۔ اور تمہارے سماج میں بد امنی اور خوف کا ماحول تھا اللہ نے اسے امن وامان اور بے خوفی کے ماحول میں تبدیل کر دیا امن وسلامتی کے فاختہ کے لئے عدل وانصاف کی فضا اور ماحول کا وجود شرط ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا مین قیام امن وسلامتی کے لئے کچھ اصول وضوابط بنائے اور اسے قران وحدیث مین بیان فرما دیا۔ 1 امن وسلامتی کے لئے عدل ومساوات کا نظام: ل اپ نے انسانی مساوات کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: لا فضل لعربي علی عجمي ولا لعجمي علي عربي ولا لابيض علي اسود. ولا لاسود. علي ابيض الا بالتقوی. ترجمہ نہ عربی کو عجمی پر نہ عجمی کو عربی پر نہ گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں۔ ہاں اگر فضیلت کا اگر کوئ معیار ہے تو وہ تقوی ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا: وہ رحمت عالم ہے شہ اسود واحمر. وہ سید کونین ہے اقائے امم ہے وہ عالم توحید کا مظہر ہے کہ جس میں۔ مشرق ہے نہ مغرب ھے عرب ہے نہ عجم ہے۔ اللہ پاک نے بھی فضیلت کی بنیاد تقوی پر رکھی ارشاد باری ہے: ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم. تاریخ اسلام عدل ومساوات کی مثالوں سے بھری پڑی ہے۔ اسی مساوات کو شاعر مشرق علامہ اقبال نے یوں بیان کیا ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود وایاز. نہ کوئ بندہ رہا نہ کوئ بندہ نواز یہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ھی کا صدقہ تھا کہ حضرت بلال حبشي رضي اللہ عنہ جو ایک کالے کلوتے غلام تھے قبل اسلام نہ کوئ عزت تھی نہ وقار مگر جب دامن اسلام میں آئے تو وہ جنتی صحابہ جن کے آنکھوں میں نور بصیرت کے ساتھ نور بصارت بھی تھا جب بلال کے چہرے کو دیکھتے تو زبان حال سے پکار اٹھتے شعر۔ بدر اچھا ہے فلک پر نہ ھلال اچھا ہے۔ چشم بینا ہو تو دونوں جہاں سے بلال اچھا ہے۔ اج بھی امریکہ میں سفید فام اور

سیاہ فام کی جنگ عروج پر ہے۔ اور اج ہندوستان مین برہمن اور دلت میں جنگ جاری ہے جو سماج میں بد امنی کے فروغ کا سبب ہے۔ قیام امن کے لیے اسلامی قوانین کا نفاذ بے حد ضروري ہے۔ چنانچہ قطع ید کا قانون نافذ کر کے چوری ڈکیتی۔ رجم کا قانون نافذ کر کے زنا کاری۔ اور قصاص کا قانون نافذ کر کے قتل۔ وغارت گری کا سماج سے خاتمہ کیا گیا۔ قانون شریعت میں اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں۔ مذہبی آزادی بھی امن وسلامتی کا ضامن ہے۔ ہر ایک کو اسلامی ریاست میں اپنے مذہب پر عمل کرنے کا حق ہے۔ اور کسی کو کسی پر زبردستی کر کے تبدیلی مذہب کرنے کا حق نھین ہے۔ لا اکراہ في الدين نازل فرما کر اللہ نے سارے مذاہب کے متبعین کو ایک ساتھ زندگی گزارنے کا سلیقہ سیکھایا۔ مگر آج بی جے۔ پی۔ ار یس یس مسلمانوں کے ساتھ ہندوستان میں مذہب کے نام پر جو نفرت پھیلا رہی ہے۔ الامان والحفیظ اگر یھی کام اپنے ادوار میں ہند کے مسلم سلاطین کئے ہوتے تو اج بر صغیر میں 20۔ فیصد بھی غیر مسلم نہ ہوتے۔ ہر ادیان ومذاہب کے مذہبی رہنما اور معابد کی حفاظت. کر کے ریاست مدینہ نے امن وسلامتی کا قائم کیا اج لوگ بری بے باکی سے اورنگ زیب عالمگیر علیہ الرحمۃ پر یہ الزام لگا دیتے ہیں کہ انھوں نے مندروں کو مسمار کروایا ہے مگر انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ آپ حنفي المسلک شھنشاہ تھے اپ کسی مذآہب کا معابد مسمار کروا کے سماج میں بد امنی اور خوف کو جنم نہ۔ لینے دیتے بلکہ اپ کی نگاہ کے سامنے تو قاضی ابو یوسف علیہ الرحمۃ کي کتاب الخراج صفحۃ ۷۲ کی وہ عبارتین موجود تھیں کہ۔ یہودیوں اور عیسائیوں کے عبادت خانے نہ گرائے جائیں۔ یہ لوگ ناقوس بجانے اور عید کے دن صلیب نکالنے سے نہ روکے جائین۔ یہ لوگ رات دن جب چاہیں عبادتی ناقوس بجائین۔ سوائے مسلمانوں کے نماز کے اوقات۔ مگر آج ہندوستان میں مذھب کے۔ نام۔ پر بابری۔ مسجد شہید کر دی گئی۔ مسلم رہنماؤں کو چن چن کر شہید کیا گیا ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ اسی نفرت کی بنیاد پر ہندوستانی سماج میں بد امنی اور خوف کا سماں ہے۔ سماج میں امن وسلامتی قائم۔ کرنے کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ المسلم من سلم. المسلمون من لسانہ ویدہ. حقیقي مسلمان وہ جس کے۔ زبان اور ہاتھ کے شر سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔۔ ایک دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا۔ جس مسلمان میں تین خوبیان پائی جائیں اس نے ایمان کا مٹھاس پالیا۔ مسکینون کو کھانا کھلانا۔ جانے یا انجانے مسلمان کو سلام کرنا۔ اور یہ کہ اس کے ہاتھ اور زبان کے شر سے دوسرے مسلمان محفوظ رہین۔ سماج سے بے حیائی۔ دور کرنے۔ کے۔ لئے اپ۔ نے فرمایا الحیاء شعبۃ من الایمان. حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ گھریلو امن وامان کے لئے اپ۔ نے فرمایا جو اپنے سے بڑوں کی عزت نہ کرے اور اپنے چھوٹوں پر شفقت نہ۔ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ مسلم معاشرہ کو امن وسلامتی کا گھوارہ بنانے کے لیے اپ نے سود خوری۔ زناکاری۔ غیبت. چغل خوري. سے بچنے کی

تاکید فرمائ اور اس کے مرتکب کو وعید اخرت سے ڈرایا۔ قران پاک۔ واحادیث نبویہ مین جتنے احکام شریعیہ بیان کے گئے ہیں سب کے مقاصد دنیا مین عدل وانصاف کا قیام اور اس دنیا کو امن وسلامتی کا گھوارہ بنانا ہے۔ اور عملا ریاست مدینہ قائم کر کے اپنے دنیا کو اس کا نمونہ پیش کر کے دکھایا اور اخوت انسانی کا ایسا مظاہرہ کروایا کہ۔ روم سے صہیب رومی افریقہ سے بلال حبشي ایران سے سلمان فارسی۔ عرب سے ابو زر غفاری افغانستان سے احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے جد اعلی قیس ملک عبد الرشید رضوان اللہ علیھم اجمعین۔ امام غزالی علیہ الرحمۃ احیاء العلوم مین مقاصد شریعت تحریر کرتے ہوے ارشاد فرماتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے 1۔ انسانی عزو شرف 2 بنیادي ازادیان 3 عدل وانصاف، 4 ازالہ غربت وکفالت عامہ 5. سماجی مساوات اور دولت کی منصفانہ تقسیم 6 امن وامان ونظم ونسق 7 بین الاقوامی سطح پر باہمی تعامل۔ اور تعاون کے اہداف۔ اس مختصر مضمون میں یہ گنجائش نہیں کہ مین ان اجمال کی تفصیل بیان کروں۔ یہ سات اصول۔ ایسے ہیں کہ اگر اس پر کوئی ریاست عمل پیرا ہو جائے توان شاء اللہ ھماري یہ دنیا جنت کا نمونہ بن جائے اللہ نے اپنے آخری نبی کو اس دنیا میں خدا واحد کي عبادت شد اور دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ اللہ نے اپ۔ کی شان میں ارشاد فرمایا۔ وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین. اے محبوب ھم نے تمہیں سارے عالم کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ اگر آپ کی لائی ہوئی شریعت پر بنی نوع انسان اج بھی عمل کر لے توان شاءاللہ دنیا میں امن و سلامتی قائم۔ ہو جائیگی اسی امن وسلامتی کے تعلق سے اقا کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کے سائے میں بیٹھ کر ارشاد فرمایا تھا کہ (اللہ کی قسم یہ امر یعنی اسلام بھی کمال۔ کو پہنچے گا اور ایک زمانہ ائیگا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا لیکن اس اسلام تعلیمات کی وجہ سے راستے پر امن ہو جائنگے اور اس سوار کو اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا یا صرف بھیڑیے کا خوف ہو گا کہ کہیں اس کے بکریوں کو نہ کھالے لیکن تم لوگ جلدی کرتے ہو (۔ صحیح البخاري. کتاب المناقب حدیث 3612) یہ۔ حضور کا معجزہ بھی ہے اور دین اسلام کی حقانیت بھی. کچھ لکھا یہ اغاز باب ہے۔

ہے تجھ پر فضلِ رب چشمِ نبی نیپال اردو ٹائم
ہے شہرت چار سو تیری بڑی نیپال اردو ٹائم

رسول پاک کے صدقے، رضا کے فیض سے ہر سو
تجھے مقبولیت حاصل ہوئی نیپال اردو ٹائم

سبھی اہل قلم، فکر و نظر اکثر یہ کہتے ہیں
ہے قاری کی تمنائے دلی نیپال اردو ٹائم

ہمالے کے افق سے خوشبوئے اردو ادب بن کر
ہے مہکاتا ادب کی ہر گلی نیپال اردو ٹائم

تری شہرت تری رفعت ترقی دیکھ کر ہر دم
مخالف میں مچی ہے کھلبلی نیپال اردو ٹائم

گلِ نیپال اور ہندوستاں کے گل کی ہر ہفتہ
نکھارا کرتا ہے تو دلکشی نیپال اردو ٹائم

ترے باعث بنی زرخیز جو ویران تھی پہلے
صحافت کی زمیں نیپال کی نیپال اردو ٹائم

ترقی علمی حلقوں میں تری ہوگی ہر اک لمحہ
ترے ارکان سارے ہیں قوی نیپال اردو ٹائم

یقینا ہیں ترے بانی، ایڈیٹر قابل تعریف
زباں کہتی ہے یہ نعمانؔی کی نیپال اردو ٹائم

از فکر و قلم
محمد کلام الدین نعمانی مصباحی امجدی
بنوٹا، مہوتری، نیپال
نائب ایڈیٹر نیپال اردو ٹائمز

حضور ﷺ دنیا کے سب سے بڑے ماہر نفسیات

ثناء وقار [بین الاقوامی یوتھ رائٹر]
نواب پورہ، اورنگ آباد (مہاراشٹر) انڈیا

مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

سیرت محمدی ﷺ تمام بنی نوع انسان کے لئے ایک کامل نمونہ ہیں۔ پیغمبر اسلام کی سیرت میں جامعیت ہے اس لئے طبقہ انسانی کے لئے محمد رسول اللہ ﷺ کی سیرت ہدایت کا نمونہ اور نجات کا ذریعہ ہے۔ اسلام میں دو چیزیں ہیں: کتاب اور سنت۔ کتاب سے مقصود قرآن مجید اور سنت سے مراد احادیث ہیں۔ آج بھی اس کامل تعلیم کی سیرت کو فخر کے ساتھ دنیا کے سامنے پیش کیا جاتا ہے گویا سیرت محمدی ﷺ دنیا کا آئینہ خانہ ہے جس میں دیکھ کر ہر شخص اپنے جسم وروح، ظاہر و باطن، قول و عمل، زبان ودل، آداب ورسوم، طور وطریق کی اصلاح اور درستی کرتا ہے۔ ایسی کامل و جامع ہستی جو اپنی زندگی میں ہر نوع اور ہر قسم، ہر گروہ اور ہر صنف انسانی کے لئے ہدایت کی مثالیں اور نظیریں ہیں جو غیظ و غضب اور رحم و کرم، شجاعت اور بہادری اور رحم دلی و رقیق القلبی، دین اور دنیا دونوں کے لئے ہم کو اپنی زندگی کے نمونوں سے روشن کیا۔ ربیع الاول کے مہینہ کو نبی اکرم ﷺ سے خاص نسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعد اس کائنات میں سب سے زیادہ قابل احترام ہستی حضرت محمد ﷺ کی ہے۔ حضورؐ کی تعلیمات سے امت مسلمہ ۱۴۰۰ سال سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ آپؐ کی تعلیمات دو چار سو سال کے لئے نہیں بلکہ آپؐ کی تعلیمات تو قیامت تک کے لئے ہیں۔ حضورؐ کی تعلیمات میں مکمل نظام حیات ہے اس پر عمل پیرا ہونے سے نہ صرف سیاسی، معاشی، نفسیاتی، سماجی بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں ہم عروج حاصل کر سکتے ہیں اور صحت اور توانائی کی دولت سے بھی مستفید ہو سکتے ہیں۔ آج کل ہمارے نوجوان جو موجودہ دور کے ماہرین نفسیات کے پیچھے دوڑتے ہیں ان کو پتہ چل سکے کہ دنیا کے سب سے بڑے ماہر نفسیات محمدؐ سے بڑا کوئی نفسیات دان نہیں پیدا ہوا نہ ہوگا۔

حضورؐ کی تعلیمات تمام عالم کے انسانوں کے لئے باعث رحمت ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کی تعلیمات ہمہ پہلو خیر و برکت کی حامل ہیں۔ اسوہ حسنہ میں جو رہنمائی موجود ہے وہ انسانوں کو اُن کے جملہ امراض اور تمام روگوں سے نجات دلانے کا ایک نہایت مؤثر ذریعہ ہے۔ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو خوشگوار اور پُر مسرت بنانے میں آپ ﷺ کی سیرت بہترین نمونہ ہے۔ جسم اور روح کی شفا بخشی کے لئے کامیاب طریقۂ علاج ہے جسم کی صحت و توانائی، روح کی بالیدگی اور پاکیزگی، ذہن کی طہارت و لطافت، ارادوں اور نیتوں کی اصلاح اور کردار کی عظمت و بلندی اسوۂ رسول کے لازمی ثمرات ہیں۔ آپ ﷺ کے ارشادات پر عمل پیرا ہونے میں جسمانی اور روحانی فوائد کے علاوہ نفسیاتی شفا بخشی کی تاثیر موجود ہے۔

اسلام دین فطرت ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں دین کی تکمیل ہوئی۔ مذہب زندگی کے ہر شعبہ کا احاطہ کرتا ہے۔ زندگی کا کوئی ایسا گوشہ نہیں جس کے بارے میں رسولؐ نے کچھ نہ فرمایا ہو۔ نفسیات انسانی کردار کا مطالعہ کرتی ہے۔ رسولؐ نے انسانی فطرت، کردار اور سوچ کے بارے میں بڑے واضح اور ٹھوس خیالات کا اظہار کیا ہے۔ رسولؐ ایک عظیم ماہر نفسیات ہیں۔ تمام عالم کے انسان کے لئے رسولؐ کی زندگی اچھے کردار کی بہترین مثال ہے۔ بہرحال یہ واضح ہے کہ آپؐ کی ذات، آپؐ کا پیغام ہدایت کی جو روشنی پھیلی وہ انسانیت کے ہر طبقہ کے لئے مکمل رہنمائی ہے۔ خواہ وہ بڑے سے بڑا فلسفی، مفکر، سائنس داں یا دانشور ہو یا ایک عام انسان۔ سورہ الاعراف کی آیت ۱۵۶۔۱۵۷ میں پوری نوع انسانی کے لئے بلکہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لئے آپ کی رحمت کے اہم پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا ہے۔

اسلام نے بنی نوع انسان کے لئے ایک مکمل ضابطہ حیات پیش کیا ہے اور انسانی زندگی کے کسی پہلو کو بھی نظر انداز نہیں ہونے دیا۔ اسلام کا نصب العین یہ ہے کہ ان تمام پہلوؤں کو ایک نظام میں مربوط کر دیا جائے اور اس مرکزیت کو اسلام جو اہمیت دیتا ہے وہ اس بات سے ظاہر ہے کہ اس کی عبادات میں جسم اور روح دونوں کے تقاضے ملحوظ رکھے گئے ہیں۔ دنیاوی معاملات کو جب اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق نمٹایا جاتا ہے تو ان میں بھی تقدس شامل ہو جاتا ہے اور اسی طرح روحانی اعمال میں دنیاوی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ اسلام میں دنیاوی یا دینی دونوں معاملات کے ضوابط کا سرچشمہ ایک ہی ہے یعنی قرآن۔ جو کلام الٰہی ہے۔ اسلام کا منشا یہ ہے کہ اسوہ رسول اللہ ﷺ کو زندگی کے تمام معمولات میں سرچشمہ ہدایت اور تقلید بناتے ہوئے عقائد کی درستی، ذاتی کردار اور رویہ کی اصلاح اور اسلام کے عائد کردہ فرائض کی بجاآوری کو یقینی بنایا جائے اور اپنے آپ کو کہاں تک اسلام کی راہ میں وقف کیا جا سکتا ہے اس میں بھی اسوۂ حسنہ کو ہی حوالہ بنایا جائے۔ حضورؐ کی دی ہوئی تعلیمات ہمیں فراخ دلی سکھاتی ہیں اور لالچی طبیعت سے روکتی ہے کیونکہ جس شخص کے دل میں جتنی زیادہ حرص ہوتی ہے اس کو اتنا ہی اللہ تعالیٰ پر کم یقین ہوتا ہے۔ ذہنی پریشانیاں انسان اپنے اوپر خود مسلط کرتا ہے۔ زندگی میں ہر انسان کے ساتھ اچھے اور برے حالات پیش آتے ہیں لیکن اسلام ہمیں حالات پر صبر و شکر کرنا سکھاتا ہے اور صبر پر انعاماتِ خداوندی کی بشارت دیتا ہے۔

تحقیقاتی ریسرچ کے مطابق شہوت پرستی، رنج و غم اور رشک و حسد وغیرہ جیسے جذبات کا جسم پر برا اثر پڑتا ہے۔ یہ تمام جذبات خون کو بگاڑ دیتے ہیں۔ غصہ، شہوت، لالچ وغیرہ جیسے جذبات انسانی جسم پر زہریلا مادہ پیدا کر دیتے ہیں اور خوشی وغیرہ اور اچھے خیالات کثیر مقدار میں خون پیدا کرتے ہیں۔ خوف اور فکر لوگوں کو دیوانہ بنا دیتے ہیں۔ سچ نجات دیتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔ حسد بھی ایسے ہی جذبات میں شامل ہے جو دماغی صحت کے لئے حد درجہ نقصان دہ ہوتا ہے۔ آپ کو کسی حاسد کے چہرے پر تروتازگی، رونق اور بشاشت نظر نہیں آئے گی۔ اس کا چہرہ ہمیشہ بے رونق اور مکروہ نظر آئے گا کیونکہ وہ آپ ہی اپنی آگ میں سلگتا اور جلتا رہتا ہے۔ قرآن کے ۳۰ ویں پارے میں سورہ فلق میں اس کا ذکر بھی ہے۔ سائنس اور طبّی نقطہ نگاہ سے بھی یہ بہت ہی نقصان دہ نفسیاتی بیماری ہے۔ جلد بازی شیطانی عمل ہے۔ اسلام نے جلد بازی سے منع فرمایا اور ہر کام کو مشورہ اور استخارہ سے کرنے کی تاکید فرمائی۔ منفی اور تخریبی سوچ ہمارے مختلف ذہنی، جسمانی، نفسیاتی، جذباتی اور معاشرتی بگاڑ کی بنیاد ہے۔

ہمارے معاشرے میں بھی تقریباً اسی قسم کے رجحانات پائے جاتے ہیں۔ خاص طور پر ہماری شہری زندگی مغربی طرز فکر اور اس کے مضر اثرات کی لپیٹ میں ہے۔ ذہنی دباؤ (stress) اور مایوسی (depression) ایک نہایت عام شکایت ہے۔ ڈپریشن کے باعث اکثر افراد کو غصہ کی شکایت رہتی ہے۔ غصہ دراصل ایک ناخوشگوار جذباتی کیفیت ہے۔ اخلاقی اور مذہبی اقدار جو ہمارے معاشرے کا خاصہ تھے ان سے دوری اس کی ایک اہم وجہ ہے۔ حرص لالچ اور جلد امیر بننے کی خواہشات نے ہمارے معاشرہ کا توازن بگاڑ دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسلام کے زریں اصولوں اور حضور کریم ﷺ کی حیات طیبہ سے رہنمائی حاصل کر کے اپنے مسائل پر قابو پائیں۔

رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق اسلام کے نزدیک زندگی گزارنے کا اسلوب اس طرح ہے۔ آپ ﷺ اپنے عمومی رویہ میں جن اصولوں کی پاسداری کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔ علم میری دولت، معقولیت میرے مذہب کی بنیاد، محبت میری اصل تمنا، میری سواری اللہ کا ذکر، میرا دوست اعتماد، میرا خزانہ امت کے لئے فکر مندی میری ساتھی، حکمت میرا ہتھیار، صبر میرا لبادہ، قناعت میرا مال غنیمت، اعتدال میرا فخر، دیانت داری میری غذا، سچائی میری سفارش، اطاعت میری کفالت، جدوجہد میری عادت اور میرے دل کی خوشی میری نماز ہے۔

نفسیاتی، ذہنی اور جسمانی طور پر تندرست زندگی گزارنے کا صحیح اسلوب جیسے کہ قرآن مجید نبی ﷺ کے اسلوب حیات میں دوسروں کے لئے افادیت کا پتہ بتاتے ہوئے فرمایا ہے: تمہارے لئے رسول اللہ کی زندگی اچھے کردار کی بہترین مثال ہے۔ آپؐ کی تعلیمات میں مکمل نظام حیات ہے۔ اس پر عمل پیرا ہونے سے نہ صرف روحانی، جسمانی، طبّی، سیاسی، سماجی، معاشی، اسلامی، نفسیاتی بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں عروج حاصل کر سکتے ہیں اور صحت اور توانائی کی دولت سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ یہ تمام باتیں تو حضرت محمدؐ کی حیات طیبہ میں ملیں گی جس کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے: لقد کان لکم فی رسول اللہ اُسوۃ حسنۃ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے۔ (سورۃ الاحزاب۔ ۲۱) اسی آیت کا ثمرہ ہے کہ آپؐ کی مبارک زندگی میں عبادت، معاملات، معاشیات، عدالت، معاشرت اور طب و نفسیات کے ہر مرحلے سے متعلق مفید نکات موجود ہیں۔

آج ہمیں بس ضرورت ہے اس قیمتی موتیوں تک پہنچنے اور زندگی میں اپنانے کی اللہ تعالیٰ تمام عالم کے انسانوں کو آپؐ کی حیات طیبہ پر عمل کرنے کی نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضور ﷺ عبدیت و رسالت میں اوّل بھی ہیں اور آخر بھی۔

آصف جمیل امجدی
(شانِ سدھارتھ)

انسان کی پیدائش اور دنیا کے وجود میں آنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کی ارواح سے حضور ﷺ کی اطاعت اور

نصرت کا وعدہ لیا تھا اور عہد و پیماں باندھا تھا۔ ظاہر ہے یہ عہد ہر نبی کو یاد تھا اور انہوں نے اپنے امتیوں کو بتایا تھا اس لئے ہر نبی نے آپ کا ذکر کیا اور ہر امت میں آنے والے بزرگوں نے آپ کا ذکر کیا اس سلسلے میں تاریخ سے ایک انوکھا واقعہ پیش کرتا ہوں، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضور ﷺ عبدیت و رسالت میں اول بھی ہیں اور آخر بھی۔

یہ واقعہ عہد شاہجہانی کے ایک مورخ "شیخ فرید بھکری نے اپنی کتاب "ذخیرۃ الخوانین" میں پیش کیا ہے۔ یہ واقعہ 1060ھ مطابق 1649ء کا ہے۔ اس کے راوی گورنر لاہور قلیج خان کے عابد وزاہد برادر زادہ محمد سعید نے جون پور کے تھانیدار نواب سبکتگین سے بیان کیا ہے جو ان کا چشم دید ہے یہاں ان کے بیان کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔ (شیخ فرید بھکری: ذخیرۃ الخوانین، مطبوعہ کراچی)

"علاقہ جون پور قلیج خاں کی جاگیر میں تھا 1060ھ بمطابق 1649ء میں انہوں نے یہاں ایک عالی شان عمارت بنانا چاہی کام شروع کر دیا گیا، کھودتے کھودتے زمین میں گنبد کا کلس نمودار ہوا کام اس لئے روک دیا گیا کہ شاید یہاں کوئی بڑا خزانہ ہے، قلیج محمد خاں کو اطلاع دی گئی متعلقہ افسران کے ساتھ وہ بھی آ گئے اور یہاں دس روز قیام کیا ان کی موجودگی میں پھر کھدائی شروع ہوئی پورا گنبد نکل آیا مٹی صاف کی گئی تو لوہے کا بڑا دروازہ نظر آیا جس میں ایک وزنی قفل لگا ہوا تھا۔ قفل توڑا گیا اور دروازہ کھولا گیا۔ قلیج محمد خاں جون پور کے اکابرین کے ساتھ گنبد میں داخل ہوئے، کیا دیکھتے ہیں گنبد کے بیچوں بیچ ایک بلند قامت مگر کمزور و ناتواں بزرگ، جن کی داڑھی اور بھویں بلکل سفید مثل سَن ہو چکی تھیں۔ مگر ہڈیوں کی مالا معلوم ہوتے تھے، جوگیوں کی طرح آسن مارے اور سر جھکائے بیٹھے ہیں۔ دروازے کی کھڑ کھڑاہٹ اور ہجوم کی بھنبھناہٹ سے اس طرح سر اٹھایا جیسے گہری نیند سے جاگے ہوں۔ ہجوم کو دیکھ کر بزرگ نے چند چونکا دینے والے سوالات کئے۔ جن کا تعلق زمانہ ما قبل تاریخ سے معلوم ہوتا ہے یہ سوالات وجوابات آپ بھی سنیں۔

سوال: اوتار رام چندر آ گیا؟

جواب: ہاں آ گیا۔

سوال: سیتا جس کو راون لے بھاگا تھا رام چندر کے ہاتھ آ گئی؟

جواب: جی ہاں۔ آ گئی۔

سوال: اوتار سری کرشن متھرا میں ظاہر ہو گیا؟

جواب: چار ہزار برس گزرے وہ آیا بھی اور گزر بھی گیا۔

سوال: حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین عرب میں مبعوث ہو گئے؟

جواب: ہزار سال گزر چکے ہیں کہ آپ تمام مذاہب کو منسوخ فرما کر دین مطہر نبوی کو رواج دے کر اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

سوال: گنگا کا پانی چل رہا ہے؟

جواب: ایک عالم کے لئے عزت بخش ہے۔

بزرگ اچھا! مجھے باہر نکالو۔"

چنانچہ ان بزرگ کو باہر نکال کر خیمہ میں رکھا گیا اور وہ دین فطرت اسلام کے مطابق نماز ادا کرتے رہے اور عبادت و ریاضت میں مشغول رہے۔ یہ بزرگ انسانوں کی طرح کھاتے پیتے اور سوتے جاگتے تھے۔ چھ ماہ بعد ان کا انتقال ہو گیا اور تجہیز و تکفین کے بعد ان کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

ان بزرگ کے سوالات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہزاروں سال سے اس گنبد میں مقیم تھے خود گنبد کا تہہ بہ تہ مٹی میں دھنس جانا بھی اس کی تصدیق کرتا ہے کہ اس کو بنے ہوئے۔

مدت ہو چکی تھی اور ایک زمانہ گزر چکا تھا۔ اس تاریخی واقعے کا راوی کہتا ہے کہ مرزا سعید کا کہنا ہے کہ اس نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا ہے اور راوی یعنی مورخ کہتا ہے کہ مرزا سعید ایسا سچا انسان ہے جس کی بات کو جھوٹا کہنا میرے نزدیک گناہ کبیرہ ہے۔ (دین فطرت ص 49)

علامہ اقبال نے سچ کہا تھا۔

عقل بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں
رہبر ہو ظن و تخمیں تو زبوں کار حیات

[مضمون نگار
روزنامہ شانِ سدھارتھ کے صحافی ہیں]

شائع کردہ علما فاؤنڈیشن نیپال
ہیڈ آفس لمبنی پردیش نول پراسی نیپال

محسنِ انسانیت ﷺ کی ولادت—کائنات کے لیے رحمت

از: محمد مقتدر اشرف فریدی
اتر دیناج پور، بنگال۔

ماہِ ربیع الاول کی رونقیں اور بہاریں ہر سمت جلوہ گر ہیں، دلوں کو مسرت اور فضاؤں کو نور سے معمور کر رہی ہیں۔ یہ ساری خوشیاں اور رعنائیاں دراصل محسنِ انسانیت، فخرِ موجودات، رحمتِ دو عالم آقا کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کی برکتیں ہیں۔ یہی وہ باعظمت مہینہ ہے جس نے کائنات کو انوارِ مصطفی ﷺ سے منور کر کے تمام مہینوں پر شرف وفضیلت عطا کی۔

تمام جہانوں کے لیے رحمت

اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت اور سب سے عظیم رحمت ہمارے آقا و مولا، رحمتِ دو عالم ﷺ کی ذاتِ بابرکات ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ

"اے محبوب ﷺ! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

رحمتِ عالم ﷺ کی رحمت آفاق گیر ہے، جو کائنات کی ہر مخلوق کو محیط ہے۔ آپ ﷺ انسان و جنات، انبیا و رسل، مومن و کافر، دوست و دشمن، حیوان و نبات، حتیٰ کہ ذرے ذرے کے لیے سراپا رحمت ہیں۔ جیسے رب کریم کی ربوبیت ہر چیز پر عام ہے، ویسے ہی مصطفی ﷺ کی رحمت ہر سمت محیط ہے۔

آمد مصطفی ﷺ کی برکتیں

نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے قبل دنیا ظلمت وضلالت میں ڈوبی ہوئی تھی۔ ہر طرف کفر و شرک کا اندھیرا، بت پرستی کا راج، ظلم و جبر کا بازار اور اخلاقی پستی عام تھی۔ ایسے پر آشوب دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب، رحمتِ عالم ﷺ کو مبعوث فرمایا تاکہ انسانیت کو نورِ ہدایت عطا کریں۔ آپ ﷺ کی آمد نے جہالت کے اندھیرے مٹا دیے، رشد وہدایت کی قندیل چمک اٹھی، توحید و رسالت کا نور پھیلنے لگا، کردار سنورنے لگے، اطوار مہکنے لگے، افکار چمکنے لگے، انوار برسنے لگے اور پوری کائنات روشن ہو گئی۔

رسول کریم ﷺ کا اخلاق عظیم

آپ ﷺ حلم، صبر، سخاوت، شفقت اور اعلیٰ اخلاق کے بے مثال پیکر تھے۔ دشمن بھی آپ کی امانت وصداقت کے معترف تھے، اسی لیے آپ کو "الصادق" اور "الامین" کہا جاتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (القلم)

"یقیناً آپ عظیم اخلاق کے مالک ہیں۔"

بعثت کا مقصد: اخلاق کی تکمیل

نبی اکرم ﷺ نے اخلاق کی ترویج واشاعت کو اپنی منصبی ذمہ داری قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"

"یقیناً میں اسی لیے بھیجا گیا ہوں کہ شریفانہ اخلاق کی تکمیل کروں۔" (البیہقی فی السنن الکبری)

اخلاقِ مصطفی ﷺ کے نمایاں پہلو

صبر و برداشت

طائف میں پتھر کھائے، احد میں زخمی ہوئے، لیکن بددعا نہ کی بلکہ دعا فرمائی:

اللَّهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

"اے اللہ! میری قوم کو ہدایت دے، یہ جانتے نہیں۔" (مسند احمد)

سخت حالات میں بھی آپ ﷺ نے صبر واستقلال کا دامن نہ چھوڑا۔

عفو و درگزر

فتحِ مکہ کے موقع پر آپ ﷺ نے عام معافی دے کر دکھا دیا کہ حقیقی فاتح وہی ہے جو معاف کرے۔

تواضع وانکساری

تمام تر عظمت کے باوجود آپ ﷺ نے فرمایا: "میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں، لہٰذا مجھے اللہ کا بندہ اور رسول کہو۔" آپ ﷺ کپڑوں میں پیوند لگاتے، جوتے مرمت کرتے اور اہلِ خانہ کی مدد کرتے۔

آپ ﷺ غلاموں، یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ بیٹھتے اور ان کی دلجوئی فرماتے۔

سخاوت وایثار

آپ ﷺ کے پاس جو کچھ ہوتا، راہِ خدا میں تقسیم کر دیتے، کبھی سائل کو خالی نہ لوٹاتے۔

شفقت ومحبت

آپ ﷺ بچوں سے کھیلتے، عورتوں کی عزت کرتے اور امت کے لیے دعائیں کرتے رہتے۔ قرآن کریم میں آیا: (بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ)

"آپ مومنوں پر نہایت شفیق اور مہربان ہیں۔"

عدل وانصاف

آپ ﷺ نے عدل کو کبھی مصلحت پر قربان نہ کیا۔ فرمایا: "اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔"

اخوت ومساوات

خطبہ حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا: "کسی عربی کو عجمی پر، اور کسی گورے کو کالے پر فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔"

کامل نمونۂ حیات

آپ ﷺ کی سیرت اہلِ ایمان کے لیے کامل اسوہ اور بہترین نمونہ عمل ہے۔ قرآن کریم میں ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب)

"یقیناً رسول اللہ ﷺ کی زندگی تمہارے لیے حسین نمونہ عمل ہے۔"

نتیجہ: رسولِ کریم ﷺ کی پوری حیاتِ طیبہ اخلاقی خوبیوں کا حسین مرقع ہے۔ آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد انسان کو اخلاقِ حسنہ کا خوگر بنانا تھا۔ آج اگر امت ان اوصاف کو اپنا لے تو معاشرہ امن و محبت کا گہوارہ اور دنیا و آخرت کی کامیابیوں کا ضامن بن جائے گا۔ آپ ﷺ کا مشن عدل، امن، صلح، محبت اور خدا کی بندگی کو عام کرنا تھا، جو قیامت تک انسانیت کے لیے مشعل راہ رہے گا۔

ولادت مصطفیٰ ﷺ: احسان عظیم اور اس کے تقاضے

مفتی غلام رسول اسماعیلی
استاذ مرکزی ادارہ شرعیہ پٹنہ
9572161137

بیشک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب ان میں ایک رسول مبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے۔

محسن کائنات، امام الانبیاء، حبیب کبریاء، فخر موجودات، باعث تخلیق کائنات جناب محمد رسول اللہ ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے۔ حضور ﷺ کے وجود مسعود سے پوری دنیا میں نور حق پھیلا، ظلم و جبر اور کفر و باطل کی تاریکیاں چھٹ گئیں۔ یہی وہ دور تھا جب جہالت عام تھی، عدل و انصاف ناپید تھا۔ انسانیت کا قتل کیا جا رہا تھا، انس، پیار اور محبت نام کی کوئی چیز نہ تھی۔

تاریک تھا، ظلمت کدہ تھا، سخت کالا تھا   کوئی پردے سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اجالا تھا

ہر اہل عشق وہ گھڑیاں یاد کرتے ہیں کہ مکہ مکرمہ پر نور چھایا ہوا تھا، ستارے زمین کی طرف مائل تھے، جہان میں روشنیاں پھیل رہی تھیں، آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے تھے، فرشتے قطار در قطار حاضر ہو رہے تھے، مشرق و مغرب اور کعبہ کی چھت پر جھنڈے گاڑ دیئے گئے تھے کہ عین صبح صادق کے وقت حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے مکان عالی شان میں ایک نور نور محمدی ﷺ کی شکل میں چمکا، عالم کفر میں ایک کھلبلی مچ گئی، کسریٰ کے محل پر زلزلہ آیا، ۱۴ کنگرے گر گئے، ایران کا آتش کدہ جو ایک ہزار سال سے روشن تھا، وہ بجھ گیا، دریائے ساوہ خشک ہو گیا، کعبے کو وجد آیا اور بت سر کے بل گر گئے۔

ع: تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا   تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا۔

اللہ تعالیٰ نے کیسا عظیم رسول عطا فرمایا کہ اپنی ولادت مبارکہ سے لے کر وصال مبارک تک اور اس کے بعد کے تمام زمانہ میں اپنی امت پر مسلسل رحمت و شفقت کے دریا بہا رہے ہیں بلکہ ہمارا تو وجود بھی حضور ﷺ کے صدقہ سے ہے کہ اگر حضور ﷺ نہ ہوتے تو کائنات اور اس میں بسنے والی کسی چیز کا بھی وجود نہ ہوتا۔ خالق کائنات نے انہیں کے صدقے ہمیں قرآن دیا، ایمان دیا، اپنا عرفان دیا اور ہزارہا وہ چیزیں جن کے ہم قابل نہ تھے ان کے سایہ رحمت کے صدقے ہمیں عطا فرمائیں۔ دونوں جہاں میں ہمارے لئے احسان کا چاند دراز فرمائے ہوئے ہیں الغرض حضور کے احسانات اس قدر کثیر در کثیر ہیں کہ انہیں شمار کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

اس دنیا کا اصول بھی ہے "جس کا کھانا اسی کا گانا" تو جس کے صدقے میں ہم وجود میں آئے، جن کی آخری سانس میں رب ہب لی امتی کی صدا ہو، جن کی راتوں کی عبادت میں امت کی مغفرت طلب ہو، جس کے دل میں ہمیشہ امت کے درد ہو وو، جس کی خوشی امت کی خوشی میں فنا ہو، شب معراج کو براق سوار ہو کر جو یہ سوچے کہ میری امت کل پل صراط کو کیسے عبور کریگی، جس کی خواہش امت کو جہنم سے چھٹکارا دلانا ہو اور جو تونگری پر غربت کو ترجیح دے تو ایسے غم خوار کی ولادت پر جشن منانا احسان مندی کا تقاضہ ہے۔

۱۵۰۰/سالہ جشنِ ولادت: ایک تحقیقی تجزیاتی مطالعہ

ازہر القادری
جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹھنا، کھنڈ سری، سدھارتھ نگر (یو۔پی۔) انڈیا۔

رات کا گہرا سناٹا تھا۔ ہر سمت ظلم و جبر کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ انسانیت کا وجود زخموں سے چور چور تھا۔ عرب کی سرزمین اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی۔ وہاں عورت کا وجود بوجھ سمجھا جاتا، بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا، یتیموں کے آنسو پوچھنے والا کوئی نہ تھا، غلام کی عزت پامال تھی، کمزوروں کی کوئی پناہ نہ تھی۔ نہ قانون تھا، نہ انصاف۔ طاقت ہی سب کچھ تھی۔ دل مردہ، آنکھیں ویران، سینے خالی، عبادت گاہوں میں بت اور گھروں میں نفرت کے شعلے۔

یہ کیسا سماج تھا جس میں ماں کی ممتا ترس گئی تھی؟ یہ کیسا وقت تھا جس میں بھائی بھائی کا خون پی رہا تھا؟ کس قدر تاریک تھی وہ رات جس میں ظلم و جاہلیت نے اپنی سیاہ چادر تان رکھی تھی! انسانیت کے ماتھے پر بدنامی کے داغ تھے!۔

اور پھر۔۔۔!

اسی اندھیری رات کی صبح صادق کے وقت رحمت کا ایک چراغ روشن ہوا۔ عبد اللہ کے یتیم، آمنہ کے لعل دنیا میں تشریف لائے۔ وہ نور کہ جس نے ظلمتوں کو چیر ڈالا، وہ مسکراہٹ جس نے کائنات کو جِلا بخشی، وہ وجود کہ جس پر رحمتوں کی بارشیں نازل ہوئیں۔ ماں کی گودیں شاداب ہوئیں، یتیموں کے آنسو خوشی میں بدل گئے، غلاموں کی کمر سے زنجیریں ٹوٹ گئیں۔ زمین پر سکون اترا اور آسمان نے خوشی منائی۔

آج جب کہ اس مبارک لمحے کو ۱۵۰۰/برس مکمل ہو رہے ہیں، انسانیت پھر اسی چراغ کے نور سے راستہ تلاش کر رہی ہے۔ یہ جشنِ ولادت صرف ایک یاد نہیں، یہ تو دل کو جھنجھوڑنے والی حقیقت ہے کہ ہم اس پیغام کو کتنا زندہ رکھ سکے ہیں؟

میلاد النبی کوئی عام تقریب نہیں۔ یہ وہ لمحہ ہے جب اہلِ ایمان اپنے دل و جان کو اس ہستی کی یاد سے منور کرتے ہیں جس کے بارے میں اللہ نے فرمایا:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"

"ہم نے آپ کو نہیں بھیجا مگر سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر۔"

میلاد کا مطلب ہے کہ ہم اس نعمتِ عظمیٰ کا شکر ادا کریں جو اللہ نے ہمیں عطا کی۔ علما نے فرمایا کہ سب سے بڑی نعمت حضور کی ذات ہے اور سب سے بڑا شکر یہی ہے کہ ہم ان کی ولادت کا ذکر کریں۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کے کونے کونے میں صدیوں سے جشنِ میلاد منایا جاتا رہا ہے۔

صوفیا نے میلاد کو دل کی حلاوت کہا۔ علما نے اسے ایمان کی تازگی کہا۔ شاعر نے اسے عشق کا ترانہ بنایا۔ مورخ نے اسے تہذیب کا سرچشمہ کہا۔

پندرہ صدیوں کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیجیے، میلاد کی محافل ہمیشہ ایمان و محبت کی علامت رہیں۔

دورِ خلافت راشدہ: صحابۂ کرام آقائے کریم کا تذکرہ کرتے تو آنکھیں نم ہو جاتیں، محفلیں روشن ہو جاتیں۔

دورِ سلاطین و بادشاہت میں میلاد کے جلوس، قصائد کی محافل، قصر و قلعے چراغاں سے جگمگاتے۔

دورِ صوفیا و اولیا میں خانقاہوں میں میلاد کے چرچے، ذاکرین کی محفلیں، قلوب میں عشق و معرفت کی آگ۔

دورِ حاضر میں پوری دنیا میں لاکھوں اجتماعات، اربوں لبوں پر نعت کے ترانے اور میلاد کی بہاریں۔

یہی میلاد ہے جو پندرہ صدیوں سے امت کی رگوں میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے۔

میلاد اور امت کی روحانی زندگی کے تناظر میں میلاد دلوں کو نرم کرتا ہے۔ یہ یتیم کو یاد دلاتا ہے کہ رحمت عالم بھی یتیم تھے مگر اللہ نے انہیں کائنات کا امام بنا دیا۔ یہ غلام کو یاد دلاتا ہے کہ بلال حبشی کی اذان نے قریش کے غرور کو پاش پاش کیا۔

یہ عورت کو عزت دیتا ہے، بچوں کو محبت دیتا ہے اور معاشرے کو عدل و سکون عطا کرتا ہے۔

میلاد ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ ہمارا رشتہ محض رسمی نہیں بلکہ عشق و اطاعت کا رشتہ ہے۔ چراغاں، جلوس، نعتیہ محافل — سب اسی عشق کی علامت ہیں۔ یہ جشن صرف خوشی نہیں بلکہ آنسو بھی ہے۔ خوشی اس لیے کہ محبوبِ خدا کی ولادت ہے، اور آنسو اس لیے کہ ہم نے ان کی تعلیمات کو پسِ پشت ڈال دیا۔ ہم نے ان کے فرامین کو بھلا دیا، ہم نے ان کی سنتوں کو ترک کر دیا۔

آج جب ۱۵۰۰/سال مکمل ہو رہے ہیں تو سوال یہ ہے: کیا ہم اس قابل ہیں کہ خود کو ان کا سچا امتی کہیں؟

میلاد النبی کی اصل بنیاد شکرِ الٰہی ہے۔ قرآن کریم نے اللہ کی نعمتوں پر خوشی منانے کا حکم دیا:

"قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا" (یونس: ۵۸)

مفسرین نے فرمایا کہ اللہ کا سب سے بڑا فضل اور سب سے بڑی رحمت حضور کی ذاتِ اقدس ہے۔ پس ان کی آمد آمد پر خوشی منانا قرآن کی دعوت کے عین مطابق ہے۔

حدیثِ پاک میں بھی آتا ہے کہ حضور نے پیر کے روزے کے بارے میں فرمایا:

"یہ وہ دن ہے جس میں میری ولادت ہوئی۔" (مسلم شریف)

گویا خود حضور نے اپنی ولادت پر شکر ادا کیا، اور یہ دراصل میلاد کی بنیاد ہے۔

میلاد کے تاریخی پس منظر میں خلفاے راشدین کے دور میں، ذکرِ رسول ہی میلاد کی اصل روح تھا۔ اموی و عباسی دور میں بغداد میں میلاد کی محافل رائج ہوئیں۔ سلاطینِ مصر و شام کے حوالے سے سلطان مظفر الدین کی تقریبات، تاریخ کا روشن باب ہیں۔ برِصغیر سے متعلق خانقاہوں، مدارس اور جامعات میں میلاد کی بہاریں۔

دورِ حاضر کے تناظر میں پوری دنیا میں میلاد ایک عالمی مظہر ہے۔

دل کی نرمی، ایمان کی تازگی، رحمت و برکت کا نزول اور امت کا اتحاد، میلاد کی روحانی برکات ہیں۔

اگر ہم واقعی میلاد مناتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ: جھوٹ ترک کریں، ظلم سے بچیں، یتیم و غریب کی خدمت کریں، عدل و محبت قائم کریں اور قرآن و سنت کو عام کریں۔

قصیدہ بردہ شریف (امام بوصیری)، مولانا روم کی مثنوی میں میلاد کا ذکر، حافظ شیرازی کے نغمات اور اردو شاعری میں امام احمد رضا خان، استاذ زمن علامہ حسن، اقبال، میر، غالب اور دیگر اکابر نعت گو شعرا کے نعتیہ اشعار۔

۱۵۰۰/برس کا یہ سنگِ میل صرف خوشی نہیں بلکہ آنسو بھی مانگتا ہے۔

ہم یہ جشن مناتے ہیں مگر کیا ہم حضور کے فرمان کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں؟

یہ جشن ہمیں پکار رہا ہے:

"اپنے گریبان میں جھانکو، اور دیکھو کہ تم کہاں کھڑے ہو!"

تعلیم کو عام کرنا، عدل کو قائم کرنا، امن کو فروغ دینا اور اخوت کو زندہ کرنا، یہی میلاد کا اصل پیغام ہے۔

۱۵۰۰/سالہ جشنِ ولادت محض ایک تقریب نہیں، یہ ایمان کی تجدید ہے، یہ عشق کی تازگی ہے اور یہ عمل کی دعوت ہے۔

آؤ! ہم سب مل کر عہد کریں:

ہم حضور کی محبت کو دل میں زندہ رکھیں گے، ان کی سنتوں کو اپنی زندگی کی زینت بنائیں گے، دنیا کو امن، عدل اور محبت کا گہوارہ بنانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔ یہی اصل جشنِ میلاد اور یہی ۱۵۰۰/سالہ ولادت کا پیغام ہے۔

ازہر القادری: جامعہ اہل سنت امداد العلوم مٹھنا، کھنڈ سری، سدھارتھ نگر (یو۔پی۔) انڈیا۔
91559494786+

عظمت رسول، وید اور قرآن مجید کی روشنی میں

از قلم شان پریہار پروفیسر محمد گوہر صدیقی سابق ضلع پارشد براہی بلاک پریہار ضلع سیتامڑھی صوبہ
9470038099

* ہندو دھرما نوسار اس مانو سدھار کے لئے 64 ہزار دوتوں दूतों کے اگمن کا پرمان ملتا ہے - اور ہمارے مزہب اسلام کے مطابق انسانوں کو صراط مستقیم پر چلانے کے لئے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام و رسول اعظام تشریف لائے - اور سب سے انت अंत میں جو نبی تشریف لائے اسے انتم اوتار अंतिम अवतार کہتے ہیں-

اور قران مجید 22 واں پارہ، صفحہ نمبر 617، رکوع نمبر 2 پر میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام خاتم النبیین ایا ہے-اور وہ अंतिम अवतार کب پیدا ہوں گے، کہاں پیدا ہوں گے ان کی माता اور ان کے पिता کا نام کیا ہوگا تو حوالہ نوٹ کیجیئے

कल्कि पुराण, प्रथम अंश, शलोक 04 ,और ،अध्याय 02 यही बाते पुस्तक भादरण देश कोटी छठी के पृष्ठ संख्या 370 पर आया है 1

सर्वे उनमा महा पुरुष पुरूषोतम संभल स्थानीय गृह विष्णू यशश ,सुमत्यां गर्भे माध्यत्म।

یعنی وہ آخری نبی سنبھل گرام میں پیدا ہوں گے اور سنبھل शम دھاتو سے بنا ہے جس کے معنی ہے شانتی، اور ग्राम , کے معنی ہے گھر، یعنی شانتی کا گھر، میرے نبی ناز رحمت، فخر وجہ وجود آدم مکہ میں پیدا ہوئے اور مکہ کا دوسرا نام ہے دار الامن ہے، امن کے معنی شانتی، اور دار کے معنی ہیں گھر، یعنی شانتی کا گھر (بعد میں مکہ) ان کے पिता کا نام विष्णू यश ہو گا یہ وشنو یش دو शब्दों کے योग سے بنا ہے है وشنو بھگوان کا ایک خاص نام ہے اور یش کے معنی ہیں بندہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم کا نام ہے عبد اللہ، اور عبد اللہ بھی دو शब्दों کے میل سے بنا ہے عبد کے معنی بندہ اور اللہ پروردگار عالم کا ایک خاص نام ہے گویا کہ وشنو یش اللہ کا بندہ, मतलब, عبد اللہ - ان کی माता کا نام सुमत्यां ہو گا اور جب آپ सुमत्यां کا संधि विच्छेद کریں گے तो सु + मति یعنی شانت مزاج والی-اور میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امی جان کا نام آمنہ ہے اور آمنہ आमना , بھی امن अमन دھاتو سے بنا ہے جس کے بھی معنی ہیں شانتی शांति

وہ کب پیدا ہوں گے اس سلسلے میں कल्कि पुराण प्रथम अंश अध्याय शलोक 15 पर आया है द्वाद्वश्या 02 शुक्ल पक्ष माधव मासी

شکل پچھیہ یعنی چاندنی رات، اور دو داد شیہ 12 تاریخ، متقدین اور متاخرین کا اجماع ہے کہ اپ کی تاریخ ولادت باسعادت 12 ربیع الاول عام الفیل ہے -وہ کیسے پیدا ہوں گے تو भविष्य पुराण प्रदत 03 में लिखा है 1

लिंग छेदी शीखा हीन

یعنی وہ अंतिम अवतार ختم الرسول ختنہ شدہ پیدا ہوں گے_ان کا ایک نام भागवत पुराण اور कल्कि पुराण میں کلکی اوتار آیا ہے کلکی کے معنی ہے سیاہی کو دھونے والا، یعنی جس کے آنے سے اندھیرا مٹ جائے، ظلمت ختم ہو جائے-

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام قرآن مجید، پارہ 6 صفحہ نمبر 160 رکوع نمبر 7 میں نور ایا ہے-اور نور کے معنی ہے روشنی، یعنی جس سے تاریکی دور ہو جائے-

ان کا ایک نام

ऋग्वेद मंडल 2 , सूक्त 3 मंत्र 2 में महा स्वाची आया हैं , यानी जलता हुआ दीया

اور قرآن مجید 22 واں پارہ صفحہ نمبر 614 رکوع نمبر 3 میں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سراج المنیر آیا ہے جس کے معنی ہے روشن چراغ-

ऋग्वेद, सामवेद, अथर्ववेद, यजुर्वेद एवं ऋग्वेद मंडल 1 सूक्त 13 , मंत्र 3 मंडल 1, सूक्त 13 , मंत्र 4, मंडल 1 , सूक्त 106, मंत्र 4, और ऋग्वेद मंडल 2, सूक्त 3 , मंडल 2, सूक्त 2, मंत्र 3, मंडल 5 , मंत्र 2, मंडल 24, सूक्त 27, मंत्र 2, मंडल 10 ,सूक्त 64 , मंत्र 3 तथा मंडल 10 , सूक्त 182, में कल्कि अवतार का नाम नराशंस आया है जिसके माने है एक ऐसा मनुष्य जिसकी खूब प्रशंसा की गई हो

قرآن مجید 26 واں پارہ صفحہ نمبر 744 رکوع نمبر 12 پر میرے حضور کا نام محمد الرسول اللہ آیا ہے جس کے بھی معنی ہیں خوب تعریف کیا گیا-

और सामवेद, मंत्र 112, और मंत्र 1500, तथा ऋग्वेद मंडल 8, सूक्त 1, मंत्र 10, तथा यही बाते अथर्ववेद कांड संख्या 20, सूक्त 115, मंत्र 1, पर कल्कि अवतार का एक नाम अहमिद्दि आया हैं

اور قرآن مجید 28 واں پارہ صفحہ نمبر 800 رکوع نمبر 9 میں میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام احمد آیا ہے-

और पवित्र ग्रंथ शरण लीला मृत के पृष्ट संख्या 309 पर कलमा शरीफ

لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ سنسکرت بھاشا میں لکھا ہوا ہے-

اور دلاءل نبویہ جلد 5 صفحہ نمبر 489 میں ہے کہ عرش اعظم پر کلمہ شریف لکھا ہوا ہے ٹھیک اسی طرح لوح محفوظ، حوران جنت کی آنکھوں پر، شجر طوبیٰ کے پتوں پر کلمہ شریف لاالہ الااللہ محمد الرسول اللہ لکھا ہوا ہے-

संग्राम पुराण में आया हैं-

तपसी मनुष्य बैकुंठ भिखारी, ,सुमरित नाम होवे व्रत धारी

یعنی کوئی بھی मनुष्य جب تک ان پر کلمہ پڑھ کر صدق دل سے ان سے محبت نہیں کرے گا تب تک وہ اس کے ماننے والا ہو ہی نہیں سکتا-

اور حدیث و تفاسیر کی کتابوں میں ایا ہے کہ اس کا رب خود اس پر درود و سلام بھیجتا ہے-قرآن مجید پارہ 22 صحفہ نمبر 427، رکوع نمبر 4 پر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّؕ-یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا(56)

भागवत पुराण द्वादश: स्कंद 2 अध्याय शलोक 19 पर है उसका ईश्वर उसे एक तेज़ सवारी उष्ट्राय प्रवाहनो दे कर एक दिन अपने पास !बुलाएगा

قرآن مجید پارہ 15 صفحہ نمبر 408 رکوع نمبر 1، سُبْحٰنَ الَّذِیْۤ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَاؕ-اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ(1) الغرض میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج ہوئی اور آپ ایک تیز سواری رف رف پر سوار ہو کر رب کے دیدار کو گے۔

کتابوں میں ایا ہے کہ ان کی پوری نسل प्रकाशमय ہو گا

اور قرآن مجید 18 واں پارہ، صفحہ نمبر 513، رکوع نمبر 11، پر میرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے نور ایا ہے، یعنی وہ محسن کاءنات، تاجدار عرب و عجم خود ہی نور سے بھرپور ہوں گے ساتھ ہی ان کی پوری نسلیں پاک میں بچہ بچہ نور کا ہو گا، تبھی تو سرکار اعلیحضرت امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری علیہ الرحمہ ارشاد فرماتے ہیں

صبح طیبہ میں ہوی بٹتا ہے باڑا نور کا، صدقہ لینے نور کا ایا ہے تارا نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا،،،،،،،
ہزاروں ہزار، ہو لاکھوں سلام اس نبی ناز رحمت پر
جن کے صدقے ساری کائنات بنی بس
مکہ میں تو افضل ہے کعبہ تو مگر گوہر
سو جان میری قرباں مدینہ کی خاک پر

جلوسِ محمدی ﷺ کے آداب اور ہماری ذمہ داریاں

تحریر محمد توحید رضا علیمی بنگلورو

جلوسِ محمدی ﷺ محض ایک جلوس نہیں بلکہ حضور نبی کریم ﷺ کی سیرت و تعلیمات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا ذریعہ ہے۔ اس موقع پر ہر عاشقِ رسول ﷺ کو چاہیے کہ صاف ستھرے کپڑے زیب تن کرے، سر پر امامہ شریف سجائے، زبان کو ذکرِ الٰہی اور ذکرِ مصطفی ﷺ سے تر رکھے اور نگاہیں جھکائے ہوئے ادب و احترام کے ساتھ شریک ہو۔

ہم ہندوستان میں رہتے ہیں، جہاں ہر مذہب کے لوگ ہمارے جلوسِ محمدی ﷺ کو دیکھتے اور اس سے یہ تاثر لیتے ہیں کہ یہی دینِ اسلام کی عملی جھلک ہے۔ ایسے میں اگر ہم نے جلوسِ محمدی کو ناچنے گانے، شور شرابے، بے پردگی یا کسی کی دل آزاری کا ذریعہ بنایا تو یہ نہ صرف خلافِ شرع ہوگا بلکہ اسلام کے چہرے پر ایک ایسا دھبہ لگے گا جو برسوں تک یاد رکھا جائے گا۔

غیر مسلم بھائیوں تک سیرت النبی ﷺ کا پیغام پہنچانے کے لیے اردو، انگریزی اور کنڑا اور اپنی اپنی ریاستی زبانوں میں کتابچے تیار کر کے تقسیم کرنا بھی ایک اہم مقصد ہے۔ اس مرتبہ شہر بنگلور کے پیالیس گراؤنڈ میں 1500 سالہ عالمی جشن عید میلاد النبی ﷺ کانفرنس کا انعقاد ہو رہا ہے جس میں کرناٹک بھر سے عاشقانِ مصطفی ﷺ جلوس و جلسہ گاہ میں شریک ہوں گے، اس لیے صبر، برداشت، ایک دوسرے کی عزت اور عملی اخلاقی مظاہرہ انتہائی ضروری ہے۔

یہ جلوس دکھاوے یا ریاکاری کے لیے نہیں بلکہ صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضا کے لیے ہونا چاہیے۔ جلوس کے اختتام پر اپنی سواریوں اور سامان کو اپنے ساتھ لے جانا اور راستوں کو صاف رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔

اسی طرح بزرگوں کو راستہ دینا، ان کی مدد کرنا اور اپنے بچوں و سامان کی حفاظت کرنا بھی آدابِ جلوس کا حصہ ہے۔

ہم خوش نصیب ہیں کہ 1500 سالہ جشنِ ولادتِ مصطفی ﷺ ہمارے حصے میں آیا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ اس کی برکتوں کو سمیٹیں اور غیر شرعی امور سے مکمل اجتناب کریں تاکہ اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے آئے۔ یاد رکھیں! جلوس چند گھنٹوں کا ہوتا ہے مگر اس کے اثرات بہت دور رس اور دیرپا ہوتے ہیں۔ اس لیے ہماری ذمہ داری ہے کہ جلوسِ محمدی ﷺ کو محبت، ادب، پاکیزگی اور اعلیٰ اخلاق کے ساتھ منائیں، تاکہ دیکھنے والا یہ سمجھے کہ اسلام امن، محبت اور انسانیت کا دین ہے۔ اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ ہم اپنے ہر عمل سے حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کو اجاگر کریں۔ لہٰذا ہم سب کو چاہیے کہ جلوسِ محمدی ﷺ میں کوئی ایسا کام نہ ہو جو شریعت کے خلاف ہو یا اسلام کی بدنامی کا باعث بنے۔

12 ربیع الاول کے دن جگہ جگہ جلوسِ محمدی ﷺ نکالے جاتے ہیں جو عشق و عقیدت کے اظہار کا حسین منظر پیش کرتے ہیں۔ یہ جلوس دراصل محبتِ رسول ﷺ اور حضور کی سیرت کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ مگر اس کے ساتھ لازم ہے کہ جلوس کے شرکاء چند آداب کا خاص خیال رکھیں:

1: نماز کی پابندی: جلوس کے دوران نماز کے اوقات کا خیال رکھا جائے۔ نماز باجماعت اور وقت پر ادا کرنا سب سے پہلی ذمہ داری ہے

2: اذان اور قرآن کا احترام۔ اگر جلوس کے دوران کہیں اذان یا قرآن مجید کی تلاوت سنائی دے تو آوازیں پست کر دی جائیں اور احترام کے ساتھ خاموشی اختیار کی جائے۔

3: اخلاق و کردار کا مظاہرہ۔ جلوس کے شرکاء کا انداز نرم، خوش اخلاق اور پرامن ہونا چاہیے۔ راستوں میں شور شرابا، لڑائی جھگڑا یا بدکلامی سے گریز کیا جائے۔

4: سڑکوں کی صفائی کا خیال۔ جلوس کے دوران سڑکوں اور محلوں کو گندہ نہ کیا جائے۔ کچرا، پلاسٹک یا کھانے پینے کی چیزیں راستوں میں پھینکنے سے اجتناب کریں۔

5: دیگر مذاہب کا احترام۔ ہمارے جلوس سے غیر مسلم بھائیوں کو تکلیف نہ پہنچے۔

6: ٹریفک میں رکاوٹ نہ بنیں۔ جلوس کے دوران ایمبولینس یا کسی ضروری گاڑی کو راستہ دینا شرعی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔

7: نعت و درود کا اہتمام۔ جلوس میں نعت خوانی، درود شریف اور تکبیرات کی آوازیں بلند ہوں، تاکہ ماحول روحانی اور پرنور بن جائے۔

8: میلادِ مصطفی ﷺ کا پیغام۔ جلوس صرف ظاہری جاہ و جلال کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کو حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ اور رحمت للعالمین ﷺ کے پیغام سے روشناس کرانے کا ذریعہ ہونا چاہیے۔

خلاصہ یہ کہ جلوسِ محمدی ﷺ ہماری محبت اور عقیدت کا آئینہ دار ہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اخلاق و کردار سے ثابت کریں کہ ہم حضور ﷺ کے سچے غلام ہیں۔

صحابہ وہ صحابہ جن کی ہر صبح عید ہوتی تھی۔
خدا کا قرب حاصل تھا نبی کی دید ہوتی تھی

تحریر محمد توحید رضا علیمی بنگلور
خطیب مسجد رحیمیہ میسور روڈ جدید قبرستان
متہم دارالعلوم حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ
نوری فاؤنڈیشن بنگلور رابطہ۔9886402786

نبی کریم ﷺ کا جبینِ (پیشانی) پُر نور

از: محمد سلمان العطاری
جامعۃ المدینہ فیضان عطار نیپال گنج

کائناتِ رنگ و بو میں اگر کوئی ہستی ایسی ہے جسے خالقِ کائنات نے اپنی خاص تجلیات سے مزین فرمایا، تو وہ صرف اور صرف حضرت محمد مصطفی ﷺ کی ذاتِ اقدس ہے۔ آپ ﷺ کی ہر ادا، ہر خصلت، ہر عضو اور ہر انداز میں خداوند متعال کی قدرت کی جھلک، جمال کا عکس اور نور کی تجلی نمایاں ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہر مسلمان کی آرزو، تمنا اور دعا یہی ہوتی ہے کہ وہ آقائے دو جہاں ﷺ کی ایک جھلک پا لے۔ آپ کے چہرۂ انور کی ایک جھلک دل کو ایمان کی تازگی عطا کرتی ہے۔ اس چہرۂ اقدس کی سب سے روشن، سب سے نمایاں اور سب سے دلکش جھلک ''جبینِ مبارک'' ہے جو سراپا نور، سراپا جمال اور سراپا کمال ہے۔

جبینِ مبارک کا تعارف: عربی میں ''جبین'' کا مطلب ہے پیشانی، جو چہرے کا وہ حصہ ہے جو آنکھوں کے اوپر اور بالوں کی ابتدائی حد کے درمیان ہوتا ہے۔ عام انسانوں کی پیشانی صرف جسمانی عضو کے طور پر دیکھی جاتی ہے، لیکن نبی کریم ﷺ کی جبین مبارک نہ صرف جسمانی خوب صورتی کا مظہر تھی، بلکہ اس میں روحانی نور، رحمتِ الٰہی کی تجلیات اور نبوت کی شان بھی جھلکتی تھی۔

جبین مبارک احادیث کی روشنی میں: حضور ﷺ کی پیشانی مبارک سے متعلق متعدد احادیث کریمہ میں سے چند یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

جبینِ اقدس کشادہ تھا: سیرت نگاروں کے مطابق آپ کی جبین مبارک "واسع" یعنی کشادہ تھی، جو ذہانت، تدبر اور نورانیت کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ حضرت ہند بن ابو ہالہ فرماتے ہیں: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاسِعَ الْجَبِيْنِ۔ (الشمائل المحمدیہ، ح: 8) یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کشادہ پیشانی والے تھے۔ پیشانی مبارک روشن و منور تھی: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانَ صلى الله عليه واله وسلم أَجْلَى الْجَبِيْنِ إِذَا طَلَعَ جَبِيْنُه مِنْ بَيْنِ الشَّعَرِ، إِذَا طَلَعَ فِي فَلْقِ الصُّبْحِ أَوْ عِنْدَ طِفْلِ اللَّيْلِ أَوْ طَلَعَ بِوَجْهِه عَلَى النَّاسِ تَرَاءَوْا جَبِيْنَه كَأَنَّه ضَوْءُ السِّرَاجِ الْمُتَوَقِّدِ قَدْ يَتَلَأْلَأُ. (دلائل النبوۃ للبیہقی، ج:۱ص:۳۰۲)

ترجمہ: حضور نبی اکرم ﷺ کی پیشانی مبارک جب بالوں کے بیچ میں سے نمودار ہوتی تو آپ ﷺ سب سے روشن پیشانی والے ہوتے، اور آپ ﷺ صبح صادق کے وقت یا سرِ شام لوگوں کی طرف تشریف لاتے تو وہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک کو یوں دیکھتے گویا وہ روشن چراغ کی روشنی ہے جو چمک رہی ہے۔

حضرتِ حسّان بن ثابت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: مَتٰی یَبْدُ فِی اللَّیْلِ الْبَھِیْمِ جَبِیْنُہٗ یَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَی الْمُتَوَقِّدِ۔ (شرح الزرقانی علی المواہب، ج:۵، ص:۲۷۸)

یعنی جب اندھیری رات میں آپ ﷺ کی پیشانی ظاہر ہوتی تو، تاریکی کے روشن چراغ کی مانند چمکتی۔

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام (حدائق بخشش، ص ۳۰۰)

پیشانی مبارک کے پسینے کی خوشبو: آپ کی جبین سے جو پسینہ آتا، وہ خوشبو دار ہوتا تھا۔ صحابہ کہتے تھے کہ آپ کے پسینے کی خوشبو کستوری سے بھی بہتر تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

كُنْتُ قَاعِدَةً أَغْزِلُ وَالنَّبِيُّ صلى الله عليه واله وسلم يَخْصِفُ نَعْلَه، فَجَعَلَ جَبِيْنُه يَعْرَقُ وَجَعَلَ عَرَقُه يَتَوَلَّدُ نُوْرًا، فَبُهِتُّ، فَنَظَرَ إِلَيَّ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه واله وسلم فَقَالَ: مَا لَكِ يَا عَائِشَةُ، بُهِتِّ؟ قُلْتُ: جَعَلَ جَبِيْنُكَ يَعْرَقُ وَجَعَلَ عَرَقُكَ يَتَوَلَّدُ نُوْرًا. وَلَوْ رَآكَ أَبُوْ كَبِيْرٍ الْهُذَلِيُّ لَعَلِمَ أَنَّكَ أَحَقُّ بِشِعْرِه. قَالَ: وَمَا يَقُوْلُ، يَا عَائِشَةُ، أَبُوْ كَبِيْرٍ الْهُذَلِيُّ؟ فَقَالَتْ: يَقُوْلُ: وَمُبَرَّءٍ مِنْ كُلِّ غُبَّرِ حَيْضَةٍ وَفَسَادِ مُرْضِعَةٍ وَدَاءٍ مُغْيَلِ فَإِذَا نَظَرْتَ إِلَى أَسِرَّةِ وَجْهِه بَرِقَتْ كَبَرْقِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ قَالَتْ: فَقَامَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه واله وسلم وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيَّ، وَقَالَ: جَزَاكِ اللهُ يَا عَائِشَةُ عَنِّي خَيْرًا، مَا سُرِرْتِ مِنِّي كَسُرُوْرِي مِنْكِ.

ترجمہ: میں بیٹھی سوت کات رہی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ اپنے نعلین مبارک گانٹھ رہے تھے کہ آپ ﷺ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہنے لگا اور آپ ﷺ کے پسینہ مبارک سے نور پھوٹنے لگا، میں اس (حسین) منظر میں مستغرق ہو گئی تو آپ ﷺ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے عائشہ! تمھیں کیا ہوا ہے کہ تم مبہوت سی ہو گئی ہو؟ میں نے عرض کیا: (یا رسول للہ ﷺ) آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ ٹپک رہا ہے اور وہ پسینہ نور پیدا کر رہا ہے۔ اگر (عرب کا مشہور شاعر) ابو کبیر ہذلی اس وقت آپ کو دیکھ لیتا تو یقیناً وہ جان لیتا کہ اس کے شعر کے اصل حق دار تو آپ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! ابو کبیر ہذلی کیا کہتا ہے؟ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: وہ کہتا ہے: میرا ممدوح حیض و نفاس اور ولادت و رضاعت ہر ایک قسم کی آلودگیوں سے پاک ہے، جب تو اس کے چہرے کے (منور) نقوش دیکھے تو (تجھے محسوس ہو گا) گویا ''عارضِ تاباں'' ہے جو چمک رہا ہے۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سن کر حضور نبی اکرم ﷺ میری طرف تشریف لائے اور میری آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ تجھے جزاء خیر عطا فرمائے۔ اتنا تم مجھ سے کبھی خوش نہیں ہوئیں، جس قدر میں تم سے خوش ہوا ہوں۔

نجوم واصفِ لمعانِ نورِ دندانت
خور از جبینِ پُر انوارِ مصطفی حاکی (ریاض نعیم)

جبینِ نبوی اور عشقِ امت: یہ جبین صرف خوبصورتی کی علامت نہیں تھی، بلکہ اس جبینِ مبارک نے طائف کی وادی میں لہو بہایا، اُحد کے میدان میں زخم سہے، اور رات کی تاریکیوں میں سجدوں میں گری، امت کی بخشش کے لیے گریہ و زاری کی۔ جب بھی آپ ﷺ سجدے میں جاتے، تو وہی جبینِ اقدس زمین کو چھوتی، اور خداوند متعال کی بارگاہ میں امت کے لیے عفو و رحمت کی دعائیں مانگتی۔

وہ سر گرمِ شفاعت ہیں عرق افشاں ہے پیشانی
کرم کا عطر صندل کی زمیں رحمت کی گھانی ہے

دوسرے مقام پر ہے:

جلوہ فرما ہیں جبینِ پاک میں آیاتِ حق
مصحفِ رُخ دیکھیے تفسیرِ قرآں دیکھیے

جبینِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض آج بھی جاری ہے: آج بھی عاشقانِ رسول جب مدینہ منورہ حاضری دیتے ہیں تو روزۂ اطہر کے سامنے کھڑے ہو کر ذہن میں وہی منظر لاتے ہیں کہ یہ وہی جبین ہے جس نے رب کریم کو سجدے کئے، جس نے امت کے غم میں خود کو جھکایا، جسے دیکھ کر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا دل ایمان سے بھر جاتا تھا۔

حواس و عقل و خرد فہم و دانش و فطنت
جلالِ حُسن سے سب کو ہے عالمِ حیرت
زمین والے کریں کیا کمال کی مدحت
نجوم واصفِ لمعانِ نورِ دندانت
خور از جبینِ پُر انوارِ مصطفی حاکی

جبینِ مصطفی ﷺ نہ صرف جسمانی حسن کا مظہر ہے بلکہ وہ امت کے لیے خداوند متعال کی رحمت کا دروازہ بھی ہے۔ اس جبین کو دیکھنے والے خوش نصیب تھے، لیکن آج بھی اس کے تذکرے سے دلوں کو جلا ملتی ہے، ایمان کو تازگی حاصل ہوتی ہے، اور عشقِ رسول کی آگ مزید بھڑکتی ہے۔

اللھم ارزقنا زیارت جبین حبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی الدنیا والآخرۃ، واجعلنا من خدامہ المخلصین، آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ جس سے خوش ہوتا ہے اسے دین کا فقیہ بنا دیتا ہے۔

گورکھپو (اخلاق احمد نظامی)

ازہر ہند الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ کے فارغ التحصیل عالم دین مولانا الحاج مفتی اقبال احمد مصباحی نے 15 سو سالہ جشن عید میلاد النبی کے موقع پر تنظیم علمائے اہل سنت راج محل چھتیس گڑھ کے زیر اہتمام منعقد جشن دستار مفتیان اسلام میں افتاء والقضاء کی ڈگری حاصل کی ہے۔ مولانا مصباحی نے مفتی اعظم جھارکھنڈ مولانا الحاج مفتی رضا الحق مصباحی صدر مفتی تنظیم علمائے اہل سنت راج محل و شیخ الحدیث گلشن کریمی کے زیر نگرانی مراسلاتی فتویٰ نویسی کی ڈگری اعلی اعزاز کے ساتھ حاصل کی اور علماء و مشائخ کے مقدس ہاتھوں سند و دستار سے نوازے گئے یہ مراسلاتی کورس تین سالہ پر محیط تھا۔ اس موقع پر مولانا مصباحی کی تصنیف کردہ کتاب ,,ائمہ مساجد، فتاوی اور رہنمائی،، کا علماء و مشائخ کے بابرکت ہاتھوں سے اجراء ہو مولانا اقبال احمد مصباحی کو افتاء والقضاء کی ڈگری ملنے پر شہر پنچایت گولا و اطراف میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اس نعمت حصول پر آج مولانا مصباحی کے اعزاز میں ایک استقبالیہ نشست وارڈ 8 نوری مسجد کے متصل منعقد ہوئی جس میں مقررین نے اپنی گفتگو میں فتویٰ کی اہمیت اور افتاء میں عدم سرعت پر زور دیا اور اسلامی معاشرے میں افتاء کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اور کہا کہ مبارک کے مستحق ہیں مولانا مفتی اقبال احمد مصباحی جنھوں نے فتویٰ نویسی کا کورس اعلی اعزاز کے ساتھ مکمل کیا اور مفتی بن گئے مقررین کہا اللہ تعالی جس سے خوش ہوتا ہے اسے دین کا فقیہ بنا دیتا ہے

مولانا اقبال احمد مصباحی نے کہا کہ میں نے بڑی محنت و جانفشانی سے افتاء والقضاء کا اعزاز حاصل کیا ہے ہمارے استاذ گرامی نے اس بات کی ترغیب دی ہے کہ جو مسائل براہ راست کتاب و سنت سے مستنبط ہیں ان کے جواب میں آیتوں اور روایتوں کو نقل کرنے کا اہتمام کیا جائے اور اس کے بعد فقہی کتابوں کا حوالہ دیا جائے تاکہ بعض لوگوں کا یہ اعتراض ختم ہو جائے کہ احناف کے فتوؤں میں قرآن و حدیث کا حوالہ نہیں ہوتا ہے اور یہ آشکارا ہو جائے کہ فقہ حنفی کے مسائل کتاب و سنت سے ماخوذ ہیں۔

پروگرام کے اخیر میں آزاد احمد راعینی، زبیر احمد راعینی، شمشیر احمد راعینی، عبد القدوس، سلام الدین راعینی، محمد ساحل راعینیا ور نور عالم راعینی وغیرہ نے مولانا اقبال احمد مصباحی کو خصوصی مبارکباد دیتے ہوئے ان کی گل پوشی کی نیز ان کی مزید ترقی کیلئے دعائیں کیں۔

ماہِ ربیع النور شریف اور پیغامِ ولادتِ مصطفی ﷺ

محمد دلکش رضا سعدی صابری

ماہِ ربیع النور شریف اسلامی تاریخ میں وہ مہینہ ہے جس نے انسانیت کی تقدیر بدل دی۔ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس میں تاجدارِ کائنات، رحمتِ دو عالم، سید المرسلین حضرت محمد مصطفی ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت نے ظلمتوں میں ڈوبی ہوئی دنیا کو نور سے منور کر دیا اور جہالت، ظلم، بت پرستی اور جاہلیت کے اندھیروں کو مٹا کر ایمان، توحید، عدل، رحمت اور انسانیت کا چراغ روشن کیا۔

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ (آل عمران: ۱۶۴)

ترجمہ: "بے شک اللہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان کیا کہ اُن میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے۔"

یہ آیتِ کریمہ دراصل اس بات کا اعلان ہے کہ حضور ﷺ کی بعثت اور آپ کی ولادت مومنین پر اللہ کی سب سے بڑی نعمت اور احسان ہے۔

عظمتِ ربیع النور

ربیع الاول کو ربیع النور بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اس مہینے میں کائنات کے لیے سب سے بڑا نور ظاہر ہوا۔ سید الانبیاء ﷺ کی ولادت سے ساری کائنات جگمگا اٹھی۔ مورخین نے لکھا ہے کہ جس رات آپ ﷺ کی ولادت ہوئی اُس وقت ایوانِ کسریٰ (فارس کے بادشاہ کا محل) کے چودہ کنگرے گر گئے، آتش کدہ فارس بجھ گیا، اور صدیوں سے جلتی ہوئی آگ خود بخود سرد ہو گئی۔ یہ سب اس بات کی علامت تھے کہ باطل کا زوال اور حق کا عروج ہونے والا ہے۔

پیغامِ ولادتِ رسول ﷺ

حضور ﷺ کی ولادت ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ انسانیت کی بقا عدل، محبت اور اخوت میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے غلاموں کو آزادی دی، عورتوں کو عزت دی، یتیموں کو سہارا دیا اور دنیا کو اخلاقی اقدار کی روشنی عطا فرمائی۔ آپ ﷺ کا فرمان ہے:

"إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ" ترجمہ: "مجھے بھیجا ہی اس لیے گیا ہے کہ اعلیٰ اخلاق کو مکمل کروں۔" (موطا امام مالک) یہ حدیث ہمیں بتاتی ہے کہ آپ ﷺ کی آمد کا اصل مقصد انسانیت کے اخلاق کو بلند کرنا اور معاشرے کو حسنِ اخلاق کی بنیاد پر استوار کرنا ہے۔

اہلِ ایمان کا طرزِ عمل

ماہِ ربیع النور شریف آتے ہی دنیا بھر کے مسلمان خوشیاں مناتے ہیں۔ گھروں، مساجد اور گلیوں کو چراغاں کیا جاتا ہے، ذکر و درود کی محفلیں سجائی جاتی ہیں، میلاد النبی ﷺ کے جلوس نکلتے ہیں، اور درود و سلام کی خوشبو سے فضا مہک اُٹھتی ہے۔ یہ سب اس بات کا اظہار ہے کہ مسلمان اپنی جان، مال اور دل و جان سب کچھ نبی کریم ﷺ پر قربان کرنے کو تیار ہیں۔

اہلِ ایمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ صرف جشن تک محدود نہ رہیں بلکہ حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ کو اپنی زندگی کا حقیقی دستور بنائیں۔ صدق، امانت، عدل، رحم، شفقت، تواضع اور عفو و درگزر جیسے اوصاف کو اپنائیں۔ یہی حقیقی محبتِ رسول ﷺ ہے۔

آج کا پیغام

آج کے پُر آشوب دور میں جب دنیا نفرت، ظلم اور خود غرضی کی لپیٹ میں ہے، ہمیں ماہِ ربیع النور شریف کے پیغام کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنا ہوگا۔ اگر ہم حضور ﷺ کی تعلیمات کو اپنا لیں تو معاشرہ امن، سکون اور محبت کا گہوارہ بن سکتا ہے۔

ماہِ ربیع النور شریف ہمیں یاد دلاتا ہے کہ ہمیں اپنی زندگیوں کو نبی کریم ﷺ کے اسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالنا ہے، تاکہ ہم دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں اور حضور ﷺ کی شفاعت کے حقدار بن سکیں۔

میلاد النبی ﷺ: امن، عدل اور انسانیت کا عالمگیر پیغام

از: محمد شمیم احمد نوری مصباحی
خادم: دار العلوم انوار مصطفیٰ
سہلاؤ شریف، باڑمیر (راجستھان)

الحمد للہ ثم الحمد للہ! محسنِ انسانیت، فخرِ موجودات، حضور نبی رحمت ﷺ کی ولادت باسعادت کو 1500 سال (ڈیڑھ ہزار برس) گزر چکے ہیں، مگر آج بھی آپ ﷺ کی تعلیمات مینارِ نور اور سرچشمۂ ہدایت ہیں۔ جشن میلاد النبی ﷺ جہاں خوشی اور چراغاں کا دن ہے وہیں اپنی حیات کو محبوبِ کریم ﷺ کے نقشِ قدم پر ڈھالنے کا عہد و پیمان بھی ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الانبیاء: ۱۰۷)

ترجمہ: ''اور (اے محبوب!) ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔''

یہ اعلانِ ربانی بتا رہا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کسی ایک خطے، نسل یا قوم کے لیے نہیں بلکہ پوری کائنات کے لیے ہے۔

امن و سلامتی کا پیغام:

نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: "أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُم" (مسلم شریف) یعنی آپس میں سلام کو عام کرو۔ یہ مختصر مگر عظیم تعلیم دراصل دنیا میں امن و محبت کی فضا قائم کرنے کا انمول نسخہ ہے۔

مدینہ منورہ میں جب آپ ﷺ نے "میثاقِ مدینہ" مرتب فرمایا تو مسلمانوں، یہودیوں اور مشرکین سب کو ایک ہی معاہدے میں شامل کر کے باہمی احترام اور پُرامن بقائے باہمی کا عملی نمونہ پیش کیا۔ یہ تاریخِ انسانیت کا پہلا "امن و آشتی کا معاہدہ" تھا۔

عدل و انصاف کی تعلیم:

قرآن کہتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا... (النساء: ۵۸)

ترجمہ: ''اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے حقداروں کو دو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔''

اس کی عملی مثال وہ وقت ہے جب قریش کی ایک عورت چوری میں پکڑی گئی اور قوم کے سردار سفارش لے کر حاضر ہوئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس پر بھی وہی سزا نافذ ہوتی۔" (بخاری)

یہ اعلان دنیا کو دکھا گیا کہ آپ ﷺ کے نزدیک انصاف کسی خاندان، نسب یا قوم کا محتاج نہیں بلکہ سب پر یکساں ہے۔

خدمتِ خلق اور ضرورت مندوں کی دستگیری:

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"بہترین عمل یہ ہے کہ تم کسی مومن کو خوش کرو، اس کی بھوک مٹا دو یا اس کی ستر پوشی کر دو۔" (شعب الایمان) چنانچہ مدینہ منورہ کی گلیوں میں ایک یتیم بچی اپنے پھٹے کپڑوں پر رو رہی تھی۔ آقا ﷺ نے اپنے کپڑے سے اس کے لیے لباس بنوایا اور فرمایا: ''یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں میرے ساتھ یوں ہوگا'' (اور اپنی دو انگلیاں ساتھ ملا دیں)۔ (بخاری)

عفو و درگزر اور بے مثال رحم دلی:

طائف کا وہ منظر انسانی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہے کہ جب کفار نے آپ ﷺ کو لہولہان کر دیا۔ فرشتہ حاضر ہو کر عرض کرتا ہے: اگر چاہیں تو یہ بستیاں الٹ دی جائیں۔ مگر آپ ﷺ نے فرمایا:

"نہیں! میں امید رکھتا ہوں کہ ان کی نسلوں سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کے سچے بندے ہوں گے۔"

یہ عظیم رحم دلی تاریخ انسانیت میں کہیں نظر نہیں آتی۔

عورتوں اور غلاموں کے حقوق:

آپ ﷺ نے عورت کو عزت اور مقام عطا کیا۔

حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرمایا:

"عورتوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کیونکہ وہ تمہارے پاس امانت ہیں۔"

اسی طرح غلاموں کے ساتھ نرمی کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں، جو خود کھاؤ وہی انہیں کھلاؤ، جو پہنو وہی انہیں پہناؤ۔" (بخاری) یہ اعلان انسانی تاریخ میں مساوات اور انسانیت کی بنیاد ہے۔

تعلیم و علم کی اہمیت:

آپ ﷺ نے فرمایا:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔" (ابن ماجہ)

مدینہ منورہ میں صفہ کا مدرسہ قائم فرما کر علم کی روشنی عام کی۔ یہی تعلیم دنیا کو بتاتی ہے کہ حقیقی ترقی کا راز علم اور معرفتِ الٰہی میں ہے۔

حسنِ گفتار اور صدقِ مقال:

حضور نبی رحمت ﷺ کا سب سے بڑا اخلاقی جوہر "سچائی" اور "خوش گفتاری" تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"تم پر سچائی لازم ہے کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔" (مسلم)

آپ ﷺ نے کبھی جھوٹ نہ بولا، حتیٰ کہ دشمن بھی آپ کو "الصادق الامین" کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ قرآن نے آپ کے اخلاق کی عظمت کو یوں بیان کیا:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (القلم: ۴)

یعنی ''بے شک آپ عظیم اخلاق کے مرتبہ پر ہیں۔''

ماحولیاتی تعلیمات اور فطرت کا احترام:

حضور نبی کریم ﷺ نے ماحولیات کی حفاظت اور قدرتی وسائل کے احترام کی تعلیم دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

"اگر قیامت قائم ہونے لگے اور کسی کے ہاتھ میں کھجور کا پودا ہو تو اگر ممکن ہو تو اسے لگا دے۔" (مسند احمد)

یہ تعلیم ہمیں بتاتی ہے کہ اسلام میں درخت لگانا اور فطرت کا تحفظ بھی نیکی ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے جانوروں پر رحم کا حکم دیا:

"جو کسی چڑیا کو ناحق مارے گا، اللہ اس سے قیامت کے دن حساب لے گا۔" (نسائی)

عالمگیر بھائی چارہ اور مساوات:

حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے پوری انسانیت کے لیے اعلان فرمایا:

"اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے، سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے۔ کسی عربی کو عجمی پر، کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے سبب۔" (مسند احمد)

یہ وہ اعلان تھا جس نے دنیا کو رنگ و نسل اور ذات پات کے جھگڑوں سے نکال کر انسانیت کی اصل بنیاد یعنی تقویٰ اور کردار پر کھڑا کیا۔

عفو، محبت اور صلہ رحمی:

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"جو شخص رشتہ داری توڑے گا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔" (بخاری)

اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں بہترین وہ ہے جو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ اچھا ہے، اور میں تم سب میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے اچھا ہوں۔" (ترمذی)

اس تعلیم سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کا اخلاق صرف عوام کے ساتھ نہیں بلکہ اہلِ خانہ کے ساتھ بھی بہترین تھا۔

میلاد النبی ﷺ کا حقیقی پیغام:

میلاد النبی ﷺ کا 1500 واں جشن ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ:

★ ہم امن و سلامتی کو عام کریں۔
★ عدل و انصاف کو زندگی کا اصول بنائیں۔
★ غریبوں، یتیموں اور کمزوروں کی خدمت کو اپنی عادت بنائیں۔
★ عورتوں، غلاموں اور سب کمزور طبقات کو عزت و مقام دیں۔
★ جانوروں اور ماحول کے تحفظ کو اہم سمجھیں۔
★ علم، صدق، حسنِ اخلاق اور صلہ رحمی کو فروغ دیں۔
★ بھائی چارے اور مساوات کے اصول کو دنیا میں عام کریں۔

حاصل کلام یہ ہے کہ آج جو دنیا ظلم، دہشت گردی، نفرت اور ناانصافی میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اس کا واحد علاج حضور نبی کریم ﷺ کی سیرتِ طیبہ میں ہے۔

میلاد کا حقیقی پیغام یہی ہے کہ ہم اپنے محبوب آقا ﷺ کو صرف نعرے اور جلوس میں یاد نہ کریں بلکہ اپنی زندگی کے ہر شعبے میں آپ ﷺ کی تعلیمات کو آئیڈیل بنائیں۔

یقیناً یہی جشن میلاد کی اصل روح اور ہماری نجات کا روشن راستہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضور نبی کریم ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے، میلاد النبی ﷺ کو حقیقی معنوں میں منانے اور اپنی زندگی کو آقا ﷺ کی سیرت کے سانچے میں ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین الکریم (ﷺ)

آمدِ مُصطفیٰ ﷺ انسانیت کے لئے روشنی کا ظہور

(حافظ) افتخار احمد قادری

دنیا کی تاریخ میں ایسے لمحات کم ہی آتے ہیں جو انسانیت کی تقدیر بدل دیں۔ بارہ ربیع الاول کا دن ایسا ہی ایک لمحہ ہے۔ جب مکہ مکرمہ کی سرزمین پر وہ ہستی تشریف لائی جسے "رحمۃ للعالمین" کہا گیا۔ نبی کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت نہ صرف عرب بلکہ پوری انسانیت کے لیے امید، روشنی اور رہنمائی کا پیغام ہے۔

چھٹی صدی عیسوی کا زمانہ جہالت اور ظلمت کا دور تھا۔ عرب معاشرہ قبیلوں میں بٹا ہوا تھا۔ ظلم، جاہلیت، قتل و غارت اور لڑائی جھگڑے عام تھے، عورت کو کمتر سمجھا جاتا اور بچیوں کو زندہ دفن کرنا ایک معمول تھا۔ سود اور غلامی نے انسانیت کی کمر توڑ رکھی تھی۔ اسی تاریکی میں وہ صبح طلوع ہوئی جب حضرت سیدتنا آمنہ بنت وہب کے گھر حضرت عبداللہ کے بیٹے محمد ﷺ نے آنکھ کھولی۔ یہ وہ لمحہ تھا جب دنیا میں عدل و مساوات اور انسان دوستی کا ایک نیا دور شروع ہونے والا تھا۔

نبی کریم ﷺ کی پیدائش عام الفیل کے سال ہوئی۔ جب ابرہہ کا ہاتھیوں والا لشکر خانہ کعبہ پر حملے کے ارادے سے آیا مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں تباہ کر دیا۔ آپ ﷺ کی ولادتِ باسعادت کے وقت حضرت سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نور کی جھلک نظر آئی جو شام کے محلات تک روشنی پھیلا گئی۔ دنیا میں کئی ایسے آثار ظاہر ہوئے جو اس بات کا اعلان تھے کہ ہدایت کا سورج طلوع ہو چکا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (الانبیاء: 107) نبی کریم ﷺ نے غلاموں کو عزت دی، عورتوں کو وقار دیا، یتیموں کا سہارا بنے، دشمنوں کو معاف کیا، علم کو عام کیا اور انسانیت کو ایک لڑی میں پرو دیا۔ انسان کو اس کے رب سے جوڑا، معاشرتی نظام کو عدل پر قائم کرنے کی تلقین کی، صدق، امانت، حلم اور صبر کو عملی نمونہ بنا کر دکھایا، مذہب، رنگ یا نسل سے بالاتر ہو کر انسانوں کے ساتھ بھلائی کا حکم دیا۔

نبی کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت کا جشن منانے کا اصل مطلب صرف چراغاں کرنا نہیں بلکہ آپ ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔ ہمیں اپنے رویوں میں نرمی لانی ہوگی، دوسروں کے حقوق ادا کرنے ہوں گے، معاشرے سے ناانصافی اور کرپشن ختم کرنی ہوگی، نوجوانوں کو علم اور کردار سے آراستہ کرنا ہوگا۔ اگر ہم سیرت النبی ﷺ کو اپنائیں تو آج کی دنیا سے بھی ظلمت دور ہو سکتی ہے اور امن، بھائی چارہ اور خوشحالی آ سکتی ہے۔

اس وقت امت ایک نازک موڑ سے گزر رہی ہے، اس کی عزت ذلت میں تبدیل ہو چکی ہے، دشمنوں کی یلغار ہے، عالم اسلام طاغوتی قوتوں کے آگے بے بس نظر آ رہا ہے، دنیا کے گوشہ گوشہ میں خونِ مسلم کی ارزانی ہے۔ مسائل کے اس دلدل سے نکلنے کا ایک ہی راستہ ہے وہ یہ کہ امت مسلمہ پورے طور پر سیرتِ رسول ﷺ سے وابستہ ہو جائے، سیرتِ رسول ﷺ سے دوری ہی اُمت کو پستی کے غاروں میں دھکیل رہی ہے۔ سیرت رسول ﷺ سے حقیقی وابستگی کے لیے ضرورت ہے کہ اُمت مسلمہ رسول ﷺ کی زندگی اور اسوۂ حسنہ کو پوری طرح اپنی عملی زندگی میں رائج کرنے کے لیے عملی اقدامات کرے۔ اس سلسلے میں پہلا کام یہ ہے کہ تمام تحریکیں، جماعتیں اور ادارے مسلمانوں کو سیرتِ رسول ﷺ کے عملی گوشوں سے متعارف کرنے کے لیے تعارف سیرت پر پروگراموں اور جلسوں کا انعقاد عمل میں لائیں۔ یہ کام ہمہ گیر سطح پر انجام دیا جائیں، عوام الناس میں سیرت کے جلسوں کے انعقاد کے ساتھ ساتھ اہل علم طبقہ میں مختلف زبانوں میں سیرت کے عملی موضوعات پر مستند کتابیں عام کی جائیں۔ یہ جلسے اور پروگرام اور تعارف، سیرت کی یہ مہم صرف ماہ ربیع الاول تک ہی محدود نہ رہے بلکہ سال کے بارہ مہینے وقفہ وقفہ سے ان کا انعقاد عمل میں آتا رہے، عصری اداروں اور کالجوں میں زیر تعلیم طلباء کے لیے ایسا نصاب تیار کیا جائے جو سیرت رسول ﷺ و سیرتِ خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور تاریخ اسلام پر مشتمل ہو، اسی طرح چھوٹے چھوٹے بچوں کے لیے ابتدائی درجہ کی عام فہم کتابیں تیار کی جائیں۔

سیرت رسول ﷺ سے متعلق مسلمانوں کی ایک اہم ذمہ داری دعوت دین کے لیے سیرت کا استعمال ہے۔ غیر مسلموں میں دعوت کے لیے سیرتِ رسول ﷺ کو موثر ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ سیرت رسول ﷺ کی دعوتی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے شاہ عبد العزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں: ''غیر مسلم طبقہ پر اتمام حجت کے دو طریقے ہیں، ایک طریقہ یہ ہے کہ ہم مسلمان اپنی عملی زندگی کو اسلام کی صداقت کا عملی نمونہ بنا کر پیش کریں اور ہماری عملی زندگی میں لوگ اسلام کی برکتیں اور رحمتیں دیکھ کر اسلام کو نجات و ہدایت کا راستہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ رحمت عالم ﷺ کے اخلاقی کمالات اور آپ ﷺ کا معجزانہ کردار لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور ہر طبقہ کو اس کی زبان، اس کی سمجھ اور اس کی استعداد کے مطابق سمجھانے کی کوشش کی جائے تاکہ رحمۃ للعالمین اور صاحب خلق عظیم رسول ﷺ کی محبت لوگوں کے دلوں میں اتر جائے اور پر اس محسنِ انسانیت ﷺ کی زبان سے نکلی ہوئی ہر بات کو لوگ سچا ماننے پر اپنے آپ کو مجبور پانے لگیں۔ (اخلاقِ رسول اکرم ﷺ) سیرت رسول ﷺ کے دعوتی استعمال کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جا سکتے ہیں، مختلف زبانوں میں سیرت سے متعلق موثر لٹریچر تیار کر کے عام کیا جائے، غیر مسلموں کے سامنے سیرتِ رسول کے پہلو کو رکھا جائے، آپ ﷺ کی وہ تعلیمات جو انسانی رواداری اور امن عالم پر مبنی ہیں رائج کی جائیں، مختلف تقریبوں اور عیدوں کے موقع پر غیر مسلموں کو مدعو کر کے سیرت بیان کی جائے، اہل علم طبقہ کے لیے علمی انداز اختیار کیا جائے۔

سیرت سے وابستگی پر عائد ہونے والی ایک اہم ذمہ داری تحفظِ ختم نبوت کی ہے، بہت سے سادہ لوح مسلمان قادیانیت کا شکار ہو رہے ہیں، عام مسلمانوں میں ختم نبوت کا واضح تصور نہیں ہے، اضلاع اور دیہاتوں میں قادیانیت سرگرم ہے، شہروں میں بھی کافی سرگرمیاں جاری ہیں، ربیع الاول کے موقع پر سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کی بھرمار ہوتی ہے، ان جلسوں میں ختم نبوت کے موضوع پر تفصیلی روشنی ڈالی جائے، علاوہ ازیں مختلف تحریکات کے ذمہ دار حضرات قادیانیت سے متاثرہ مقامات کا دورہ کر کے مسلمانوں کے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ کریں، قادیانیت کا فتنہ جس تیزی سے پھیلتا جا رہا ہے، اُمت مسلمہ میں اسی قدر غفلت پائی جاتی ہے، سیرتِ رسول ﷺ سے وابستگی کا تقاضا ہے کہ ہم ختم نبوت کے تحفظ کے لیے ہر چیز کی قربانی کے لیے تیار ہو جائیں۔ ربیع الاول کے موقع سے سیرت کے عنوان سے آج جو کچھ کہا جاتا ہے اس کا تعلق صرف زبانی جمع خرچ سے ہوتا ہے جب کہ سیرت سے متعلق علمی ذمہ داریوں سے جی چرایا جاتا ہے، اس وقت اُمت کو سیرت سے وابستہ کرنے کے لیے ٹھوس عملی اقدامات کی ضرورت ہے۔ آیئے ہم سب مل کر اس کے لیے عملاً سرگرم ہو جائیں۔ نبی کریم ﷺ کی ولادتِ باسعادت انسانیت کے لیے سب سے بڑی خوش خبری تھی۔ آپ ﷺ کی زندگی رہنمائی کا ایسا چراغ ہے جو ہر دور اور ہر انسان کے لیے روشنی دیتا ہے۔ آیئے بارہ ربیع الاول کے اس مبارک موقع پر یہ عہد کریں کہ ہم صرف زبان سے نہیں بلکہ عمل سے بھی آپ ﷺ کی محبت کا ثبوت دیں تاکہ دنیا ایک بار پھر عدل و امن اور محبت کا گہوارہ بن سکے۔

*کریم گنج، پورن پور، پیلی بھیت

صبر و استقامت کے مثالی پیکر

از قلم غلام مصطفیٰ مرکزی گلاب پوری

اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ صبر و استقامت، تحمل و بردباری اور رحمت و شفقت کا شاندار نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کی اشاعت کے لیے جو مشقتیں اور پریشانیاں برداشت کیں، وہ انسانی تاریخ میں اپنی مثال آپ ہیں۔ مکہ کے بت پرست معاشرے میں توحید کی دعوت دینے والے صادق و امین پر جب ظلم و ستم کی انتہا کر دی گئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزمائش کو بے مثال صبر کے ساتھ برداشت کیا۔ آپ پر کوڑے کرکٹ پھینکے گئے، ناپاک گوشت کے لتھڑے ڈالے گئے، طائف کے سفر میں پتھر کھائے، اور طرح طرح کے الزامات لگائے گئے، مگر آپ کی استقامت میں ذرہ برابر فرق نہ آیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مشرکین مکہ کے مظالم کا سلسلہ روز بروز شدید ہوتا گیا۔ آپ کو مجنون، کاہن اور جادوگر تک کہا گیا، لیکن آپ نے کبھی بددعا تک نہ دی۔ طائف کے واقعے میں جب فرشتے نے پہاڑ کو اکھاڑ کر مشرکین کو ہلاک کرنے کی پیشکش کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے ہدایت کی دعا فرمائی۔ یہی وہ رحمت للعالمین کا جذبہ تھا جو آپ کی شخصیت کا خاصہ بن گیا تھا۔ آپ کی ذات مبارک انتقام کے بجائے معافی، نفرت کے بجائے محبت، اور تشدد کے بجائے نرمی کی علمبردار تھی۔

حیرت انگیز بات یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ الٰہی طاقت موجود تھی کہ وہ ایک اشارے سے سارے بتوں کو ریزہ ریزہ کر سکتے تھے، مگر آپ نے ایسا کرنے کے بجائے لوگوں کے دلوں کو نرمی اور حکمت سے اسلام کی طرف موڑنے کو ترجیح دی۔ خانہ کعبہ میں 360 بت موجود تھے، مگر آپ نے طاقت کے بجائے تعلیم و تربیت، محبت و اخوت اور استدلال و منطق کو اپنا ہتھیار بنایا۔ یہ آپ کی بعثت کا مقصد ہی نہ تھا کہ معجزات دکھا کر لوگوں کو مجبوراً مسلمان بنا دیا جائے، بلکہ آپ تو انسانوں کے دلوں میں ایمان کی شمع روشن کرنا چاہتے تھے۔

آخر کار وہ وقت آیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لازوال صبر اور بے مثال استقامت نے کام دکھایا اور اسلام پوری دنیا میں پھیل گیا۔ آپ کی سیرت طیبہ آج بھی انسانیت کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہے، جس میں ہر مشکل حالات میں صبر کرنے، دوسروں کو معاف کرنے، اور محبت و اخوت سے کام لینے کی اعلیٰ تعلیم موجود ہے۔ آپ کی زندگی کا یہ پہلو ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ کامیابی ہمیشہ طاقت اور جبر سے نہیں، بلکہ حوصلہ، صبر اور محبت سے حاصل ہوتی ہے۔

سیرتِ نبوی ﷺ: انسانیت کے لیے ایک مکمل ضابطہ حیات

شمس آغاز
ایڈیٹر، دی کوریج
موبائل:9716518126
shamsaghazrs@gmail.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام انسانیت تاریخِ عالم میں سب سے زیادہ ہمہ گیر اور جامع پیغام ہے۔ انسانیت کی بقا، معاشرتی عدل، امن و سکون، مساوات اور احترامِ آدمیت کی جو روشن تعلیمات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں وہ صرف اپنے زمانے کے لیے نہیں تھیں بلکہ قیامت تک آنے والی تمام نسلوں کے لیے مشعلِ راہ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسان کو انسان کی حیثیت سے عزت بخشی، چاہے وہ کسی نسل، رنگ، زبان یا مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام انسان آدم کی اولاد ہیں اور آدم مٹی سے پیدا کیے گئے، اس لیے کسی کو کسی پر کوئی فضیلت حاصل نہیں سوائے تقویٰ کے۔ یہ تعلیم انسانیت کے لئے سب سے عظیم منشور ہے، جس میں سب کو برابری اور عدل و انصاف کی بنیاد پر زندگی گزارنے کی دعوت دی گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اور احادیث میں ہمیں بار بار یہ پیغام ملتا ہے کہ انسانیت کو آسانی پہنچائی جائے، ان کے لیے خیر خواہی کی جائے اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا" یعنی لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرو، سختی مت کرو، خوشخبری دو اور متنفر نہ کرو۔ اس قولِ مبارک میں انسانیت کی خدمت اور ان کی مشکلات کو دور کرنے کا بہترین درس ملتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا ہر پہلو اس حقیقت کا شاہد ہے کہ آپ نے اپنی ذات سے بڑھ کر دوسروں کی بھلائی کو ترجیح دی۔

رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو صرف عبادات کا درس نہیں دیا بلکہ معاشرتی تعلقات کی مضبوطی اور حسنِ اخلاق کی تعلیم دی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کے لیے سب سے زیادہ فائدہ مند ہو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماروں کی عیادت، غریبوں کی مدد، یتیموں کی پرورش اور مسکینوں کے ساتھ حسنِ سلوک کو دین کا حصہ قرار دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "مَن لا یَرحَم لا یُرحَم" یعنی جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔ یہ تعلیم صرف مسلمانوں کے لیے مخصوص نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے ہے کہ انسان کو انسان پر رحم کرنا چاہیے، کیونکہ یہی اصل انسانیت ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں وہ تاریخی اعلان فرمایا جو آج بھی انسانی مساوات کا سب سے بڑا منشور ہے۔ آپ نے فرمایا: "اے لوگو! تمہارا رب ایک ہے، کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں، اور نہ کسی عجمی کو عربی پر، نہ گورے کو کالے پر، نہ کالے کو گورے پر، سوائے تقویٰ کے۔" یہ وہ اعلان تھا جس نے غلامی، ذات پات اور نسل پرستی کی بنیادوں کو ہلا دیا اور پوری انسانیت کو ایک ہی سطح پر لا کھڑا کیا۔ اس اعلان کے ذریعے انسانوں کے درمیان وہ دیواریں توڑ دی گئیں جو رنگ، نسل اور زبان کی بنیاد پر صدیوں سے قائم تھیں۔ احادیث میں ہمیں پڑوسی کے حقوق پر بھی خصوصی زور ملتا ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ "جبرئیل علیہ السلام مجھے مسلسل پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ وہ اسے وارث بنا دیں گے۔" یہ حدیث ظاہر کرتی ہے کہ اسلام انسان کو صرف اپنی ذات کے بارے میں نہیں بلکہ اپنے اطراف میں موجود لوگوں کے بارے میں بھی جواب دہ بناتا ہے۔ چاہے پڑوسی مسلمان ہو یا غیر مسلم، اس کے حقوق برابر ہیں۔

جانوروں اور پرندوں کے ساتھ حسنِ سلوک بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں شامل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ "ہر جاندار پر رحم کرنے میں اجر ہے۔" یعنی اسلام صرف انسانوں تک محدود نہیں بلکہ حیوانات تک اپنے دائرہ رحمت کو پھیلاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیاسے کتے کو پانی پلانے والی عورت کو بخشش کی خوشخبری سنائی اور بلی کو قید کر کے مارنے والی عورت کو عذاب کی وعید دی۔ یہ تعلیم انسان کو یہ احساس دلاتی ہے کہ دنیا کے ہر جاندار کا حق ہے اور ان پر ظلم و زیادتی کرنے والا شخص اللہ کے نزدیک جواب دہ ہوگا۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی جان کے احترام کو بنیادی اصول قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کا فنا ہو جانا، اللہ کے نزدیک، ایک انسان کے ناحق قتل سے بھی کم تر ہے۔" یہ تعلیم اس وقت دی گئی جب دنیا میں انسانی جان کی کوئی حیثیت نہ تھی۔ قبیلوں کے درمیان معمولی باتوں پر خون کی ندیاں بہا دی جاتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک انسان کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ قرآن نے بھی یہی اصول بیان کیا کہ "جس نے ایک جان کو ناحق قتل کیا گویا اس نے پوری انسانیت کو قتل کیا۔" انسانیت کے ساتھ حسنِ سلوک کا یہ پیغام صرف مسلمانوں تک محدود نہ رہا بلکہ دیگر مذاہب کے رہنماؤں اور دنیا کی مشہور شخصیات نے بھی اس کو تسلیم کیا۔ مثلاً مشہور ہندو رہنما مہاتما گاندھی نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی انسانیت کے لیے ایک روشن مثال ہے اور آپ نے اپنے عمل سے دکھایا کہ کس طرح محبت اور امن کے ذریعے دل جیتے جا سکتے ہیں۔ جارج برنارڈ شا، جو مغربی دنیا کے بڑے مفکر تھے، انہوں نے کہا کہ اگر دنیا کو ایک ایسے رہنما کی ضرورت ہے جو مسائل کو حل کرے تو وہ محمد ﷺ ہیں۔ اسی طرح جواہر لال نہرو نے اپنی تصنیفات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق، انسان دوستی اور عدل و مساوات کی تعریف کی۔ مسلم شخصیات میں بھی بڑے علما، مفکرین اور صوفیا نے ہمیشہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام انسانیت کو عام کیا۔ مولانا ابوالکلام آزاد نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو مساوات اور اخوت کا سب سے عظیم سبق دیا میں لکھا کہ دنیا کے سب سے بااثر انسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کے نزدیک آپ وہ واحد ہستی ہیں جنہوں نے مذہبی اور دنیاوی دونوں میدانوں میں کامیابی حاصل کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام انسانیت کا سب سے بڑا پہلو یہ ہے کہ یہ کسی خاص طبقے یا علاقے تک محدود نہیں بلکہ آفاقی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں امن، محبت، عدل، مساوات، رحم دلی اور خدمتِ خلق کے وہ اصول ملتے ہیں جو آج بھی دنیا کو درکار ہیں۔ اگر انسانیت اس پیغام کو اپنا لے تو دنیا سے ظلم و ناانصافی ختم ہو جائے، جنگوں اور خونریزیوں کا خاتمہ ہو اور ہر طرف امن و سکون قائم ہو۔ ہے۔ علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں بار بار اس بات پر زور دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دنیا کے لیے نجات کا ذریعہ ہے۔ صوفیائے کرام نے بھی محبت اور خدمتِ خلق کے ذریعے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو زندہ رکھا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی نے کہا کہ "محبت سب کے ساتھ، عداوت کسی کے ساتھ نہیں" یہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا کی نامور شخصیات نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ مائیکل ہارٹ نے اپنی کتاب "دی 100" اس دورِ جدید میں جب انسانیت مختلف مسائل میں الجھی ہوئی ہے، نسل پرستی، مذہبی انتہا پسندی، معاشرتی ناانصافی اور اقتصادی ناہمواری نے دنیا کو عدم استحکام سے دوچار کر رکھا ہے، ایسے وقت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سب سے زیادہ قابلِ عمل اور نجات دہندہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے یہ ثابت کیا کہ اصل انسانیت یہ ہے کہ انسان دوسروں کے لیے آسانی پیدا کرے، ان کی خدمت کرے اور ان کے ساتھ عدل وانصاف سے پیش آئے۔

آخر میں کہا جا سکتا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ طیبہ اور آپ کی احادیث انسانیت کے لیے ایک ایسا منشور ہیں جو ہر زمانے اور ہر قوم کے لیے رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس پیغام کو بیان کیا بلکہ اپنے عمل سے اس کی عملی مثال بھی قائم کی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو "رحمۃ للعالمین" کہا گیا۔ آپ کا پیغام وقت اور مقام کی قید سے بالاتر ہو کر پوری انسانیت کے لیے دائمی ہے۔ دنیا کے بڑے رہنما، چاہے وہ کسی بھی مذہب یا خطے سے ہوں، اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ اگر انسانیت کو بچانا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آفاقی پیغام کو اپنانا ہوگا۔۔ یہی پیغام انسانیت کی اصل روح ہے اور یہی وہ راستہ ہے جو دنیا کو امن وسکون عطا کر سکتا ہے۔ درحقیقت، سیرتِ نبوی ﷺ انسانیت کے لیے ایک مکمل اور دائمی منشور ہے، جو انسان کو عدل، مساوات، رحم، خدمتِ خلق اور ہمدردی جیسے اعلیٰ اخلاقی اصولوں پر چلنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اگر آج کی دنیا اس منشور کو اپنا لے، تو یقینی طور پر جنگ، نفرت، طبقاتی استحصال، نسل پرستی اور ناانصافی کا خاتمہ ہو سکتا ہے، اور انسانیت حقیقی فلاح، سکون اور ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتی ہے۔ یہی سیرتِ محمدی ﷺ کی اصل روح ہے اور یہی وہ راہِ نجات ہے جو ہر دور کی انسانیت کو درکار ہے۔

بعثت مصطفی ﷺ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم

تحریر: محمد تحسین رضا نوری
شیر پور کلاں پورن پور پیلی بھیت

خالق ارض و سماء، مالک زمین و آسماں، ربِّ کائنات جل جلالہ نے حضرت انسان کو پیدا کرنے کے بعد لا محدود نعمتوں سے سرفراز فرمایا، اور اپنی عطا کردہ جملہ نعمتوں پر کبھی احسان نہیں جتایا، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے بندوں کو ایک ایسی نعمت بھی عطا فرمائی جس پر خود کلام مجید میں احسان جتلا کر اُس نعمت کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کو اجاگر کیا، اور اس نعمت پر کیوں نہ احسان جتایا جائے؟ یہ نعمت ایسے وقت میں عطا فرمائی گئی جس وقت انسان بصورت حیوان نظر آتے تھے، لوگوں نے انسانی تقاضوں کو بھلا کر ظلم و بربریت کو گلے لگا لیا تھا، ذرا ذرا سی باتوں پر لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جاتے تھے، اگر کسی کا گھوڑا کسی کے آگے نکل جاتا تو پیچھے رہ جانے والے سبقت لے جانے والے کا جانی دشمن بن جاتا۔ کثرت سے بتوں کی پرستش کی جاتی تھی، مجوسی آگ کی پوجا کیا کرتے تھے، باقی دوسرے لوگوں کا بھی یہی حال تھا کوئی چاند کی پوجا کیا کرتا تھا تو کوئی سورج کی، چہار جانب اندھیرا ہی اندھیرا پھیلا ہوا تھا، بیٹیوں کو منحوس و مکروہ سمجھا جاتا تھا، اُن کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا، ایسے تاریک دور میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے لوگوں کو ہدایت کا راستہ دکھانے اور اس ظلم و جبر، کفر و شرک کی تاریکی سے نکالنے کے لیے اپنے پیارے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم میں بھیج کر ہم پر احسان عظیم فرمایا، اور خود قرآن کریم میں ارشاد فرمایا: لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلل مبین۔ (آل عمران، آیت 164)

ترجمہ: بیشک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا اور انہیں کتاب و حکمت سکھاتا ہے اور وہ ضرور اس سے پہلے کھلی گمراہی میں تھے۔ آمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اصل میں انبیاء کرام علیہم السلام کی دعاؤں کا ثمرہ ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کی تھی، جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم اٰیٰتک و یعلمھم الکتب والحکمۃ ویزکیھم انک انت العزیز الحکیم۔ (سورہ بقرہ، آیت 129) ترجمہ: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمائے بیشک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوۃ والسلام کی یہ دعا سید انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لیے تھی۔ خانہ کعبہ کی تعمیر کی عظیم خدمت بجا لانے اور توبہ و استغفار کرنے کے بعد حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام نے یہ دعا کی کہ یارب! اپنے حبیب، نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری نسل میں ظاہر فرما اور یہ شرف ہمیں عنایت فرما۔ یہ دعا قبول ہوئی اور ان دونوں بزرگوں کی نسل میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری ہوئی۔ امام بغوی نے ایک حدیث روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین لکھا ہوا تھا حالانکہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خمیر تیار ہو رہا تھا، میں تمہیں اپنے ابتدائے حال کی خبر دوں، میں دعائے ابراہیم ہوں، بشارت عیسیٰ ہوں، اپنی والدہ کے اس خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے میری ولادت کے وقت دیکھی اور ان کے لیے ایک بلند نور ظاہر ہوا جس سے ملک شام کے ایوان اور محلات ان کے لیے روشن ہوگئے۔ (شرح السنۃ، کتاب الفضائل، الحدیث: ۳۵۲۰ بحوالہ تفسیر صراط الجنان)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تخلیق میں سب سے اول اور بعثت میں سب سے آخر ہیں، آپ کی تشریف آوری کا جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کی آمد کے بعد ہونا یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص و فضائل میں سے ہے، آپ سے پہلے تمام انبیاء کرام علیہم السلام آپ کی ولادت کی خوش خبری دیتے ہوئے تشریف لائے، آپ کی ولادت کے بعد اب کسی نبی کا آنا محال ہے، آپ کی آمد کے ساتھ ساتھ ہی نبوت کا دروازہ بند ہو گیا، لوح محفوظ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا جیسا کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”بے شک میں اللہ تعالیٰ کے حضور لوح محفوظ میں خاتم النبیین لکھا تھا جب کہ حضرت آدم اپنے خمیر میں لوٹ رہے تھے“۔ (مسند امام احمد) ایک اور روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ”میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا، مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی، لوگ اُس گھر میں جاتے اور اس کی خوبصورتی اور خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے کہ کس طرح یہ اینٹ کی جگہ خالی نہ ہوتی“۔ (بُخاری شریف) پھر ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ: ”پھر میں آیا اور مجھ پر انبیاء کا اختتام ہو گیا“۔

وہ آئے بن کے عالم میں نوید حضرت عیسیٰ

قاری رئیس احمد خان

آمد مصطفی ﷺ کی خوشی میں پورا عالم اسلام امسال بارہ ربیع الاول کو پندرہ سو سالہ *جشن عید میلاد النبی ﷺ* شان و شوکت کے ساتھ منا رہا ہے۔

تو آیئے ہم سب بھی اس بارگاہ عالی جاہ عظمت و رسالت ﷺ میں خراجِ عقیدت اور محبت کے نذرانے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں کہ جس کے صدقے میں اللہ رب العزت نے کائنات کو وجود بخشا۔ حقیقت یہی ہے کہ *محمد ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا*

نور محمدی ﷺ تخلیق آدم علیہ السلام کے زمانہ سے برگزیدہ پشتوں اور پاک رحموں سے گزرتا ہوا اپنے زمانۂ ظہور کے جانب چلا تو ہر ایک خوش نصیب نے اپنی، اپنی باری میں اس کی برکت سے تقرب الٰہی حاصل کیا

اسی برکت والے نام *محمد ﷺ* کے صدقہ و طفیل حضرت آدم کی توبہ قبول ہوئی، حضرت ادریس ملاء اعلی پر جا پہونچے، حضرت نوح کو عالمگیر طوفان سے کشتی میں پناہ ملی، حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے دامنِ شفاعت کو پکڑا، حضرت ایوب نے مصیبت کے وقت آپ ہی کا نام لیکر آہ و زاری کی، حضرت یونس آپ ہی کا نام لیتے ہوئے بطن ماہی سے نکلے، حضرت موسیٰ نے آپ کی عزت و حرمت سے اپنی قوم کو آگاہ کیا اور تمنا کی کہ آپ کی امت میں ہوتے اور آپ کے دربار رسالت ﷺ میں وزارت کی خدمت انجام دیتے، حضرت عیسیٰ مسیح نے آپ کی ولادت کا مژدہ سنایا اور سقف فلک پر جاتے وقت التجا کی تھی کہ آپ کے عہد تک زندہ رہیں اور آپ کی امت میں شامل ہو کر تبلیغ توحید میں آپ کے ممد و معاون بنیں

صلوات اللہ سلامہ علیہم اجمعین،

القصہ مختصر یہ کہ نور مصطفی ﷺ پیشانی عبد المطلب سے سیدنا حضرت عبد اللہ میں جلوہ گر ہوا اور آپ سے نور مبارک ﷺ کے جلوے نمایاں ہوئے، سیدنا حضرت عبد اللہ حسن و جمال میں یکتا تھے، آپ کے رخ انور سے نور محمدی ﷺ ایسی دلکشی کی شان سے نمایاں تھا کہ نور مبارک ﷺ نے ان کی قسمت میں چار چاند لگا دیا، حضرت عبد اللہ جب بت خانہ کی طرف سے گزرتے تو بتوں سے آواز آتی، اے عبد اللہ ہمارے قریب نہ آیئے کیونکہ نور محمدی ﷺ تمہاری پیشانی میں جلوہ گر ہے جو ہماری تباہی و بربادی کا باعث ہو گا آپ جب جانوروں کا شکار کرنا چاہتے تو جانور آپ کے پاس آجاتے اور صاف کہتے کہ اے عبد اللہ! تمھاری پیشانی میں جو نور نبوت چمک رہا ہے ہم تو خود اس کے شکار ہیں، حضرت عبد اللہ جس سوکھے درخت کے نیچے بیٹھ جاتے وہ درخت ہرا بھرا ہو جاتا، آپ کے حسن و جمال کا عالم دیکھ کر قریشی عورتیں جو ایک نظر دیکھ لیتیں بس فریفتہ ہو جاتیں، ساری عورتوں کو اس بات کی تمنا ہوتی کہ حضرت عبد اللہ کی زوجیت کا فخر حاصل کریں، قریش کے بڑے بڑے رئیس آرزو مند تھے کہ اپنی بیٹیاں ان کے عقد میں دیں، چند ہی روز کے اندر یہ عالم ہو گیا کہ ہر گھر میں انہیں کا چرچا تھا، ہر عورت کی زبان پر بس انہیں کا نام رہتا، قریشی عورتیں راہ میں کھڑی ہو کر آپ کا انتظار کرتیں اور اپنے دام فریب میں پھنسانے کی تدبیریں کرتیں، لیکن اللہ رب العزت نے ان کو نور مبارک ﷺ کی برکت سے محفوظ رکھا، حضرت عبد المطلب نے جب یہ حالت دیکھی تو بہت گھبرائے اور ڈرے کہ کہیں میرا ہونہار فرزند کسی عورت کے دام فریب میں نہ پھنس جائے آخر بیٹے کو حکم دیا کہ تم شکار کے لیے باہر صحرا میں چلے جاؤ تاکہ ان عورتوں کے مکر و فریب سے بچو، بعض لوگ اہل کتاب سے یہ معلوم کر کے کہ پیغمبر آخر الزماں ﷺ کا ظہور حضرت عبد اللہ سے ہو گا آپ کے جان لیوا دشمن ہو گئے اور قتل کی تدبیریں سوچنے لگے، ایک مرتبہ حضرت عبد اللہ جنگل میں تنہا تھے، دشمنوں نے گھیر لیا اور قتل کا ارادہ کیا تو یکایک غیب سے چند سوار نمودار ہوئے جنھوں نے دشمنوں کو فنا فی النار کر دیا، اس واقعہ کو قریش خاندان کے ایک عالی مرتبت بزرگ حضرت وہب زہری یعنی حضرت سیدہ آمنہ طاہرہ کے والد دیکھ رہے تھے، گھر تشریف لا کر بیان کیا کہ میں عبد اللہ سے عجیب آثار دیکھ رہا ہوں، چاہتا ہوں کہ اپنی بیٹی آمنہ کا نکاح عبد اللہ سے کروں، اور حضرت عبد المطلب کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سرگزشت بیان کروں، اس واقعہ کو سن کر عبد المطلب متحیر اور پریشان ہوئے اور فرمایا کہ میں عبد اللہ کے بارے میں حیران ہوں کہ کیا کروں جو ہے وہ شادی کا پیغام دے رہا ہے، سمجھ میں نہیں آتا کہ کس کی لڑکی کے ساتھ شادی کروں، وہب زہری نے کہا کہ آمنہ نام کی میری بھی ایک بیٹی ہے، عبد اللہ کی والدہ محترمہ کو میرے گھر بھیج دیجئے وہ اسے دیکھ لیں اور اگر وہ انہیں پسند آجائے تو آپ کی لونڈی بننے کو حاضر ہے، الغرض حضرت عبد اللہ کی والدہ ماجدہ وہب زہری کے یہاں تشریف لے جاتی ہیں وہ جیسے ہی وہب زہری کے گھر پہونچیں سب گھر والوں نے اپنے لیے باعث فخر سمجھ کر قدم چوم لئے آنکھیں بچھا دیں اور عرض کیا کہ اے بانوئے زمان عرب بیٹھئے اور کرم فرمایئے، غالباً آپ اپنے فرزند عبد اللہ کا پیغام لے کر آئیں ہیں، انہوں نے فرمایا ہاں میں اسی کام سے آئی ہوں۔ سب نے کہا بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم عبد المطلب کے گھرانے کی لونڈیاں بننے میں تامل کریں؟ پھر اسی لمحہ انہوں نے حضرت آمنہ کو لا کر ان کے سامنے بٹھا دیا؛ حضرت عبد اللہ کی والدہ حضرت امنہ کی صورت دیکھتے ہی حیرت زدہ رہ گئیں

صبح کا ایک روشن ستارہ اور بحر کمال کا گوہر بے بہا تھا جو یکا یک نظر کے سامنے آگیا، جس کی آب و تاب دیکھ کر حضرت عبد اللہ کی والدہ مبہوت اور ششدر ہو کر رہ گئیں اور کوئی بھی لفظ زبان سے نہ نکلتا تھا

تھوڑی دیر بعد اٹھ کر گھر واپس آگئیں اور عبد المطلب سے کہا کہ آمنہ کی صفت بیان کرنے سے عقل حیران، زبان عاجز اور انسان بے زبان ہے

الغرض طرفین کی رضا مندی سے حضرت آمنہ کو فخر زوجیت حضرت عبد اللہ حاصل ہو گیا۔

*خدا نے ایک محمد میں دیدیا سب کچھ *
کریم کا کرم بے حساب کیا کہنا

اللہ رب العزت کی جانب سے سب سے عظیم نعمت پانے کے شکریہ میں ہم سب بموقع یوم ولادت رحمت عالم آمد مصطفی ﷺ کی خوشیاں بارہ ربیع الاول کو خوب عقیدت و احترام سے منائیں اور ساتھ ہی ساتھ ہم سب اللہ کے محبوب رب ﷺ کی سیرت طیبہ کو اپنا کر دین و دنیا کی بھلائی اور اللہ کے حضور سرخروئی حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں۔

* قاری رئیس احمد خان *
*استاذ: دار العلوم نور الحق چرہ محمد پور *
فیض آباد ضلع ایودھیا یوپی انڈیا

ضرورت مندوں کی امداد سیرت رسول کے آئینے میں

ساغر جمیل رشک مرکزی

اسلام ایک ایسا دین ہے جو انسانیت کی فلاح و بہبود اور باہمی ہمدردی کا علمبردار ہے۔ قرآن مجید میں بار بار مساکین، یتیموں، محتاجوں اور مجبوروں کی مدد کی تاکید کی گئی ہے، اور رسول اکرم کی سیرتِ طیبہ اس حکم کی عملی تفسیر ہے۔ آپ نے نہ صرف دین الٰہی اور معبود حقیقی کی پرستش کی دعوت دی بلکہ زندگی کے ہر پہلو کو بہتر طریقے سے گزارنے کا اور دوسروں کے لیے نفع بخش بننے کا ہنر سکھایا۔ حقوق اللہ کی پاسداری کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی پر بھی زور دیا۔اور محض زبان سے دوسروں کی خدمت اور حاجت روائی کی تعلیم نہیں دی بلکہ اپنی پوری زندگی اس پر عمل کر کے دکھایا۔ مکے کی سنگلاخ وادیاں ہوں یا پھر مدینے کی گلیاں، میدانِ جنگ ہو یا عام زندگی کے معاملات ہر جگہ آپ نے ضرورت مندوں کا سہارا بن کر یہ واضح کر دیا کہ ایک حقیقی مسلمان وہی ہے جو دوسروں کے دکھ درد کا مداوا کرے اور ان کی حاجت کو پورا کرنے کی فکر میں لگا رہے۔

قرآنی تعلیمات: اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں بارہا مساکین، فقراء یتیموں اور محتاجوں کی امداد کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْكِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّ اَسِیْرًا ترجمہ: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔ (دہر 76, آیت 8)

اور دوسری جگہ ارشاد فرماتا ہے: وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ وَ السَّآىٕلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ (بقرۃ۲، آیت) ترجمہ: اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں۔اس آیت میں بھی دوسروں کی مدد کی تلقین کی گئی ہے تاکہ جو مجبور ہیں انہیں بھی خوشی کے لمحے میسر ہوں۔ یہ اور دیگر آیات ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ ضرورت مندوں کی مدد صرف اخلاقی ذمہ داری نہیں بلکہ ایک دینی فریضہ ہے۔ ان تعلیمات کو محض الفاظ تک محدود نہیں رکھا گیا بلکہ ان کی عملی تصویر ہمیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ میں نظر آتی ہے۔ آپ کی مبارک زندگی ان قرآنی احکامات کی زندہ اور روشن تفسیر ہے۔

اعلان نبوت سے قبل غریبوں اور محتاجوں کی امداد: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا یہ پہلو صرف اعلانِ نبوت کے بعد ہی ظاہر نہیں ہوا بلکہ اس سے پہلے بھی آپ کی شخصیت خدمتِ خلق کی روشن مثال تھی۔ جب غار حرا میں پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ اس واقعے سے گھبرا کر گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا زملونی زملونی یعنی مجھے کمبل اڑھاؤ مجھے کمبل اڑھاؤ پھر فرمایا کہ مجھے اپنی جان کے بارے میں اندیشہ ہے۔ اس پر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہر گز نہیں! خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی بھی رسوا نہیں کرے گا آپ تو صلہ رحمی کرتے ہیں، کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، غریبوں کی مدد کرتے ہیں، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتے ہیں اور مصیبت زدوں کے کام آتے ہیں۔ یہ روایت اس بات کی دلیل ہے کہ آپ نے لوگوں کی مدد صرف اعلان نبوت کے بعد ہی نہیں بلکہ بچپن سے ہی انسانیت کی خدمت میں پیش پیش تھے۔

یتیموں کی امداد:

اسی تسلسل کو آگے بڑھاتے ہوئے، اعلان نبوت کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیموں کی خبر گیری کو اپنی زندگی کا لازمی حصہ بنالیا۔

چنانچہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک لڑکا آیا اور عرض کیا میں ایک یتیم لڑکا ہوں، میری ایک بہن بھی یتیم ہے، اور میری والدہ بیوہ ہیں ہمیں اس کھانے میں سے عطا کریں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے پاس سے اتنا عطا کرے کہ آپ خوش ہو جائیں۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس 21 کھجوریں لائی گئی آپ نے فرمایا سات تمہارے لیے، سات تمہاری بہن کے لیے، اور سات تمہاری والدہ کے لیے۔ پھر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اس بچے کے پاس گئے اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا اللہ تبارک و تعالیٰ تمہاری یتیمی دور کرے اور تمہیں اپنے والد کا جانشین بنائے۔ وہ لڑکا مہاجرین میں سے تھا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے معاذ میں نے تمہیں دیکھا اور جو تم نے کیا" (وہ بھی دیکھا) حضرت معاذ نے عرض کیا میں نے اس پر رحم کیا اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو کوئی کسی یتیم کی سرپرستی کرے تو اس کی ولایت یعنی دیکھ بھال اچھے طریقے سے کرے اور اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر بال کے بدلے ایک نیکی لکھتا ہے۔ ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔ (شعب الایمان, 11042) اس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صرف وقتی مدد پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ دوسروں کو بھی اس کارِ خیر میں شامل کرتے تاکہ یتیموں اور بے سہاروں کی کفالت کا یہ سلسلہ معاشرے میں عام ہو۔

مریضوں کی امداد: یتیموں ہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیمار اور دماغی مریضوں کی ضرورتوں کو بھی اپنی توجہ کا مرکز بنایا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت کی عقل میں کچھ (کمی) تھی اس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے تو آپ نے فرمایا: اے ام فلاں دیکھو تم کس گلی میں چاہتی ہو میں وہاں آکر تمہاری ضرورت پوری کر دوں گا، پھر آپ اس عورت کے ساتھ ایک راستے میں تنہا ہو گئے (کھلی گلی میں یا عوامی جگہ میں) یہاں تک کہ اس کی ضرورت پوری ہو گئی۔ (مسلم 2326)

اسی طرح بخاری شریف میں انہیں سے مروی ہے کہ مدینہ کی لونڈی بھی اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑ لیتی تو آپ اس کے ساتھ چل پڑتے جہاں تک وہ چاہتی۔ (بخاری, 6072)

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی محسن اعظم ہیں

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس طرح سورج نکلنے سے پہلے ستاروں کی روپوشی، صبح صادق کی سفیدی شفق کی سرخی سورج نکلنے کی خوشخبری دینے لگتی ہیں۔ اسی طرح جب آفتاب رسالت کے طلوع کا زمانہ قریب آگیا۔ تو اطراف عالم میں بہت سے ایسے عجیب عجیب واقعات اور خوارق عادات بطور علامات کے ظاہر ہونے لگے۔ جو ساری کائنات کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر یہ بشارت دینے لگے کہ اب رسالت کا آفتاب اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ طلوع ہونے والا ہے۔

اسی لیے تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا کے افق پر ہزاروں شخصیات طلوع ہوئیں، کسی نے سیاست میں نام کمایا، کسی نے فلسفہ تراشا، کسی نے حکومتیں قائم کیں اور کسی نے جنگی فتوحات کی تاریخ رقم کی؛ مگر صدیاں بیت گئیں، ان کے نام مٹ گئے، کارنامے گردِ راہ ہو گئے۔ لیکن محسن اعظم، پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پوری کائنات کے وہ عظیم اور مقدس ہستی ہیں جنہوں نے دلوں کو تسخیر کیا، زمانے کو بدل دیا، اور قیامت تک کے لیے ہدایت کا ایسا چراغ روشن کیا جس کے اجالے سے صبح قیامت تک لوگ ایمان کی دولت سے اپنے قلوب و اذہان کو منور کرتے رہیں گے،

آپ ﷺ کی بعثت اس وقت ہوئی جب انسانیت اپنی پستی کی آخری حدوں کو چھو رہی تھی۔ ظلم و جہالت کی تاریک رات میں انسانیت دم توڑ رہی تھی۔ عورت بے وقعت تھی، غلام بے حیثیت تھے، طاقتور ہی قانون تھا اور کمزور کا کوئی پرسانِ حال نہ تھا۔ ایسے عالم میں آپ ﷺ نے انسان کو اس کی کھوئی ہوئی عظمت یاد دلائی، اور اعلان کیا: "سب انسان برابر ہیں، کسی عربی کو عجمی پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں، سوائے تقویٰ کے۔"

آپ ﷺ سے پہلے بیٹی کو زندہ دفن کرنا عزت کی علامت سمجھا جاتا تھا۔ مگر محسنِ اعظم ﷺ نے اعلان فرمایا: "جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا، وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔"

یوں آپ ﷺ نے عورت کو شرم کا نہیں، بلکہ رحمت اور عظمت کا نشان بنا دیا۔

آپ ﷺ نے غلاموں کو بھائی قرار دیا، یتیم کے سر پر دستِ شفقت رکھا، بھوکے کو کھانا دیا اور مظلوم کے لیے ڈھال بنے۔ آپ ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ ایک فریاد رس کی دادرسی اور کمزور کی حمایت میں گزرا۔

آپ ﷺ نے جہالت کے اندھیروں کو علم کی روشنی سے مٹا دیا۔ پہلی وحی "اقرأ" نے دنیا کو تعلیم کی اہمیت کا درس دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اچھے اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔"

اور پھر اپنے کردار سے وہ مثال قائم کی کہ دشمن بھی گواہی دینے پر مجبور ہوئے کہ آپ ﷺ "صادق و امین" ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پوری کائنات کے لیے سراپا رحمت بنا کر بھیجا۔ چنانچہ قرآن شریف میں ارشاد فرمایا:

"وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ"

(سورہ انبیاء: 107) یعنی "ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا۔"

یہ رحمت کسی ایک طبقے یا قوم کے لیے نہیں بلکہ ساری انسانیت، ساری مخلوقات کے لیے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے دشمن بھی آپ کے اخلاق کے اسیر ہوئے۔

نیز حضور اقدس ﷺ نے دنیا کو جو اصول دیے وہ وقتی نہیں تھے، بلکہ قیامت تک انسانیت کے لیے رہنمائی کا مینار ہیں: عدل، مساوات، محبت، بھائی چارہ اور امن۔ آج اگر دنیا ان تعلیمات کو اپنائے تو جنگیں ختم ہو جائیں، نفرتیں مٹ جائیں اور انسانیت سکون کا سانس لے۔

خلاصہ یہ ہے کہ تاریخ انسانی کا باب اگر کھولا جائے تو ایک ہی سچ ابھرتا ہے: "انسانیت کا سب سے بڑا محسن صرف اور صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔" آپ ﷺ نے زندگی کے ہر شعبے میں اصلاح کی، دلوں کو سکون دیا، معاشروں کو سنوارا اور دنیا کو وہ پیغام دیا جو ابد تک تازہ ہے۔ اسی لیے ہم عقیدت کے ساتھ کہتے ہیں: "ہمارے نبی ﷺ محسنِ اعظم ہیں، اور پوری انسانیت آپ کی عظیم احسانات کی مقروض ہے۔"

تحریر:۔ محمد رضوان احمد مصباحی
نمائندہ: نیپال اردو ٹائمز
صدر مدرس: مدرسہ مظاہر العلوم صفتہ بستی، راج گرھ، بارہ دشی ایک، جھاپا، نیپال

12 ربیع الاول شریف کا دن تجدید عہد کا دن ہے

پاسبان علم فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام میٹنگ میں علماء کا اظہار خیال

پریس ریلیز:
نیپال اردو ٹائمز
(ممبئی مہاراشٹر ابھارت)

1500 سو سالہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مناسبت سے پاسبان علم فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام سنی اشرفیہ مسجد کوسہ ممبرا میں 29 اگست بروز جمعہ بعد نماز عشاء رکھی گئی جس میں ائمہ مساجد اور علماء کرام اور سماج کے ذمہ داروں نے شرکت کی، اس موقع پر حضرت علامہ ڈاکٹر انوار احمد بغدادی نے فرمایا کہ 12 ربیع الاول شریف کو لوگ عام طور پر جلوس نکالتے ہیں، مساجد اور گھروں کو سجاتے ہیں، محافل نعت اور ذکر الٰہی کا اہتمام کرتے ہیں، صدقات و خیرات کرتے ہیں اس دن کی خوشی میں مختلف قسم کی تقریبات کا انعقاد کیا جاتا ہے. ربیع الاول شریف کو نفل نمازوں اور اللہ کی بارگاہ میں، ذکر الٰہی اور دیگر عبادات کا اضافہ کیا جائے رسول اللہ ﷺ کے اسوہ حسنہ کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے اخلاق اور کردار کی اصلاح کریں، کیونکہ یہ اصل میں میلاد کا مقصد ہے، حضرت مولانا محمد عرفان علیمی صاحب نے فرمایا کہ لوگ اپنے گھروں اور مساجد کو جھنڈوں، قمقموں اور روشنیوں سے سجائیں اور مختلف مقامات پر نعت خوانی اور ذکر الٰہی کی تقریبات کا انعقاد کریں جس میں لوگ نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کی جاے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کی روشنی میں زندگی بسر کرنے کا عہد کرے چونکہ 12 ربیع الاول شریف کا دن جو ہے تجدید عہد کا دن ہے

حضرت مولانا محفوظ الرحمن علیمی صاحب نے فرمایا کہ غریبوں اور ناداروں میں صدقات و خیرات تقسیم کر کے عقائد و جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کریں اور کوئی بھی کام ایسا نہ کریں جس سے آپ کے گھر والوں کی بدنامی ہو آپ کے محلے والوں کی بدنامی ہو اور آپ کی جماعت کی بدنامی ہو، حضرت مولانا مفتی محمد طیب علیمی صاحب نے فرمایا کہ میلاد النبی ﷺ کا صحیح مفہوم نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنا ہے | اس دن، لوگ آپ کے اخلاق و کردار کی پیروی کرنے کا عہد کریں اور ان کی سیرت کو اپنانے کی کوشش کریں اس میٹنگ میں حضرت مولانا محمود علیمی ازہری، حضرت مولانا ربیع اللہ علیمی، حضرت مولانا راشد علیمی، الحاج وحید اللہ خان نظامی، جناب سراج احمد سپاری والے کے اسما بطور خاص قابل ذکر ہیں.

ایڈیٹر روحانی سائنس کا روحانی کالم

اردو ٹائمز نیپال والوں کا شکریہ! کہ اپ جیسے عامل کی خدمات حاصل کی اور مولانا نور اظہر علیمی صاحب کا بہت بہت شکریہ کہ اپ کو اس ادارے میں روحانی کالم لکھنے کے لیے مدد کیا، اللہ آپ دونوں بزرگوں کو سلامت رکھے، اور ایڈیٹر صاحب جو ہے ان کو بھی سلامت رکھے۔

سوال: مجھے عملیات کے بارے میں یہ جاننا تھا کہ ہمارے علماء عملیات کیوں نہیں کرتے؟ یعنی اس کو پراپر طریقے سے کیوں نہیں سیکھتے، تاکہ لوگ ہمارے علماء سے ہی روحانیت کے معاملات طے کرے کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہ پڑے اور میں بھی خود ایک عالم ہوں مجھے عملیات سیکھنا ہے تو اپ کی شاگردی میں آنا چاہتا ہوں کیا طریقہ ہے؟ مولانا فہیم جھار کھنڈ مقیم نیپال۔

جواب: مولانا صاحب آپ سب سے پہلے حصار کی زکوۃ دیں۔ حصار اپ کو بھیج دیا جائے گا۔ اور سب سے پہلے عملیات کی لائن میں آنے سے پہلے آپ اپنا استخارہ کریں، اور کیا جواب آتا ہے، اس کے بعد یہ لائن شروع کریں۔ آپ کلمہ شریف کو 40 دن میں سوا لاکھ مرتبہ ختم کریں، اور وہ یوں کہ، 3125 بار روزآنہ بعد عشاء تا فجر کسی بھی وقت 40 دن تک مسلسل پڑھیں، تو اس کی زکوۃ صغیر ادا ہو جائے گی۔ آپ کی روحانیت، عملیات کے طروں کو جھیلنے کے لائق ہو جائے گی۔

سوال: السلام علیکم! میرا بیٹا بارہویں ویں کلاس میں ہے، وہ دن رات بستر کے اوپر بیٹھ کے، اندھیرا کر کے، موم بتی جلا کے، موبائل لیپ ٹاپ کمپیوٹر پر لگا رہتا ہے۔ عجیب کپڑے پہنتا ہے، عجیب طریقے کے لاکٹ پہنتا ہے، اب وہ بیمار پڑ گیا، اس کا بدن سوکھنے لگا، اس کی انکھ اندر چلی گئی، اس کی کمرے سے عجیب سی مردے سی بدبو آتی ہے، اس کے کپڑوں تک سے بدبو آتی ہے، آسمان کی طرف دیکھتا ہے، ادھر ادھر دیکھ کے اسے لگتا ہے کوئی چیز دیکھ کر وہ ڈر رہا ہے، خوف میں ہے کھانا پینا بہت کم کر دیا ہے۔ آپ بتائیں! کوئی عامل اس کا تشخیص نہیں کر پا رہا ہے، بعض اوقات اس کے کمرے سے عجیب آوازیں بھی آتی ہیں۔ اس کا نام ارسلان ہے اس کی ماں کا نام زرینہ ہے آپ بتائیں بچے کو کیا ہے۔

جواب: وعلیکم السلام

آپ کا بچہ ڈارک ویب سائٹ پر شیطانی عمل کرنے والوں میں پھنس گیا ہے، جو ڈارک ویب سائٹ پر جا کر ان سے رابطہ کرتا ہے وہ اس طرح کے معاملے میں پھنس جاتا ہے، اس طرح کالا جادو، جو شیطان کی پوجا کرنے والے ہیں، ان لوگوں کو اس عمل میں داخل کیا جاتا ہے، آپ اس کے گلے کے تمام لاکٹ نکال دو، وزن پہ ٹیٹو بھی ہوگا اس کو بھی صاف کر دو اس کے پرانے کپڑے چادریں وغیرہ سب کو نمک کے پانی میں ڈبو دو، اس کے بستر پہ صندل کا تیل لگا کہ صندل کا عطر لگاؤ، 360 مرتبہ سورہ کہف کی تلاوت ختم کرو، ایک نشست میں تین چار مدرسے کے بچے بلا کر، جو اچھا قرآن پڑھنے والے ہیں ان کے ذریعے ختم کرا دو۔ اور ادارے سے مکمل علاج بھیج دیا جائے گا۔ ہو سکے تو اس کا گھر بدل دو اس کے پرانے جتنے لیپ ٹاپ وغیرہ سب کو ایک کالے کپڑے میں پیک کر کے اندھیری جگہ پہ رکھ دو اور روزانہ اس کو نکال کے سورج کی روشنی میں رکھنا۔ ڈارک ویب سائٹ پہ جو جادو ہوتا ہے اس میں ادمی بچتا نہیں، بہت کیس میں نے حل کیے ہیں، لیکن کچھ ہی بچے بچے ہیں اکثر انتقال ہو جاتے ہیں اللہ کی پناہ العیاذ باللہ۔

سوال: جناب عامل صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ! میں ایک خاتون خانہ ہوں اور مدرسے میں پڑھاتی بھی ہوں، اکثر گھر لینے کے بعد پتہ چلتا ہے کہ اس میں کچھ گڑبڑ ہے، گھر لینے سے پہلے کس طرح پتہ چلے، کون سے عمل سے پتہ چلے گا، اور گھر کو لینے کے بعد کیا کرنا چاہیے؟

جواب: وعلیکم السلام گھر لینے سے پہلے کسی عامل کو دکھا دیں، عامل اپنی روحانی طاقت سے دیکھ کے بتا دے گا کہ اس میں کیا ہے۔ اور گھر لینے سے پہلے، آس پاس انکوائری کر لیں، ایک دم بند پرانا سا عجیب و ویران سا مکان نہ لیں، جس میں کوئی جل کے مرا ہو یا بیمار ہو، کوئی کافی دن سے ایک عجیب سی بے رونقی اور اس جگہ جانے سے سر بھاری ہو جاتا ہو ایسی جگہ بلکل نہ لیں۔ یہ دھیان رکھیں بعض بڑے عامل گھر کا نمبر وغیرہ دیکھ کر بھی بتاتے ہیں اور اس جگہ کی مٹی پر عمل کر کے بھی بتاتے ہیں۔ بعض کشف سے بتاتے ہیں، سب کے عمل الگ الگ ہوتے ہیں لیکن وہ پراپر عامل ہونا چاہیے، تو گھر کو لینے سے پہلے یہ انکوائری بھی کرے، کہ گھر کے اندر کوئی پیٹ وغیرہ تو نہیں کاٹا گیا، گھر میں دڑا اڑے ہیں، ان کے چھیٹے یا پرانی بندش نعرے وغیرہ لگائے، تو وہ دیکھ لیں تو پتہ چلتا ہے گھر میں کچھ چیزیں ہونگیں۔ جس کا علاج وغیرہ کیا گیا تو یہ دیکھ کر نیا گھر لیں، عامل سے بندش کرا لیں، جادو ٹونا نظر اثر کا حصار کر لیں، تاکہ بعد میں کوئی مصیبت نہ آئے اور برکت کا عمل بھی کروا لیں۔

عارف بابا سیلانی نیو ممبئی مہاراشٹرا۔ انڈیا

نوٹ: براے کرم کوئی صاحب فون کال نا کریں واٹس ایپ پر ہی میسیج ڈال دیں۔

آپ کے روحانی سوالات اور میرے جوابات۔

+91 8976289786
roohanienterprises2112@gmail.com

ہفت روزہ
نیپال اردو ٹائمز
Weekly The
NEPAL URDU TIMES
۱۱/ربیع النور ۱۴۴۷ھ-۴/ستمبر ۲۰۲۵ء-۱۹/بھادو ۲۰۸۲ بکرم
خصوصی ضمیمہ

مختصر سیرت مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ علیہ والہ وسلم

تحریر کردہ: (مولانا) محمد عثمان علیمی
خطیب وامام سنی رضا جامع مسجد نگر پنچایت اٹوا بازار

نام ونسب آپ ﷺ کا نامِ نامی اسمِ گرامی ''محمد'' ہے۔ دیگر آسمانی کتابوں میں آپ کا نام ''احمد'' مذکور ہے جبکہ آپ کے سینکڑوں صفاتی نام بھی ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں: ''مزّمل، مدّثّر، رَءُوف، رَحیم، مُصطفٰے، مجتبیٰ، مرتضیٰ'' وغیرہ۔ آپ کی کنیت ابوالقاسم ہے۔ آپ قبیلۂ قریش کے ایک اعلیٰ خاندان بنو ہاشم سے تعلق رکھتے تھے، والد ماجد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ ہے، جبکہ دادا کا نام عبدالمطلب اور دادی کا نام فاطمہ بنت عمرو ہے۔ نانا کا نام وہب بن عبد مناف اور نانی کا نام برَّہ بنت عبدالعزیٰ ہے۔ والد کی طرف سے نسب یوں ہے: حضرت محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بِن ہاشم بن عبدِ مَناف بِن قُصی بِن کِلاب بِن مرّہ۔ والدہ کی طرف سے نسب یوں ہے: حضرت محمد ﷺ بِن آمنہ بنتِ وَہب بن عبدِ مَناف بِن زُہرہ بِن کِلاب بِن مرّہ۔

ولادت باسعادت وپرورش: مشہور قول کے مطابق آپ ﷺ واقعۂ فیل سے پچپن دن کے بعد 12 ربیع الاول بروز پیر مطابق 20 اپریل 571ء کو مکہ شریف میں پیدا ہوئے۔

سب سے پہلے آپ ﷺ نے ابو لہب کی لونڈی حضرت ''ثویبہ'' کا دودھ نوش فرمایا۔ پھر اپنی والدہ ماجدہ حضرت آمنہ کے دودھ سے سیراب ہوتے رہے۔ پھر حضرت حلیمہ سعدیہ آپ کو اپنے ساتھ لے گئیں اور آپ کو دودھ پلاتی رہیں اور انہیں کے پاس آپ کے دودھ پینے کازمانہ گزرا۔

آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے ہی والدِ ماجد کا انتقال ہو گیا۔ اور جب عمر مُبارک تقریباً 6 سال کی ہوئی تو والدہ ماجد آپ کو ساتھ لے کر مدینہ منورہ تشریف لے گئیں واپسی پر مقام ''ابوا'' میں والدہ بھی وصال فرما گئیں۔ اب آپ کی پرورش دادا جان حضرت عبدالمُطّلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی، اور جب آپ ﷺ کی عمر مبارک 8 سال کی ہوئی تو دو سال کے بعد دادا جان بھی پردہ فرما گئے اور پرورش کی ذمہ داری آپ کے چچا ابو طالِب نے سنبھالی۔

بچپن مبارک: آپ ﷺ کو فرشتے بچپن میں جھولا جھلاتے۔ اور آپ چاند کی طرف انگلی اٹھا کر اشارہ فرماتے تو چاند انگلی کے اشاروں پر حرکت کرتا تھا۔ جب آپ کی زبان کھلی تو سب سے اول جو کلام آپ کی زبان مبارک سے نکلا وہ یہ تھا: ''اللہ اکبر اللہ اکبر الحمدللہ رب العالمین و سبحان اللہ بکرۃ واصیلا''۔ آپ نے کپڑوں میں کبھی بول و براز نہیں کیا بلکہ ہمیشہ ایک معین وقت پر رفع حاجت فرماتے۔ آپ باہر نکل کر بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتے مگر خود کھیل کود میں شریک نہیں ہوتے۔ لڑکے آپ کو کھیلنے کے لیے بلاتے تو آپ فرماتے کہ میں کھیلنے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا ہوں۔

جوانی اور ملک شام کا سفر: آپ ﷺ کی جوانی سچائی، دیانتداری، وفاداری، عہد کی پابندی، رحم وسخاوت، دوستوں سے ہمدردی، عزیزوں کی غمخواری، غریبوں اور مفلسوں کی خبر گیری، الغرض تمام نیک خصلتوں کا مجموعہ تھی۔ تمام بری عادتوں، مذموم خصلتوں اور ہر طرح کے عیوب ونقائص سے آپ کی ذاتِ گرامی پاک وصاف رہی۔

جب آپ ﷺ کی عمر شریف 12 برس کی ہوئی تو اس وقت ابو طالب نے تجارت کی غرض سے ملک شام کا سفر کیا۔ آپ ﷺ نے اعلان نبوت سے پہلے تین بار تجارتی سفر فرمائے: دو مرتبہ ملک شام گئے اور ایک بار یمن تشریف لے گئے۔ یہ ملک شام کا پہلا سفر ہے، اس سفر کے دوران بُصریٰ میں بحیرا راہب (عیسائی پادری) کے پاس آپ کا قیام ہوا، اس نے تورات وانجیل میں بیان کی ہوئی نبی آخر الزماں کی نشانیوں سے آپ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور بہت عقیدت واحترام کے ساتھ اس نے آپ کے قافلے والوں کی دعوت کی۔ چلتے وقت انتہائی عقیدت کے ساتھ آپ کو سفر کا کچھ توشہ بھی دیا۔

23 سال کی عمر میں بغرضِ تجارت حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال لے کراُن کے غلام مَیْسرہ کے ساتھ ملکِ شام کا دوسرا سفر اختیار کیا۔ نکاح اور ازواج مطہرات: آپ ﷺ نے جن ازواج مطہرات سے نکاح فرمائے ان کی تعداد 11 ہے جن میں سے 6 ازواج قرشیہ ہیں۔ 4 غیر قرشیہ ہیں اور ایک (حضرت صفیہ بت حی بن اخطب) اسرائیلیہ ہیں۔ جو خاندان بنی اسرائیل کی ایک شریف النسب رئیس زادی تھی۔

آپ ﷺ نے سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ نے کسی دوسری عورت سے عقد نہیں فرمایا۔

آپ ﷺ کی 11 ازواجِ مطہّرات کے اَسمائے گرامی یہ ہیں:
(1) حضرتِ خدیجۃ الکبریٰ بنت خویلد (2) حضرتِ سَودَہ بنت زمعہ (3) حضرتِ عائشہ بنت ابو بکر (4) حضرتِ حَفْصہ بنت عمر فاروق (5) حضرتِ اُمِّ سَلمہ بنت ابو امیہ (6) حضرتِ اُمِّ حبیبہ بنت ابو سفیان (7) حضرتِ زینب بنتِ جَحش (8) حضرتِ زینب بنتِ خُزیمہ (9) حضرت میمونہ بنت حارث (10) حضرتِ جُویریہ بنت حارث (11) حضرتِ صَفِیّہ بنت حی بن اخطب رضی اللہ تعالیٰ عَنہُنّ۔

آپ ﷺ کی ایک زوجہ حضرت عائشہ کنواری تھیں۔ اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا مطلقہ تھیں۔ باقی 9 ازواج بیوہ تھیں۔

مقدس باندیاں: آپ کی تین باندیوں کے نام یہ ہیں: (1) حضرتِ مارِیہ قبطِیّہ (2) حضرتِ رَیحانہ (3) حضرتِ نفیسہ رضی اللہ تعالیٰ عَنہُنّ۔ مؤرخین نے آپ ﷺ کی ایک چوتھی باندی کا بھی ذکر فرمایا ہے جن کا نام غیر معلوم ہے۔

اولاد کرام: آپ ﷺ کے تین شہزادے: (1) حضرت قاسم (2) حضرت عبدُاللہ (طیب وطاہر) (3) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور چار شہزادیاں ہیں: (1) حضرتِ زینب (2) حضرتِ رُقیّہ (3) حضرتِ اُمّ کُلثوم (4) حضرتِ فاطمۃ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عَنہُنّ۔ آپ کی تمام اولاد مبارک حضرتِ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئیں البتہ حضرتِ ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرتِ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے۔

چچاؤں کی تعداد: آپ ﷺ کے چچاؤں کی تعداد میں مؤرخین کا اختلاف ہے بعض کے نزدیک ان کی تعداد 9 ہے بعض نے کہا کہ 10 اور بعض کا قول ہے کہ 11۔ مگر صاحب مواہب لدنیہ نے ''ذخیر العقبہ فی مناقب ذوی القربی'' سے نقل کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ کے علاوہ حضرت عبدالمطلب کے 12 بیٹے تھے جن کے نام یہ ہیں: حارث، ابو طالب، زبیر، حمزہ، عباس، ابو لہب، غذاق، مقوِّم ضرار، قثم، عبدالکعبہ اور جحل۔

پھوپھیاں: آپ ﷺ کی پھوپھیوں کی تعداد 6 ہے جن کے نام یہ ہیں: عاتکہ، امیمہ ام حکیم، برہ، صفیہ اور اروىٰ۔

خدام خاص: حضرت انس بن مالک، حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی، حضرت ایمن بن ام یمن، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عقبہ بن عامر حضرت اسلع بن شریک، حضرت ابوذر غفاری، حضرت مہاجر مولیٰ ام سلمہ، حضرت حنین مولیٰ عباس، حضرت نعیم بن ربیعہ اسلمی، حضرت ابو الحمراء، حضرت ابو اسمع۔ کاتبین وحی: جو صحابہ کرام قرآن پاک کی نازل ہونے والی آیتوں اور دوسری خاص تحریروں کو حضور اقدس ﷺ کے حکم کے مطابق لکھا کرتے تھے ان معتمد کاتبوں میں خاص طور پر مندرجہ ذیل حضرات قابل ذکر ہیں۔ حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت علی مرتضی، حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عامر بن فہیر، حضرت ثابت بن قیس، حضرت حنظلہ بن ربیع، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابی بن کعب، حضرت امیر معاویہ، حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

دربار نبوت کے خصوصی شعراء کرام: حضرت کعب بن مالک انصاری سلمی، حضرت عبداللہ بن رواحہ انصاری خزرجی، حضرت حسان بن ثابت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

خصوصی مؤذنین: حضور اقدس ﷺ کے خصوصی مؤذنین کی تعداد چار ہے۔ حضرت بلال بن رباح۔ حضرت عبداللہ ابن مکتوم یہ دونوں حضرات مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے مؤذن تھے۔ حضرت سعد بن عائذ، یہ مسجد قبا کے مؤذن تھے۔ حضرت ابو محذورہ، یہ مکہ مکرمہ کی مسجد حرام کے مؤذن تھے۔ رضی اللہ عنہم اجمعین۔

عبادت وریاضت اور وحی اول: 40 سال کی عمر میں آپ ﷺ مکۂ مکرمہ سے تقریباً تین میل دور غارِ حرا میں تشریف لے جاتے اور رب تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے۔ یہیں آپ پر پہلی وحی کا نزول ہوا۔

اعلانِ نبوت اور دعوتِ اسلام کے تین دور: چالیس سال کی عمر میں آپ نے اعلانِ نُبوّت فرمایا۔ اور اسلام کی دعوت کا آغاز فرمایا۔

پہلا دور: تین برس تک حضور اقدس ﷺ انتہائی پوشیدہ طور پر تبلیغ اسلام کا فرض ادا فرماتے رہے اور اس درمیان میں عورتوں میں سب سے پہلے حضرت بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آزاد مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور لڑکوں میں سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے۔ حضرت ابو بکر صدیق کی دعوت و تبلیغ سے حضرت عثمان، حضرت زبیر بن العوام، حضرت عبدالرحمن بن عوف حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت طلحہ بن عبیداللہ بھی جلد ہی دامن اسلام میں آ گئے۔ پھر چند دنوں کے بعد حضرت ابو عبیدہ بن جراح، حضرت ابو سلمہ عبداللہ بن عبدالاسد، اور حضرت ارقم ابن ارقم، حضرت عثمان بن مظعون اور ان کے دونوں بھائی حضرت قدامہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما بھی اسلام میں داخل ہو گئے۔ پھر کچھ مدت کے بعد حضرت ابوذر غفاری، حضرت صہیب رومی، حضرت عبیداللہ بن حارث، سعید بن زید اور ان کی بیوی فاطمہ بنت خطاب حضرت عمر کی بہن نے بھی اسلام کو قبول کر لیا اور حضور کی چچی حضرت ام الفضل بنت ابو طالب بن عبدالمطلب کی بیوی اور حضرت اسماء بنت ابو بکر بھی مسلمان ہو گئیں۔

دوسرا دور: تین برس کی اس خفیہ دعوت اسلام میں مسلمانوں کی جماعت تیار ہو گئی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب پر سورہ شعراء کی آیت نازل فرمائی کہ ''اے محبوب! آپ اپنے قریبی خاندان والوں کو خدا سے ڈرائے''۔ تو حضور نے ایک دن کوہ صفا کی چوٹی پر چڑھ کر قریش کو عذاب الٰہی سے ڈرایا تو تمام قریش کے لوگ سخت ناراض ہو کر چلے گئے اور حضور کی شان میں اول فول بکنے لگے۔

تیسرا دور: اب وہ وقت آ گیا کہ اللہ رب العزت نے فرمایا اے محبوب! آپ کو جو حکم دیا گیا ہے اس کو علی الاعلان بیان فرمائیے۔ چنانچہ آپ اعلانیہ طور پر دین اسلام کی تبلیغ فرمانے لگے اور شرک وبت پرستی کی کھلم کھلا برائی فرمانے لگے تو تمام قریش بلکہ تمام اہل مکہ بلکہ پورا عرب آپ کا جانی دشمن ہو گیا اور حضور ﷺ اور مسلمانوں کی ایذا رسانیوں کا ایک طوفان شروع ہو گیا۔

بانیٔ اسلام و مسلمانوں پر مظالم: سب سے پہلے تو کفار مکہ آپ کے کاہن، ساحر، مجنون ہونے کا پروپیگنڈا کرنے لگے۔ آپ کے پیچھے شریر لڑکوں کو لگا دیا جو آپ پر پھبتیاں کستے، گالیاں دیتے، آپ کے اوپر پتھر پھینکتے۔ کفار آپ کے راستے میں کانٹے بچھاتے۔ ایک مرتبہ آپ حرم کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط نے آپ کے گلے میں چادر کا پھندہ ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ آپ کا دم گھٹنے لگا۔ ایک مرتبہ حرم کعبہ میں عین حالت نماز میں ابو جہل کے کہنے پر اونٹ کی اوجھڑی لا کر سجدہ کی حالت میں آپ کے کندھوں پر رکھ دی گئی۔ شعب ابی طالب میں 3 سال تک محصور رکھا گیا۔

صحرائے عرب کی تیز دھوپ میں جبکہ وہاں کی ریت کے ذرات تنور کی طرح گرم ہو جاتے۔ مسلمانوں کی پشت کو کوڑوں کی مار سے زخمی کر کے جلتی ہوئی ریت پر پیٹھ کے بل لٹاتے اور سینوں پر اتنا بھاری پتھر رکھ دیتے کہ وہ کروٹ نہ بدل پائیں۔ لوہے کو آگ میں گرم کر کے ان سے مسلمانوں کو داغتے۔ پانی میں اس قدر ڈوبکیاں دیتے کہ ان کا دم گھٹنے لگتا۔ چٹائیوں میں مسلمانوں کو لپیٹ کر ان کی ناکوں میں دھواں دیتے جس سے سانس لینا مشکل ہو جاتا اور وہ کرب وبے چینی سے بدحواس ہو جاتے۔ غرضیکہ حضور رحمت عالم ﷺ کے ساتھ ساتھ غریب مسلمانوں پر بھی کفار مکہ نے ایسے ایسے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے کی مکہ کی زمین بلبلا اٹھی۔

ہجرت مدینہ منورہ: اعلانِ نبوت کے 13ویں سال آپ ﷺ نے مسلمانوں کو ہجرت کر کے مدینۂ منورہ جانے کی اجازت عطا فرمائی اور بعد میں حضرتِ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خود بھی ہجرت کر کے وہاں تشریف لے گئے۔

مدنی زندگی کے 11 سال اور ہجرت مدینہ کے چند اہم

واقعات:

پہلا سال: مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر عمل میں آئی۔ قبیلۂ بنی سالم کی مسجد میں پہلا جمعہ ادا فرمایا۔ اَذان واِقامت کی ابتدا ہوئی۔ انصار ومہاجرین میں رشتۂ اخوت قائم فرمایا۔ نماز کی رکعتوں میں اضافہ ہوا۔ سلمان فارسی مشرف باسلام ہوئے۔

دوسرا سال: تحویل قبلہ ہوئی۔ جنگ بدر کا معرکہ پیش آیا۔ روزہ اور زکوۃ کی فرضیت کے احکام نازل ہوئے۔ نمازِ عیدین وقربانی کا حکم دیا گیا۔ حضرت فاطمہ زہرہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا نکاح ہوا۔

تیسرا سال: کفّار کے ساتھ غزوۂ اُحد کا معرکہ درپیش آیا۔ حضرت امام حسن کی پیدائش ہوئی۔ حضور ﷺ نے حضرت بی بی حفصہ سے نکاح فرمایا۔ میراث کے احکام وقوانین بھی نازل ہوئے۔

چوتھا سال: حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ہوئی۔ آپ ﷺ نے حضرتِ اُمّ سَلمہ اور حضرتِ زینب بنتِ جَحش رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نکاح فرمایا۔ بیر معونہ کا واقعہ پیش آیا۔ بعض مؤرخین کے نزدیک شراب کی حرمت کا حکم بھی اسی سال نازل ہوا۔

پانچواں سال: آپ ﷺ نے حضرت بی بی جویریہ سے نکاح فرمایا۔ غزوہ خندق اور غزوہ بنی مصطلق واقع ہوئے۔ مسلمان عورتوں پر پردہ فرض کیا گیا۔ آیت تیمم نازل ہوئی۔ اسی سال صلاۃ الخوف کا حکم نازل ہوا۔

چھٹا سال: صلح حدیبیہ اور بیعت رضوان واقع فرمائے۔ آپ ﷺ نے سلاطین کے نام دعوت اسلام کے خطوط روانہ فرمائے۔ نجاشی بادشاہ نے قبول اسلام کیا جس کا نام ''اصحمہ'' تھا۔ آپ پر جادو کیا گیا اور اس کے توڑ کیلئے سورۂ فلق وسورۂ ناس نازل ہوئیں۔

ساتواں سال: غزوۂ خیبر اور غزوۂ ذاتُ الرّقاع واقع ہوئے۔ آپ ﷺ نے حضرتِ اُمِّ حبیبہ، حضرتِ صَفیہ اور حضرتِ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے نکاح فرمایا۔

آٹھواں سال: جنگ موتہ اور جنگ حنین واقع ہوئے۔ مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ اسی سال حضور کے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ مسجد نبوی میں منبر شریف رکھا گیا۔

نواں سال: مختلف وُفود کی بارگاہِ رسالت ﷺ میں حاضری ہوئی۔ غزوۂ تبوک واقع ہوا۔ حج کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔

دسواں سال: اسی سال آپ نے حج ادا فرمایا جسے ''حجۃُ الوداع'' کہا جاتا ہے۔

گیارہواں سال: آپ ﷺ نے لشکر اسامہ کی روانگی کا حکم فرمایا۔ اسی سال 12 ربیع الاول بروز دوشنبہ مطابق 12 جون 632 عیسوی کو 63 سال کی عمر میں آپ ﷺ کا وِصال ظاہری ہوا۔ اور حجرۂ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا میں تدفین ہوئی۔

حضور علیہ السلام کے ایام طفولیت کی کچھ جھلکیاں

عبدالحکیم علیمی خلیل آبادی
(مقیم حال رائے پور چھتیس گڑھ)

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے تیری ہی داستان ہے

ذکر مصطفیٰ ﷺ ہمیشہ جاری ہے۔ اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو وجود میں لانے سے بھی بہت پہلے کر دیا تھا۔ عرش بریں پر آپ ﷺ کا اسم گرامی جلوہ گر رہا، فرشتے آپ ﷺ کے نام سے تسبیح کرتے تھے، جنت کے پتے پتے پر آپ ﷺ کا نام چمک رہا ہے۔ آج اگر امت مسلمہ آپ ﷺ کی آمد کی خوشی میں ولادت باسعادت کے واقعات کو تصور کرے تو یہ عین ایمان کا تقاضا ہے۔ آپ ﷺ کے میلاد کی خوشی میں ضیافت کرنا، صدقہ و خیرات کرنا، روشنیوں کا اہتمام کرنا، اور دل کھول کر خرچ کرنا بارگاہ الٰہی میں مقبول اور اس کی رضا کا باعث ہے۔

سرکار علیہ السلام کے بچپن کی باتیں

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت میں عرض کیا یا رسول اللہ علیہ السلام آپ کے دین میں داخل ہونے کے لیے آپ کی نبوت کی علامت نے مجھے بلایا میں نے جھولے میں آپ کو دیکھا تو آپ چاند سے باتیں کرتے تھے اور اپنی انگلی مبارک سے چاند کی طرف اشارہ کرتے تھے آپ جس طرف چاند کو اشارہ کرتے وہ اس طرف جھک جاتا تھا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے نہیں دیتا تھا اور جس وقت چاند عرش کے نیچے اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا تو میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا اسی حدیث شریف کی طرف اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے اس شعر سے اشارہ کیا ہے

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں۔ کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلونا نور کا

حضور علیہ السلام کا سب سے پہلا کلام

بیہقی اور ابن عساکر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ حضرت حلیمہ بیان فرماتی ہیں کہ میں نے آپ کا جب دودھ چھڑایا تو آپ نے سب سے پہلے جو کلام کیا تو فرمایا اللہ اکبر کبیرا والحمد اللہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا

جب آپ نے گھر سے باہر نکلنے اور ہم عصروں میں اٹھنے بیٹھنے کی طاقت پائی تو آپ گھر سے باہر تشریف لے جاتے جب لڑکوں کو کھیلتا دیکھتے تو آپ اس سے دامن بچا کر گزر جاتے تھے بالعموم حضرت حلیمہ سعدیہ آپ کو تنہا نہیں چھوڑتی تھیں کہ کہیں آپ دور نہ چلے جائیں

ایک انوکھی عادت

حضرتِ حلیمہ فرماتی ہیں کہ بچوں کی عادت کے مطابق کبھی بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کپڑوں میں بول و براز نہیں فرمایا- بلکہ ہمیشہ ایک معین وقت پر رفع حاجت فرماتے اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ کھل جاتی تو آپ رو رو کر فریاد کرتے - اور جب تک شرمگاہ چھپ نہ جاتی آپ کو چین و قرار نہیں آتا تھا اور اگر کبھی مجھ سے شرمگاہ چھپانے میں تاخیر ہو جاتی تو غیب سے کوئی آپ کی شرمگاہ چھپا دیتا (مدارج النبوۃ جلد 2 ص 21)

حضرت حلیمہ سعدیہ کی حضور علیہ السلام کو لوریاں

عورتیں عموماً جیسے بچوں کو بہلاتے ہوئے کوئی شعر وغیرہ گنگناتی ہیں یا بچوں کو دونوں ہاتھوں میں اٹھا کر فضا میں اوپر نیچے دائیں بائیں لہراتی ہیں حضرت حلیمہ سعدیہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہلاتے اور کھلاتے ہوئے اشعار گنگنایا کرتی تھیں

یارب اذا اعطیت فایقہ   واعلہ الی العلی وارقہ

ترجمہ: اے میرے رب تو نے ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمایا تو انہیں بڑی زندگی دے اور اعلی مراتب سے نواز

وارحض اباطیل العدا الحقہ

ترجمہ: دشمن لوگ آپ سے متعلق جو باطل باتیں یا باطل خیال کریں انہیں دفع کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن شیما رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو گود میں لیتی اور بہلاتے ہوئے یہ اشعار پڑھتی تھیں

ھذا اخ لی لم تلدہ امی   ولیس من نسل ابی و عمی

ترجمہ: یہ میرا بھائی ہے اگرچہ میری ماں نے اسے جنم نہیں دیا ہے اور نہ ہی میرے باپ کی نسل سے ہے اور نہ ہی میرے چچا کا بیٹا ہے گویا مجازی اخوت بیان کی ہے

بچپن کا عدل حضرت حلیمہ بیان فرماتی ہیں کہ آپ داہنی پستان سے دودھ پیا کرتے تھے اور پستان چپ اپنے رضاعی بھائی کے لیے چھوڑ دیتے تھے ایسی عدالت آپ کے جبلت میں تھی

آج اگر ہم اپنی زندگی کو کامیاب بنانے چاہتے ہیں تو چاہیے کہ حضور علیہ السلام کی سیرت طیبہ کو خود پڑھیں اور اپنے بچوں کو پڑھائیں اور عمل کرنے کی پوری کوشش کریں تبھی ہم کو کامیابی مل سکتی ہے کیوں کہ ہمارے نبی کی پوری زندگی ہمارے لیے بہترین نمونہ عمل ہے

اخیر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا گو ہوں کہ ہم کو اللہ حضور علیہ السلام کے بتائے ہوئے راستے اور طریقے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے عمل خیر اور نماز پنج گانہ پڑھنے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کی خوب توفیق عطا فرمائے آمین یارب العالمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ سلم

حضور ﷺ اور صفت جود و سخاوت

از: محمد احمد رضا، میر گنج (بہار)
متعلم: جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

وہ بلند ہستی جس نے زمین میں عدل و انصاف کے بیج بوے، صبر و تحمل، ضبط و قناعت اور امن و امانیت کا درس دیا اور اپنے جود و کرم کے دریا بہائے۔ بے شک وہ نبی اکرم ﷺ کی ذات مبارکہ ہے۔ جن کو اللہ تعالی نے سلسلۂ رسالت کے منقطع ہونے کے بعد سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا چنانچہ آپ نے پیغام الہی کو امت تک پہنچا دیا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا جیسا جہاد کا حق تھا۔ امت کی خیر خواہی اور اپنے رب کی عبادت کی یہاں تک کہ اپنے معبود حقیقی سے جا ملے آپ تمام نبیوں میں سب سے برتر آپ کی امت تمام امتوں سے بہتر آپ کے صحابہ انبیا کے بعد سب لوگوں سے افضل، آپ کا دین تمام ادیان و مذاہب سے بلند و بالا آپ کے روشن و تاباں معجزات ہیں، آپ خلق عظیم پر فائز ہیں آپ کو کامل اور زبردست عقل عطا کی گئی۔ اللہ نے آپ کو بے شمار ان گنت فضائل و کمالات سے نوازا اور ہر ہر خوبی میں اتم و اکمل بنایا۔ آپ جمال مطلق، کرم وافر، مکمل بہادری، زائد بردباری، نفع بخش علم، بلند و بالا عمل، کامل خوف، واضح تقوی و طہارت کے مالک ہیں۔ آپ کی صفات اور خوبیوں میں سے ایک خوبی آپ کا جود و سخی ہونا ہے اس لیے کہ آپ مخلوق میں سب سے زیادہ سخی، غریبوں، مسکینوں کی فریادرسی اور بے بس و لاچار کی مدد فرمانے والے تھے۔ آپ کی سخاوت کا عالم یہ تھا کہ آپ نے کبھی بھی کسی کو "نہ" نہیں فرمایا جو بھی آپ سے مانگتا آپ عطا فرماتے اور آپ اتنا عطا فرماتے کہ پھر اسے کسی سے مانگنے کی حاجت ہی نہیں رہتی اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کے سایہ عاطفت میں آنے سے اپنے آپ کو روک نہ سکے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دست سوال دراز کیا تو آپ کے دست جود و سخا نے اس کو اتنی بکریاں عطا فرمائیں جن سے دو پہاڑوں کے درمیان کی وسیع وادی بھر گئی وہ شخص اپنے وطن آیا اور ان سے کہا: "وقت ضائع کیے بغیر فوراً اسلام قبول کر لو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو کوئی چیز عطا فرماتے ہیں تو اسے فقر و فاقہ کا اندیشہ نہیں رہتا"۔ آپ کی یہ فیاضی صرف اس سائل کے ساتھ خاص نہیں بلکہ ان گنت لوگ آئیں اور اپنی اپنی جھولیاں بھر کر لے گئے اور آپ نے انہیں ان کے توقعات سے کہیں زیادہ عطا فرمایا۔ اسی لیے تو اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:

واہ کیا جود و کرم ہے شہ بطحی تیرا!
"نہیں" سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا!

سخاوت و فیاضی میں کوئی بھی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسری نہیں کر سکتا۔ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی جود و سخاوت کا بے مثال ہونا ایسی حقیقت ہے جس کا کوئی بھی باشعور انسان انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ما سئل النبي ﷺ عن شيء و قال: لا- ترجمہ: ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی سائل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگا اور آپ نے اس کے جواب میں "نہ" فرمایا ہو۔ (الشفاء) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو بھلائی پہنچانے میں ساری دنیا سے زیادہ س-خی تھے اور رمضان کے بابرکت مہینے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جود و سخاوت نرالی ہوا کرتی تھی، جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جبریل امین سے ملاقات ہوتی اور آپ ان سے قرآن مجید کا دورہ فرماتے تو آپ تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے۔ {بخاری} "جود و سخاوت" سے متعلق کچھ ایسے واقعات پیش کیے جا رہے ہیں جس سے ایمان تازہ ہو جائے گا، ملاحظہ ہو: (۱) ایک مرتبہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سحاب کرم برسا؛ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں بہت زیر بار ہوں غزوۂ بدر کے بعد میں نے اپنا فدیہ ادا کیا اور اپنے بھتیجے عقیل کا فدیہ بھی ادا کیا اس لئے مجھے کچھ عطا فرمائے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سونا چاندی کا ایک ڈھیر لگا تھا حضرت عباس نے اپنی چادر بچھا دی اور اس ڈھیر سے سونا چاندی اٹھا اٹھا کر اپنی چادر پر رکھنے لگے جب وہ اپنے دل کی حسرت پوری کر چکے تو گٹھڑی باندھی جب اس کو اٹھا کر اپنے سر پر رکھنے لگے تو وہ اتنی وزنی تھی کہ اسے اٹھا نہ سکے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! اس کے اٹھانے میں میری مدد فرمائیں، آپ نے انکار فرما دیا پھر عرض کی کسی اور کو حکم دیں کہ وہ اس کے اٹھانے میں میری مدد کرے آپ نے پھر بھی ایسا کرنے سے انکار کر دیا؛ دوسری مرتبہ وزن کم کیا اور باقی ماندہ کو بدقت سر پر اٹھایا اور گھر کی طرف روانہ ہو گیے۔ (۲) جس رات غار حرا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی الہی کا نزول ہوا تو آپ گھر واپس تشریف لائے تو ام المومنین حضرت خدیجتہ الکبریٰ سے سارا ماجرا بیان کیا تو وہ آپ کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں تو ورقہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سن کر کہا: "آپ کو پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں آپ تو قرض کے بار گراں کے نیچے دبے ہوئے لوگوں کا بوجھ اٹھاتے ہیں جو نادار ہو اس کی ضروریات زندگی مہیا فرماتے ہیں۔ {شفاء شریف} اس سے واضح ہوا کہ آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی شان جود و سخاوت اعلان نبوت سے پہلے ہی زبان زد خاص و عام تھی۔ (۳) ایک مرتبہ بارگاہ رسالت میں نوے ہزار درہم پیش کیے گئے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انھیں چٹائی پر رکھ دو پھر انھیں تقسیم فرمانے کے لیے کھڑے ہو گئے- جو شخص بھی آتا، اس کی جھولی بھر کر اسے واپس کرتے، یہاں تک کہ وہ تمام درہم ختم ہو گئے- اس کے بعد ایک شخص نے آکر طلب کا دامن پھیلایا- آپ نے اس سے فرمایا: سارا مال تو ختم ہو گیا، تم ایک کام کرو، فلاں دوکان پر جا کر میرے نام پر اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لو! رقم میں ادا کر دوں گا- وہاں ایک انصاری صحابی حاضر تھے انھوں نے کہا: اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ بے دھڑک خرچ کریں اور یہ اندیشہ نہ کریں کہ عرش کا مالک آپ کو تنگ دست کر دے گا- اپنے غلام کی یہ بات سن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرانے لگے یہاں تک کہ خوشی کے آثار رخ انور پر دکھائی دینے لگے، پھر فرمایا: بھذا امرت مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے۔ آپ کی زندگی کا روشن پہلو یہ بھی تھا کہ آپ کل کے لیے کچھ بچا کو نہیں رکھتے تھے، بلکہ ہر نعمت کو آج ہی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتے تھے یہی حقیقی سخاوت اور کامل توکل کی عملی تفسیر تھی۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جو دولت بھی آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آتی تھی، سرکار علیہ الصلاۃ والسلام بڑی فراخ دلی سے اسے فقیروں، محتاجوں، یتیموں اور ضرورت مندوں پر خرچ کر دیا کرتے تھے- سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سخاوت حس کی مثال ہمیں کہیں نظر نہیں آتی- اللہ کی بارگاہ میں دعا ہے اللہ ربّ العزت ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کے جذبہ اخلاص و جود و سخا کی طرح ہمیں بھی غریبوں، محتاجوں، مسکینوں کی مدد کرنے کی توفیق بخشے۔

پیغمبر امن و امان اور ۱۵۰۰ سالہ عید میلاد النبی ﷺ

خلیفہ حضور شیخ الاسلام جمال اختر خان نظامی اشرفی
سربراہ اعلیٰ جامعہ امام اعظم ابو حنیفہ گجرات

وہ لمحہ آ چکا ہے جس پر تاریخ ہمیشہ ناز کرے گی۔ ہم سب وہ خوش نصیب لوگ ہیں جنہیں یہ سعادت نصیب ہوئی کہ اپنی زندگی میں ۱۵۰۰ سالہ عید میلاد النبی ﷺ دیکھ سکیں۔ یہ وہ بابرکت لمحہ ہے جو نہ اس سے پہلے آیا اور نہ اس کے بعد پلٹ کر آئے گا۔ یہ مہینہ، یہ سال اور یہ سنہ امتِ مسلمہ کے لیے ایک ایسی تاریخ ہے جو دوبارہ کبھی نہیں دہرائی جائے گی۔

حضور ﷺ کی بعثت اور امنِ عالم: اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اعلان فرمایا: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الانبیاء: ۱۰۷) ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ یہ اعلان صاف بتاتا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت کا بنیادی مقصد انسانوں کے درمیان رحمت و امن کو قائم کرنا تھا۔ قبل از اسلام عرب کی سرزمین ظلم و جبر، بے امنی، شرک و کفر، اور فتنہ و فساد سے بھری ہوئی تھی۔ انسان کی جان کی کوئی وقعت نہ تھی، عورت کو ذلت کا سامان بنایا جاتا، غلاموں کو بے حیثیت جانا جاتا۔ ایسے میں پیغمبر امن ﷺ جلوہ گر ہوئے اور قرآن کی روشنی سے ظلم کے اندھیروں کو مٹا دیا۔

آپ ﷺ کا عملی نمونہ

حضور ﷺ نے نہ صرف تعلیم دی بلکہ عمل کر کے دکھایا: مدینہ پہنچنے کے بعد میثاقِ مدینہ بنایا، جس میں مسلمان اور غیر مسلم سب کے لئے امن و مساوات کی ضمانت دی۔

خطبہ حجۃ الوداع میں اعلان فرمایا: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ حَرَامٌ عَلَيْكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا (بخاری و مسلم)

ترجمہ: لوگو! تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری عزت و آبرو ایک دوسرے پر ویسی ہی حرام ہے جیسے آج کا دن، یہ مہینہ اور یہ شہر محترم ہے۔ یہ اعلان واضح کرتا ہے کہ آپ ﷺ کی شریعت کا مقصد ظلم کا خاتمہ اور عدل و انصاف کا قیام ہے۔

نظام مصطفی ﷺ—ہمیشہ قائم:

۱۴۴۵ سال پہلے نازل ہونے والا قرآن آج بھی اپنی اصل صورت میں موجود ہے۔ نہ کسی نے اس میں کمی کر سکی اور نہ زیادتی۔ سنت نبوی ﷺ آج بھی سینہ بہ سینہ منتقل ہو کر ہمارے پاس موجود ہے۔

اللہ کا فرمان ہے: إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ (الحجر: ۹) ترجمہ: ہم نے قرآن اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ یہ اعلان ہمارے لئے یقین دہانی ہے کہ نظام مصطفی ﷺ ۱۴۹۹ سال پہلے جیسا تھا ویسا ہی آج بھی ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت قرآن و سنت کو مٹا نہیں سکی اور نہ ہی مٹا سکے گی۔

۱۵۰۰ سالہ میلاد—ایک نایاب سعادت

دنیا کی تاریخ میں بہت قومیں آئیں اور گئیں۔ بڑے بڑے مذاہب کا وجود مٹ گیا، لیکن اسلام آج بھی زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا۔ آج جب ہم ۱۵۰۰ سالہ عید میلاد النبی ﷺ منا رہے ہیں تو یہ صرف ایک جشن نہیں بلکہ ایک پیغام ہے یہ سالہائے سعادت دوبارہ کبھی نہیں آئیں گے۔

آنے والی نسلیں فخر سے کہیں گی کہ ہمارے بزرگ وہ لوگ تھے جنہیں ۱۵۰۰ سالہ میلاد کا موقع ملا۔ یہ لمحہ تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا، اور ہم سب اس کے گواہ ہیں۔

میلاد کا مقصد—صرف جشن نہیں، عمل بھی!

میلاد النبی ﷺ محض چراغاں، جلوس اور جلسوں کا نام نہیں۔ بلکہ یہ اس بات کی تجدید ہے کہ: ہم قرآن و سنت پر عمل کریں۔ ہم حضور ﷺ کی سیرت کو اپنی زندگیوں میں اپنائیں۔ ہم معاشرے میں عدل و انصاف قائم کریں۔ ہم اپنے گھروں میں محبت و سکون اور دلوں میں نورِ ایمان پیدا کریں۔

آج کے حالات میں میلاد کا پیغام: آج کی دنیا ظلم و ستم، دہشت گردی، فتنہ و فساد اور بے امنی میں مبتلا ہے۔ ایسے میں اگر کوئی نظام انسانیت کو سکون و اطمینان دے سکتا ہے تو وہ صرف اور صرف نظام مصطفی ﷺ ہے۔ آپ ﷺ نے دشمنوں کو بھی معاف کیا، ظالموں کو بھی بخش دیا، اور بدترین مخالفین کو بھی اپنا ہمنوا بنایا۔ آج دنیا کو اسی اسوۂ حسنہ کی ضرورت ہے۔ اے عاشقانِ رسول ﷺ! ہم پر لازم ہے کہ ہم اس ۱۵۰۰ سالہ میلاد کو صرف خوشی کے موقع کے طور پر نہ منائیں بلکہ یہ عہد کریں کہ ہم اپنے گھروں، معاشروں اور ملکوں میں نظام مصطفی ﷺ نافذ کریں گے۔ یہی ہماری کامیابی ہے، یہی میلاد کا اصل پیغام ہے۔ آج ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں: حضور ﷺ کا نظام نہ کل بدلا، نہ آج بدلا، نہ کل بدلے گا۔

پیغمبر اسلام عالم انسانیت کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے

تحریر: جاوید اختر بھارتی

نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت عالم اسلام اور عالم انسانیت کے لئے ایک عظیم تحفہ ہے انعام ہے اور اللہ کا احسان عظیم ہے اس لئے ہمیں جشن میلاد النبی منانے کے ساتھ ہی میلاد النبی کے مقاصد کو سمجھنے کی ضرورت ہے اور میلاد النبی کے پیغام کو دنیا کے کونے کونے میں ہر خاص و عام تک پہنچانے کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سب سے پہلے خود عمل کرنا ہوگا-

«قرآن مذہب اسلام کا آئین ہے»

دنیا آج بھی بھٹک رہی ہے اور ہم بھی بھٹک رہے ہیں،، دنیا بھٹکے یہ بات سمجھ میں آتی ہے مگر ہم کیوں بھٹک رہے ہیں جبکہ رسول کائنات پر نازل ہوئی روشن کتاب آج بھی موجود ہے جس میں دنیا کے وجود سے لے کر دنیا کے فنا ہونے تک کا ذکر ہے اور قرآن ہی مذہب اسلام کا دستور ہے اور آئین ہے اور قرآن کے نازل ہونے کے بعد ساری آسمانی کتابوں کے بارے میں اعلان کر دیا گیا کہ وہ برحق تو ہیں اور برحق ماننا بھی ہے مگر عملدرآمد قرآن کے اصول و ضوابط پر ہی ہوگا یعنی قرآن آجانے کے بعد ساری کتابوں پر عملدرآمد منسوخ کر دیا گیا ہے،، قرآن ہی اسلام کا نظریہ ہے، اسلام کا دستور ہے، مکمل ضابطہ حیات ہے اور قرآن ایسی کتاب ہے جس میں رائی کے دانے کے برابر بھی شک کی گنجائش نہیں ہے اور قرآن کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود اللہ تعالیٰ نے لے رکھی ہے اور قرآن کے نزول اور تحفظ سے متعلق آیت بھی قرآن میں ہی موجود ہے جو ایک چیلنج ہے ان لوگوں کے لئے جو لوگ قرآن پر انگلی اٹھاتے ہیں-

سیرۃ النبی کما حقہ بیان ہی نہیں کیا جا سکتا کیونکہ آخری پیغمبر کا مقام و مرتبہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے اور اللہ کے رسول جانتے ہیں ان کے احکامات سے منہ موڑنا وجہ بربادی ہے دونوں جہاں میں ذلت و رسوائی ہے اور ہمیں اگر ذلت و رسوائی سے بچنا ہے تو نبی پاک کی سیرت طیبہ پر عمل کرنا ہوگا اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے

«اولاد کی پرورش»

اولاد کی پرورش اور تعلیم و تربیت میں پاکیزگی لائیں تاکہ ہوش سنبھالتے ہی اسے احساس رہے کہ میں مسلمان ہوں،، اور جب مسلمان ہوں تو مجھے اللہ و رسول کے احکامات پر عمل کرنا ہے مسجدوں میں جانا ہے اور نمازوں کی پابندی کرنا ہے،، کسی کا دل نہیں دکھانا ہے،، کسی کا مذاق نہیں اڑانا ہے،، خیانت کی راہ پر لگنے والا مشورہ نہیں دینا ہے،، ڈنکے کی چوٹ پر اعلان کرنا ہے کہ سیرت رسول عالم اسلام اور عالم انسانیت کے لئے مشعلِ راہ ہے اور ذریعہ نجات ہے نبی پاک کا ہم امتیوں پر اتنا احسان ہے کہ ہم پوری زندگی ذکر و اذکار کرتے رہیں تو بھی احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتے مگر ہاں ہم اپنا بگڑا مقدر ضرور سنوار سکتے ہیں-

«نبی پاک کا اخلاق کریمانہ»

نبی آخرالزماں کا اخلاق و کردار اس قدر بلند تھا کہ آپ غیروں کو بھی مصیبت میں دیکھتے تو بیچین ہو جاتے اور اس کی مدد فرماتے آپ ﷺ پچیس سال کے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا چالیس سال کی،، آپ ﷺ کنوارے اور حضرت خدیجہ دو دو شوہر سے بیوہ پھر بھی حضرت خدیجہ سے عقد نکاح فرمایا،، پوری دنیا کے لئے آج بھی یہ سبق آموز ہے آزادی نسواں کا نعرہ لگانے والوں ہوش میں آؤ ہوائی جہاز میں خواتین کو تعینات کر کے سینہ پھلاتے ہو مگر یہ بھول رہے ہو کہ تم نے اس وقت جہاز میں خواتین کو جگہ دی جب وہ جوان تھی کیا کبھی کسی ایسی خاتون کو تعینات کیا جب اس کے چہروں پر جھریاں پڑ گئی ہوں اور وہ بوڑھی ہو چکی ہو؟ نبی سرور کونین صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں ایک یہودی کی میت کو لیجاتے ہوئے دیکھا تو کھڑے ہو گئے صحابہ کرام نے کہا کہ یا رسول اللہ وہ تو یہودی کی میت ہے پھر بھی آپ کھڑے ہو گئے تو فرمایا محسن انسانیت نے کہ ہاں وہ یہودی ہے لیکن ہے تو انسان،، ایک انسان کی جاتی ہوئی میت کو دیکھ کر میں کھڑا ہوا تاکہ دنیا جانے کہ انسانیت بہت بڑی چیز ہے- اور آج ہمارا حال یہ ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کی پریشانیاں دیکھ کر خوش ہوتے ہیں بغض و کینہ ہمارے اندر اتنا زیادہ ہے کہ ہمارا معاشرہ تباہ ہوتا جا رہا ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ جو قوم عریانیت کی مخالف تھی، زنا کے قریب نہیں جاتی تھی آج وہی قوم عریانیت کی چادر اوڑھنے لگی، مسلم خواتین بازاروں کی رونق بننے لگیں اور مسلم نوجوان کا یہ حال ہے کہ لڑکیوں کو زناکاری کی نظروں سے دیکھنا فخر سمجھنے لگا یاد رکھیں بارہ ربیع الاول نبی آخرالزماں کی ولادت کا دن ہے تو یہ برائی کو جڑ سے اکھاڑنے کا عہد کرنے کا بھی دن ہے، بے سہاروں کو سہارا دینے کا بھی دن ہے، پیار محبت عام کرنے کا بھی دن ہے، یتیموں سے بے پناہ محبت کرنے کا بھی دن ہے، بڑوں کا ادب اور چھوٹوں پر شفقت کرنے کا بھی دن ہے مساجد کو سجدوں سے آباد کرنے کا عہد کرنے کا دن ہے یہی میلاد النبی کا پیغام ہے اور اس پیغام کو عام کریں خود عمل کریں اور دوسروں کو عمل کرنے کی دعوت دیں ہمیں اس بات کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانات کے ساتھ بھی زیادتی کرنے سے منع فرمایا ہے نبی پاک کے اخلاق کریمانہ کی برکت ہی ہے کہ بہت ہی کم عرصے میں پوری دنیا میں اسلام کا شامیانہ تن گیا اور لوگ جوق در جوق اسلام کے شامیانے میں داخل ہونے لگے- آج بچے، بوڑھے اور جوان سب کی ذمہ داری ہے کہ وہ سیرت نبوی اور احادیث نبوی کا مطالعہ کریں تب معلوم ہوگا کہ سیرت نبوی ہی مسلمانوں کے لئے اور پوری انسانیت کے لئے آئیڈیل اور ماڈل ہے اور یہی کامیابی کی ضامن ہے-

javedbharti508@gmail.com

نیپال اردو ٹائمز جماعت اہلسنت کے لئے باعث افتخار

میڈیا کوئی بھی ہو' شوشل میڈیا' الکٹرونک میڈیا خواہ پرنٹ میڈیا
قوم کے اذہان و افکار کی ترقی و تنزلی یا تعمیر و تخریب میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ سچائی کو دبانے اور حقایق کو چھپانے میں جو کلیدی کردار و عمل میڈیا کا ہے وہ کسی کا نہیں
صبح کو خبر جنم لیتی ہے اور دوپہر ہوتے ہوتے جوان ہو کر اکناف عالم میں پھیل جاتی ہے جنگلوں بیابانوں' سمندروں اور کوہستانوں کا سینہ چیر کر پوری دنیا کا سفر کر لیتی ہے
ایسے میں اپنے جذبات و احساسات کو عالم میں پہونچانے کے لیے اپنا میڈیا کتنا ضروری اسکا ادراک و احساس ہر دردمند دل کو ہوگا نیپال ہمارا پیارا وطن ہے یہاں کی سرکاری زبان نیپالی ہے' مگر اردو زبان بھی خوب راج کرتی ہے ٹی وی چینلوں نے اردو زبان و ادب کو یہاں کی تہذیب کا جزو لاینفک بنا دیا ہے مگر افسوس کہ یہاں اردو زبان کا کوئی اخبار نہیں تھا اردو داں طبقہ خصوصاً علما حضرات دنیا و مافیہا کی خبر سے اکثر۔ ایسے حالات میں ضرورت تھی کہ ہمارا کوئی میڈیائی پلیٹ فارم ہو۔ برسوں سے یہ خواب شرمندۂ تعبیر ہونے کو بیتاب و بیقرار تھا کہ جانبازوں کا ایک طبقہ میدان عمل میں اتر پڑا۔ مفسر قرآن مؤرخ نیپال مفتی محمد رضا قادری سالک مصباحی جو ہر فن مولی کہے جانے کے حقدار ہیں جنہوں نے پانچ سالہ اپنی بے مثال خدمات کی بدولت جامعہ نظام الدین اولیاء دہلی کے پرنسپل رہے جہاں فارغ التحصیل علما فضلا کو پڑھاتے رہے پھر سربراہ اعلیٰ الجامعتہ الاشرفیہ مبارکپور کے حکم پر اشرفیہ مبارکپور میں بحیثیت مدرس تشریف لاے اور وہاں کی عزیز المساجد میں جمعہ کی امامت و خطابت کی ذمے داری اپنے سر لے لی جنہوں نے ۲۰۰۷ میں ہند سطح کا مقابلہ علم حدیث میں اول پوزیشن حاصل کر کے زریں ایوارڈ کا خود کو حقدار ثابت کیا مارہرہ مطہرہ کے شیخ السادات کے ہاتھوں انعام حاصل کیا فقہی بصیرت میں یکتائے روزگار تاریخ دانی میں اپنی مثال آپ ساڑھے چھ سو صفحات پر مشتمل جنکی کتاب "نیپال میں اسلام کی تاریخ" اور علاوہ
ازیں درجنوں معیاری کتب کے مصنف انہوں نے اس کار عظیم کی نگرانی اپنے سر لی۔ اسکے ایڈیٹر صاحب قرطاس و قلم فاضل جلیل حضرت مولانا عبدالجبار علیمی اور اس کے نائب ایڈیٹر مفتی باکمال روشن فکر و خیال حضرت مولانا مفتی کلام الدین نعمانی مصباحی وغیرہ کی ارادت میں ایک ہفتہ واری اخبار بنام نیپال اردو ٹائمز "معرض وجود میں آیا
پھر کیا تھا۔ ہر طرف سے آفریں آفریں کی دلنواز صداءیں آنے لگیں، مبارکبادیوں کے ترانے فضاے بسیط میں لہرانے لگے۔
آج ایک سال کا عرصہ پورا ہو گیا اور مکمل پابندی اور باقاعدگی کیساتھ یہ اخبار ہر ہفتہ بلاناغہ اپنے جلوے بکھیرتا ہوا اپنی پوری رعنائیوں زیبائیوں کیساتھ سال بھر کا سفر تمام کیا
اس موقعہ پر ہم "نیپال اردو ٹائمز" کے تمام اراکین کی خدمات میں خراج تحسین و تبریک پیش کرتے ہیں' انکی ہمتوں کو سلام کرتے ہیں انہوں نے قلت وسایل اور راہ پر خار کی پرواہ کیے بغیر اپنا سفر جاری رکھا اور قوم مسلم کو ایک پلیٹ فارم دیا
آج ہم فخر سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا بھی ایک پلیٹ فارم ہے، خداوند متعال اس اخبار کو' اخبار کے عملہ کو' اسکے جملہ معاونین کو آفات ارضی و سماوی سے شریروں کی شرارت سے حاسدوں کے حسد سے فتینوں کی فتنہ پروری سے محفوظ و مامون رکھے اور اس قافلہ نور کی نورانیت کو والمضاعف کرے دارین کی سرفرازیاں نصیب کرے خدا رحمت کند براین جوانان جفاکش را

محمد عثمان برکاتی مصباحی
بانی مرکزی ادارہ شرعیہ کشمیری جامع مسجد کاٹھمانڈو
و مہتمم دارالعلوم فیضان مدینہ جنکپور نیپال

پیغمبر امن وسلام "مستشرقین یورپ کی نظر میں

محمد اکرم علیمی، کپلوستونیپال

اسلام کی راسخ بنیاد امن و سلامتی کے اٹل اصول پر استوار ہے۔ لفظِ "اسلام" اپنے مادہ "س ل م" سے مستعار ہے، جو امن، آشتی، تسلیم و رضا اور سرافرازی کے گہرے معانی کی آبرو رکھتا ہے۔ اللہ رب العزت کے اسمائے حسنیٰ میں "السلام" کی شمولیت اس امر کی غماز ہے کہ وہ ذاتِ قدسیہ سرچشمہ امن و رحمت ہے۔ اسی طرح، خاتم النبیین، رحمت للعالمین، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے عالمگیر امن کا علمبردار بنا کر مبعوث فرمایا۔ قرآنِ حکیم میں ارشادِ ربانی ہے: "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ" (ہم نے آپ کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا) (سورۃ الانبیاء: 107)۔ یہ آیتِ مبارکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کو عالم کے لیے رحمتِ کامل قرار دیتی ہے، جو امن، عفو، محبت اور انسانیت کی فلاح کا مظہر ہے۔ سیرتِ طیبہ ایک ایسی درخشاں تصویر ہے جو تنازعات کی سرکوبی، معاہدات کی پاسداری اور عالمِ انسانیت کو ظلم و استبداد سے نجات دلانے کی عظیم جدوجہد پیش کرتی ہے۔ اس مضمون میں ہم قرآنِ عظیم، احادیثِ نبویہ اور مستشرقین کے معتبر و مستند اقوال کی روشنی میں اس حقیقت کو واشگاف کریں گے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً پیغمبرِ امن وسلام ہیں۔

قرآنِ عظیم کی روشنی میں پیغمبرِ امن وسلام

قرآنِ حکیم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو امن و آشتی کا روشن مینار قرار دیتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً" (سورۃ البقرہ: 208) "اے ایمان والو! تم سب کے سب امنِ کامل (اسلام) میں داخل ہو جاؤ۔" یہ آیتِ کریمہ اسلام کے امنِ عظیم کی تفسیر پیش کرتی ہے، اور چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دین کے داعی و مبلغِ اعظم ہیں، لہٰذا آپ کی ذاتِ گرامی امن کی تجسیم ہے۔ ایک اور مقام پر ارشاد ہے: "وَإِن جَنَحُوا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا" (سورۃ الانفال: 61)، "اگر وہ امن کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کی طرف جھک جاؤ۔" یہ آیتِ مبارکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو امن کی دعوت اور اس کی ترویج کا حکم عطا کرتی ہے، جو صلحِ حدیبیہ جیسے عظیم الشان واقعات سے منکشف ہے۔

مزید برآں، قرآنِ حکیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمِ انسانیت کے لیے رہنما و ناصح قرار دیتا ہے: "وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا" (سورۃ سبا: 28)۔

"ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لیے خوشخبری اور ڈرسنانے والا بنا کر بھیجا"

یہ بعثتِ عالمگیر امن و سلامتی کی مضبوط بنیاد پر قائم ہے، کیونکہ بشارت و انذار انسانیت کو خیر و فلاح اور آشتی کی راہ دکھاتے ہیں۔ قرآنِ مجید واضح کرتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت رحمتِ عالمگیر ہے، جو امن کی سب سے عظیم صورت ہے۔

احادیثِ نبویہ سے استدلال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ مبارکہ امن و آشتی کے بحرِ بیکراں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ" (صحیح بخاری، حدیث نمبر: 10)، "مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان محفوظ رہیں۔" یہ حدیثِ پاک امن کی بنیادی تفسیر ہے اور سیرتِ طیبہ کا جوہرِ ناب ہے۔ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے: "أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ" (صحیح مسلم، حدیث نمبر: 54)، یعنی "تم آپس میں سلام کی کثرت کرو۔" سلام کا تبادلہ اخوت، محبت اور امن کی بنیاد ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ" (صحیح مسلم، حدیث نمبر: 54)، "تم جنت میں داخل نہ ہو سکو گے جب تک ایمان نہ لاؤ، اور ایمان نہ لا سکو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو گے تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو گے، تم آپس میں سلام کی کثرت کرو۔" یہ حدیثِ مبارکہ امن کو ایمان اور اخوت کے عظیم رشتے سے ملاتی ہے۔ مزید یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ تَعَالَى وَضَعَهُ اللَّهُ فِي الْأَرْضِ فَأَفْشُوهُ بَيْنَكُمْ" (شعب الایمان للبیہقی، حدیث نمبر: 8335)، "سلام اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ایک نام ہے، جسے اس نے زمین پر رکھا، پس تم اسے آپس میں عام کرو۔"

سیرتِ طیبہ میں صلحِ حدیبیہ، فتحِ مکہ کا عفوِ عام اور متعدد قبائل سے معاہدات امن کی تابناک مثالیں ہیں۔ ایک حدیث میں فرمایا: "مَنْ صَلَحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ كَانَ لَهُ أَجْرُ عِتْقِ رَقَبَةٍ" (سنن ترمذی، حدیث نمبر: 2641)، یعنی "جو دو افراد کے مابین صلح کرائے، اسے غلام آزاد کرنے کا اجر ملے گا۔"

مستشرقین کے اقوال

مغربی مفکرین و مستشرقین نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا کو پیغمبرِ امن و سلام تسلیم کیا ہے۔ مشہور فرانسیسی مورخ الفونس ڈی لامارٹین اپنی تصنیف ہسٹری آف ترکی میں رقم طراز ہے: "ان کی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی) عقیدت کے لیے مصائب برداشت کرنے کی استعداد، ان لوگوں کی اعلیٰ اخلاقیات جو ان پر ایمان لائے اور انہیں رہنما مانا، اور ان کی عظمت جو انہیں عروجِ ساوی تک لے گئی، یہ سب ان کی صداقت و راستی کی دلیل ہیں۔" (Histoire de la Turquie)

جرمن مستشرق گستاو ویل اپنی کتاب ہسٹری آف دی خلیفہ میں لکھتا ہے "محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی قوم کے لیے ایک درخشاں نمونہ تھے۔ وہ عادل، صادق، ذہین، پاکیزہ، فیاض اور حاضر دماغ تھے۔" (Geschichte der Chalifen,)

انگریز مستشرق ولیم مونٹگمری واٹ اپنی کتاب محمد ایٹ مکہ میں لکھتا ہے: "ہم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شخصیت کے کئی گوشوں کو جدا کر سکتے ہیں... وہ ایک ایسی ذات تھی جو امن و مصالحت کی داعی تھی۔" (Muhammad at Mecca,)

تھامس کارلائل اپنی کتاب آن ہیروز، ہیرو ورشپ اینڈ دی ہیروِک ان ہسٹری میں رقم طراز ہے: "ایک خاموش عظیم روح، جو تنہائی میں نہیں رہ سکتی تھی۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) فطری طور پر ایسی ذات تھے جو صداقت و راستی کی طرف مائل تھے۔" (On * Heroes, Hero-Worship, and The Heroic in History,)

اینی بیسنٹ اپنی تصنیف دی لائف اینڈ ٹیچنگز آف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میں لکھتی ہے: "میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کو اس کی حیرت انگیز زندہ دلی کی وجہ سے ہمیشہ بلند مقام دیا ہے۔ یہ وہ واحد دین ہے جو مختلف حالات میں ڈھلنے کی استعداد رکھتا ہے۔" (The Life and Teachings of Muhammad,)

فرانسیسی فلسفی وولٹیئر، جو اکثر تنقیدی رویہ رکھتا تھا، اپنی کتاب ایسے سر لیز مورز ایٹ لیسپری ڈیس نیشنز میں تسلیم کرتا ہے: "پیغمبر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ایک متاثر کن نبی اور مومن تھے۔ کوئی بھی اس اعلیٰ مقام پر نزاع نہیں کر سکتا۔ مساوات و اخوت کے جذبات جو انہوں نے عام کیے، وہ اسلام کی بنیاد ہیں۔" (Essai sur les moeurs et l'esprit des nations,)

یہ اقوال اس امر کی صریح شہادت ہیں کہ غیر مسلم مفکرین نے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی امن پسندی، عدل و انصاف اور رحمتِ عالمگیر کے اوصاف کو خراجِ تحسین پیش کیا۔ پیغمبرِ امن وسلام، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ والا اور سیرتِ طیبہ امن کی درخشاں تجسیم ہے۔ قرآنِ عظیم کی آیاتِ مبارکہ، احادیثِ نبویہ کی تعلیماتِ عالیہ اور مستشرقین کے مستند اقوال سے یہ حقیقت عیاں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصدِ اعلیٰ عالم کو امن، آشتی اور سلامتی کی دعوت دینا تھا۔ صلحِ حدیبیہ کا عظیم الشان معاہدہ، فتحِ مکہ کا عفوِ عام اور متعدد قبائل سے معاہدات آپ کی سیرت کے وہ تابناک نقوش ہیں جو امن کی عملی تفسیر ہیں۔ موجودہ پر آشوب عہد میں، جہاں نفرت، انتشار اور نزاع کی فضا مسلط ہے، نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیماتِ عالیہ ہی امنِ عالم کی ضمانت ہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں آپ کی سنتِ طیبہ پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

محمد اکرم علیمی: جامعہ اہلسنت نظامیہ وجامعہ فاطمۃ الزہراء مہراج گنج 11 (رضا نگر) شنکر پور کپل وستونیپال

نوٹ: مستشرقین کی عبارتیں سیرت ضیاء النبی، اور اسلام اور مستشرقین سے ماخوذ ہیں

صحابہ کرام کا عشق رسول ﷺ

از:- محمد کامران رضا گجراتی
جامعۃ المدینہ فیضان اولیاء احمد آباد گجرات

محبتِ رسول ﷺ ہی اصل ایمان ہے اور جانِ ایمان ہے۔ اس کے بغیر ایمان، ایسا بے جان جسم ہے جس میں زندگی کی رمق باقی نہیں رہتی۔ سرکارِ دوعالم ﷺ کے صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے والہانہ عشق و محبت کے جذبات میں ڈوب کر، جس شان و شوق سے اپنے محبوب آقا ﷺ سے عقیدت و وفا کا اظہار کیا، اس کی نظیر تاریخِ انسانیت پیش کرنے سے قاصر ہے۔ مومن ہونے کے لیے حضور ﷺ پر ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح کامل مومن بننے کے لیے آقا کریم ﷺ سے سچی محبت رکھنا بھی ضروری ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهِ وَوَالِدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ» (بخاری، کتاب الایمان، ج: 1، ص: 17، حدیث: 15) ترجمہ: "تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔" سرکار ﷺ کے اس فرمانِ مبارک کو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے مکمل طور پر اپنے اوپر نافذ کر لیا تھا۔ جیسا کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ، شیرِ خدا، کرم اللہ وجہہ الکریم سے کسی نے سوال کیا کہ آپ لوگ رسول اللہ ﷺ سے کیسی محبت کرتے ہیں؟ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "كَانَ وَاللَّهِ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَمْوَالِنَا، وَأَوْلَادِنَا، وَآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ عَلَى الظَّمَاءِ"

"خدا کی قسم! حضور ﷺ ہمیں اپنے مال، اولاد، والدین، ماؤں اور سخت پیاس کے وقت ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ محبوب ہیں۔" (الشفا، جلد: 2، ص: 15، دار الکتب العلمیہ بیروت) حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ مجھے تین چیزیں پسند ہیں: (1) حضور ﷺ کے چہرہ پُر انوار کا دیدار کرتے رہنا (2) آپ ﷺ پر اپنا مال خرچ کرنا اور (3) آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر رہنا۔

(تفسیر روح البیان، ج: 2، ص: 264) حقیقت یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت کے بغیر ایمان کامل نہیں۔ اور اگر یہ محبت ہر دوسری محبت پر غالب نہ ہو، تو ایمان میں کمال آنا ممکن نہیں۔ ایمان نام ہی محبتِ رسول ﷺ کا ہے۔

مومنِ کامل کی پہچان یہی ہے کہ اس کے دل میں رسولِ خدا ﷺ کی محبت، ہر رشتہ، ہر تعلق اور ہر شے سے بڑھ کر ہو، چاہے وہ باپ ہو، بیٹا ہو یا کوئی اور۔ یہی وہ پیمانہ ہے جس پر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کامل اُترے۔

بیشک حضور ﷺ کے تمام صحابہ عشق و محبت کے پیکر تھے۔ ان کی رگ رگ میں محبتِ مصطفیٰ ﷺ سمائی ہوئی تھی۔ ان کی زندگیوں کا ماحاصل عشقِ رسول ﷺ تھا۔ اسی لیے ان کا اندازِ محبت نرالا تھا۔ وہ حضور ﷺ کے وضو کے پانی کو بھی زمین پر گرنے نہ دیتے۔ تیروں کی بارش میں ڈھال بن کر آقا ﷺ کے آگے کھڑے ہو جاتے، اپنی جان و مال لٹانے کے لیے ہر وقت تیار رہتے، اور ان کی زندگیوں کا واحد مقصد محبوبِ خدا ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا۔ قبولِ اسلام سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک، صحابۂ کرام نے حیاتِ نبوی ﷺ کی ہر ادا، ہر عادت اور طرزِ زندگی کے ہر گوشے کو اپنے دل و دماغ پر ایسا نقش کر لیا تھا کہ وہ سیرتِ مصطفیٰ ﷺ کے زندہ ترجمان بن گئے۔

تمام صحابہ، آسمانِ عشق و محبت کے درخشاں ستارے ہیں۔

جو سوزِ محبت اور والہانہ انداز صحابہ کرام کے ہاں نظر آتا ہے، وہ تاریخِ محبت کے کسی اور صفحے پر نہیں ملتا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

جان ہے عشق مصطفےٰ روز فُزوں کرے خدا جس کو ہو درد کا مزہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں

ایمان کی حقیقت ذکر میلاد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

از قلم
انیس الرحمن حنفی رضوی
بہرائچ شریف یوپی الھند

انسان کی تاریخ اگر دیکھی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر قوم اور ہر ملت کے ہاں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے اپنی ذات کے ذریعہ انسانیت کو راستہ دکھایا۔ مگر تاریخ گواہ ہے کہ جتنے انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث ہوئے، ان میں سب سے آخری، سب سے برگزیدہ اور سب سے عظیم ہستی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ آپ کی ذات اقدس نہ صرف تاریخ انسانی بلکہ تاریخ کائنات کی سب سے حسین، سب سے روشن اور سب سے مبارک حقیقت ہے۔ آپ ﷺ کو خالق کائنات نے اپنی قدرت کاملہ سے وہ کمالات، وہ فضائل اور وہ خصوصیات عطا فرمائیں جو نہ کسی اور کو حاصل ہوئیں نہ قیامت تک کوئی اور ان کا ہم سر ہو سکتا ہے۔

ایمان کا مفہوم صرف یہ نہیں کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے وجود کو مانے بلکہ حقیقی ایمان وہ ہے جس میں حضور ﷺ کی محبت اور آپ کا ذکر دلوں کی دھڑکنوں میں بسا ہوا ہو۔ ایمان کا جوہر تب ہی اپنی حقیقت کو پاتا ہے جب ذکر مصطفی ﷺ دلوں میں اُتر جائے اور میلاد مصطفی ﷺ کی خوشبو سے زندگیاں معطر ہو جائیں۔

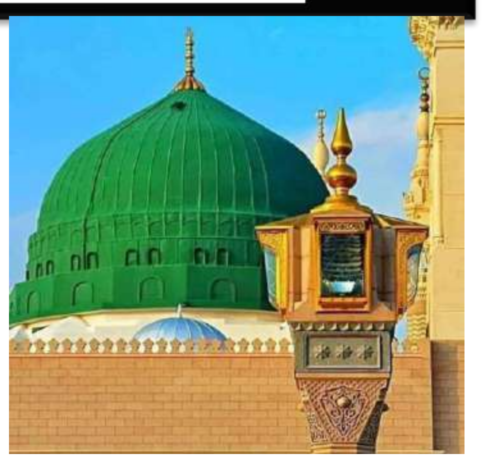

تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کا ذکر ہمیشہ بلند رکھا اور قیامت تک بلند رکھے گا۔ اذان ہو یا نماز، قرآن ہو یا دعا، عبادات کی ہر شکل میں ذکر مصطفی ﷺ شامل ہے۔ یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ حضور ﷺ کے فضائل اور کمالات کو بیان کرنے کے لیے دنیا کی زبانیں اور قلم عاجز ہیں۔ ہر دور میں علماء، صوفیاء اور محققین نے اپنی بساط کے مطابق اس سمندر سے موتی چُنے مگر اس بحرِ بے کراں کا کوئی کنارہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی سیرت اور خصائص پر سب سے زیادہ کتابیں لکھی گئیں، سب سے زیادہ اشعار کہے گئے اور سب سے زیادہ زبانوں میں آپ کا تذکرہ ہوا۔ پس ایمان کی اصل روح یہی ہے کہ بندہ مومن اپنے دل و دماغ میں مصطفی کریم ﷺ کا ذکر زندہ رکھے، میلاد النبی ﷺ کے تذکرے کو باعثِ سعادت سمجھے اور حضور کی محبت کو ایمان کا سرمایہ جانے۔ ربیع الاول کا مہینہ جب آتا ہے تو اہلِ ایمان کے دلوں میں خوشبو اور نور بھر دیتا ہے۔ یہ مہینہ دراصل ایمان کی تجدید کا مہینہ ہے کیونکہ ایمان کی حقیقت ذکر مصطفی ﷺ اور میلاد مصطفی ﷺ ہی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔ رب ذوالجلال نے آپ کو بے شمار فضائل اور ان گنت کمالات سے سرفراز فرمایا۔ قرآن مجید نے آپ کو "رحمۃ للعالمین" کہا اور "فضل عظیم" قرار دیا۔

اللہ تعالیٰ نے جتنے بھی انبیاء کرام علیہم السلام مبعوث فرمائے، سب کو اپنے اپنے دور میں عظمت عطا کی، مگر سب کمالات کا مرکز و منبع حضور اکرم ﷺ کو بنایا۔ جس طرح اللہ وحدہ لا شریک اپنی ذات و صفات میں یکتا ہے، اسی طرح حضور ﷺ بھی اپنے خصائص و کمالات میں یکتا و منفرد ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے بیس برس تک کتبِ حدیث، آثار اور تفاسیر کا مطالعہ کر کے حضور ﷺ کے خصائص کو جمع کیا اور اپنی کتاب خصائص کبریٰ اور انموذج اللبیب فی خصائص الحبیب میں ایک ہزار سے زائد خصوصیات تحریر فرمائیں۔ ان کے شاگرد امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب کشف الغمہ عن جمیع الامۃ میں یہ خصائص نقل کیے۔ ان خصوصیات میں یہ بھی شامل ہے کہ آپ ﷺ سب سے پہلے پیدا کیے گئے اور سب سے آخر میں مبعوث ہوئے۔

گیا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور تمام مخلوقات آپ عالمِ ارواح میں جب نورِ مصطفی ﷺ تخلیق ہوا تو اسی وقت نبوت کا تاج آپ کے سرِ اقدس پر رکھا گیا۔ دیگر انبیاء کی ارواح نے آپ کی روحِ مقدسہ سے فیض پایا۔ اللہ نے انبیاء سے یہ عہد بھی لیا کہ اگر وہ آپ کے زمانے کو پائیں تو آپ پر ایمان لائیں اور آپ کی مدد کریں۔

آپ ﷺ کا اسمِ گرامی عرش کے پایوں پر، ساتوں آسمانوں پر، جنت کے درختوں اور محلات پر لکھا کی برکت سے پیدا کی گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسماء مبارکہ میں سے آپ کو حصہ دیا، جیسے "رؤف" اور "رحیم"۔ قرآن میں اللہ نے کبھی آپ کو براہِ راست نام سے نہیں پکارا بلکہ القاب سے خطاب کیا اور یہ شانِ محبت ہے۔ تورات، زبور اور انجیل میں بھی آپ اور آپ کے اصحاب کا تذکرہ موجود ہے۔

آپ ﷺ کا خاندان تمام خاندانوں سے، آپ کا نسب تمام نسبوں سے افضل ہے۔ آپ کی ولادت کے سال بانجھ عورتوں کو بھی اولاد عطا ہوئی۔ آپ کی ولادت کے وقت ایسا نور ظاہر ہوا کہ شام کے محلات تک منور ہو گئے۔

آپ نے جب پہلی مرتبہ کلام فرمایا تو سب سے پہلے اپنے رب کا ذکر کیا: "اللہ اکبر کبیراً" اور اپنے امتیوں کے لیے دعا کی: "ربّ ہب لی امتی"۔ اور جب وصال فرمایا تو زبان پر یہ الفاظ تھے: "اللھم بالرفیق الاعلیٰ"۔ آپ کا گہوارہ فرشتے جھلاتے تھے، گرمی میں بادل آپ پر سایہ کرتے، آپ کے جسم اطہر سے خوشبو نکلتی تھی۔ حتیٰ کہ آپ کا بول و براز بھی پاکیزہ اور خوشبودار تھا اور شفا کا ذریعہ تھا۔ آپ کا نام محمد ﷺ اللہ کے اسمِ محمود سے ماخوذ ہے۔

اللہ نے اپنے ذکر کے ساتھ آپ کے ذکر کو بلند کیا۔ اذان، اقامت، نماز، خطبہ، تشہد — ہر جگہ آپ کا ذکر اللہ کے ذکر کے ساتھ شامل ہے۔ قرآن کی بے شمار آیات اس حقیقت پر دلیل ہیں کہ:

یوں ایمان، اطاعت، محبت اور رضا کا ہر راستہ آپ ﷺ کے در سے ہو کر گزرتا ہے۔

اسی تو امام عشق و محبت سیدی سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و محب میں نہیں میرا تیرا

بے شک خدا کا یہی در ہے، اور کوئی در نہیں۔

"بخدا خدا کا یہی ہے در، نہیں اور کوئی مفر و مقر
جو وہاں سے ہو یہیں آ کے ہو، جو یہاں نہیں وہ وہاں نہیں"

ذکر مصطفی ﷺ کی رفعت کا یہ عالم ہے کہ آپ کا ذکر فرش پر بھی ہے اور عرش پر بھی، انسان بھی کرتے ہیں، فرشتے بھی، جنات بھی اور درخت و پتھر بھی۔ آج بھی دنیا کے ایک کونے سے فجر کی اذان بلند ہوتی ہے، اور پھر وقت کے ساتھ ساتھ دنیا کے دوسرے کنارے تک گونجتی ہے۔ ہر لمحے میں دنیا کا کوئی نہ کوئی خطہ ایسا ہے جہاں اذان ہو رہی ہوتی ہے اور اس میں نام مصطفی ﷺ بلند کیا جا رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن کی تلاوت میں بھی ہر وقت ذکر مصطفی ﷺ جاری ہے، اور درود و سلام تو وہ ذکر ہے جو کبھی تھمتا ہی نہیں۔ ہر لمحہ فرشتے حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔

امام اہلسنت اس حقیقت کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں

فرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ، عرش پہ طرفہ دھوم دھام
کان جدھر لگایئے، تیری ہی داستان ہے

آپ کا نام عرش و کرسی پر، جنت کے درختوں کے پتوں پر اور جنت کے محلات پر لکھا ہے۔ تمام انبیاء نے اپنی امتوں سے آپ پر ایمان لانے کا وعدہ لیا۔ ہر آسمانی کتاب میں آپ کا ذکر ملتا ہے۔ دنیا کی تاریخ میں سب سے زیادہ کتابیں آپ کی سیرت پر لکھی گئیں، سب سے زیادہ کلام آپ کی نعت میں کہا گیا، سب سے زیادہ زبانوں میں آپ ہی کا ذکر ہے۔

جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ نے کہا:

اے رضا! خود صاحبِ قرآن ہے مدّاحِ حضور
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسول اللہ کی

الغرض ایمان کی حقیقت محبتِ رسول ﷺ ہے۔ اور محبت رسول ﷺ کا ذریعہ ذکرِ مصطفی ﷺ اور میلاد مصطفی ﷺ ہے۔ جو دل اس ذکر سے روشن ہے، وہی دل ایمان کی حقیقت کو پا لیتا ہے اور وہی اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے لئے رحمت ہیں۔

محمد حسن سراقہ رضوی
(معاون ایڈیٹر نیپال اردو ٹائمز) بھیرہواں نیپال

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے کلام مقدس مین ارشاد فرماتا ہے
} وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین (ترجمہ اور ہم نے تمھیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔ {
یعنی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم، ہم نے اپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا ہے۔
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت ملاحظہ فرمائیں
حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی رحمت:
تاجدار رسالت صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نبیوں ،رسولوں اور فرشتوں علیہم الصلوۃ والسلام کے لئے رحمت ہیں، دین و دنیا میں رحمت ہیں ،جنات اور انسانوں کے لئے رحمت ہیں ، مومن و کافر کے لئے رحمت ہیں ، حیوانات، نباتات اور جمادات کے لئے رحمت ہیں الغرض عالم میں جتنی چیزیں داخل ہیں، سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ان سب کے لئے رحمت ہیں ۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلمکا رحمت ہونا عام ہے، ایمان والے کے لئے بھی اور اس کے لئے بھی جو ایمان نہ لایا۔ مومن کے لئے تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم دنیا و آخرت دونوں میں رحمت ہیں اور جو ایمان نہ لایا اس کے لئے آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم دنیا میں رحمت ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی بدولت اس کے دنیوی عذاب کو مؤخر کر دیا گیا اور اس سے زمین میں دھنسانے کا عذاب، شکلیں بگاڑ دینے کا عذاب اور جڑ سے اکھاڑ دینے کا عذاب اٹھا دیا گیا۔ (خازن، الانبیاء، تحت الایۃ: ۱۰۷، ۲۹۷/۳
اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں عالم ماسوائے اللہ کو کہتے ہیں جس میں انبیاء و ملائکہ سب داخل ہیں ۔ تو لاجرم (یعنی لازمی طور پر) حضور پر نور، سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم ان سب پر رحمت و نعمت رب الارباب ہوئے، اور وہ سب حضور کی سرکار عالی مدار سے بہرہ مند و فیضیاب ۔ اسی لئے اولیائے کاملین و علمائے عاملین تصریحیں فرماتے ہیں کہ ازل سے ابد تک ،ارض و سماء میں ، اولی و آخرت میں ،دین و دنیا میں ، روح و جسم میں ، چھوٹی یا بڑی، بہت یا تھوڑی، جو نعمت و دولت کسی کو ملی یا اب ملتی ہے یا آئندہ ملے گی سب حضور کی بارگاہ جہاں پناہ سے بٹی اور بٹتی ہے اور ہمیشہ بٹے گی۔ (فتاوی رضویہ، رسالہ: تجلی الیقین، ۱۴۱/۳۰)
اور فرماتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے اور مومنین پر بالخصوص کمال مہربان ہیں، رؤف رحیم ہیں ،ان کا مشقت میں پڑنا ان پر گراں ہے، ان کی بھلائیوں پر حریص ہیں، جیسے کہ قرآن عظیم ناطق: لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رءوف رحیم (توبہ: ۱۲۸)
)ترجمہ: بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے ائے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔(
تمام عاصیوں کی شفاعت کے لئے تو وہ مقرر فرمائے گئے:
واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمومنت (سوۂ محمد: ۱۹)
(ترجمہ: اور اے حبیب! اپنے خاص غلاموں اور عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو۔) (فتاوی رضویہ، ۲۴/-۶۷۴-۶۷۵)
ایت وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین اور عظمت مصطفی:
یہ ایت مبارکہ تاجدار رسالت صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی عظمت و شان پر بہت بڑی دلیل ہے، یہاں اس سے ثابت ہونے والی دو عظمتیں ملاحظہ ہوں:
1 اس سے ثابت ہوتا ہے کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم مخلوق میں سب سے افضل ہیں ۔ چنانچہ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں جب حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم تمام عالمین کے لئے رحمت ہیں تو واجب ہوا کہ وہ (اللہ تعالی کے سوا) تمام سے افضل ہوں۔ (تفسیر کبیر ،البقرۃ، تحت الایۃ: ۲۵۳، ۵۲۱/۲)
تفسیر روح البیان میں اکابر بزرگان دین کے حوالے سے مذکور ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے خواہ وہ عالم ارواح ہوں یا عالم اجسام ،ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول سب کے لئے مطلق، تام، کامل، عام، شامل اور جامع رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو تمام عالموں کے لئے رحمت ہو تو لازم ہے کہ وہ تمام جہان سے افضل ہو۔ (روح البیان، الانبیاء، تحت الایۃ: ۱۰۷، ۵۲۸/۵)
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلمدونوں جہاں کی سعادتیں حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں کیونکہ جو شخص دنیا میں اپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلمپر ایمان لائے گا اور اپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی اطاعت و پیروی کرے گا اسے دونوں جہاں میں اپ کی رحمت سے حصہ ملے گا اور وہ دنیا و اخرت میں کامیابی حاصل کرے گا اور جو اپ پر ایمان نہ لایا تو وہ دنیا میں اپ کی رحمت کے صدقے عذاب سے بچ جائے گا لیکن اخرت میں اپ کی رحمت سے کوئی حصہ نہ پا سکے گا۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں لوگ کفر، جاہلیت اور گمراہی میں مبتلا تھے، اہل کتاب بھی اپنے دین کے معاملے میں حیرت زدہ تھے کیونکہ طویل عرصے سے ان میں کوئی نبی علیہ السلام تشریف نہ لائے تھے اور ان کی کتابوں میں بھی (تحریف اور تبدیلیوں کی وجہ سے) اختلاف رونما ہو چکا تھا تو اللہ تعالی نے اس وقت اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلمکو مبعوث فرمایا جب حق کے طلبگار کو کامیابی اور ثواب حاصل کرنے کی طرف کوئی راہ نظر نہ آ رہی تھی، چنانچہ اپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلمنے لوگوں کو حق کی طرف بلایا اور ان کے سامنے درست راستہ بیان کیا اور ان کے لئے حلال و حرام کے احکام مقرر فرمائے، پھر اس رحمت سے (حقیقی) فائدہ اسی نے اٹھایا جو حق طلب کرنے کا ارادہ رکھتا تھا (اور وہ اپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلمپر ایمان لا کر دنیا و اخرت میں کامیابی سے سرفراز ہوا اور جو ایمان نہ لایا) وہ دنیا میں اپ کے صدقے بہت ساری مصیبتوں سے بچ گیا۔ (تفسیر کبیر، الانبیاء، تحت الایۃ: ۱۰۷، ۱۹۳/۸، ملخصا) تم ہو جواد و کریم تم ہو رؤف و رحیم بھیک ہو داتا عطا تم پہ کروڑوں درود حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی رحمت میں فرق:
ویسے تو اللہ تعالی کے تمام رسول اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلامر حمت ہیں لیکن اللہ تعالی کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم عین رحمت اور سراپا رحمت ہیں ،اسی مناسبت سے یہاں حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام اور حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کی رحمت میں فرق ملاحظہ ہو، چنانچہ تفسیر روح البیان میں ہے کہ اللہ تعالی نے قران مجید میں حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:
ورحمۃ منا (مریم: ۲۱) ترجمہ: اور اپنی طرف سے ایک رحمت (بنادیں)۔ وراپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے حق میں ارشاد فرمایا وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمینترجمہ: اور ہم نے تمھیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔ ان دونوں کی رحمت میں بڑا عظیم فرق ہے اور وہ یہ کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے رحمت ہونے کو حرف من کی قید کے ساتھ ذکر فرمایا اور یہ حرف کسی چیز کا بعض حصہ بیان کرنے کے لئے اتا ہے اور اسی وجہ سے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلامان لوگوں کے لئے رحمت ہیں جو اپ پر ایمان لائے اور اس کتاب و شریعت کی پیروی کی جو اپ لے کر ائے اور ان کی رحمت کا یہ سلسلہ سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلمکے مبعوث ہونے تک چلا، پھر اپ کا دین منسوخ ہونے کی وجہ سے اپنی امت پر اپ کا رحمت ہونا منقطع ہو گیا جبکہ اللہ تعالی نے اپنے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم کے بارے میں مطلق طور پر تمام جہانوں کے لئے رحمت ہونا بیان فرمایا، اسی وجہ سے عالمین پر اپ کی رحمت کبھی منقطع نہ ہو گی، دنیا میں کبھی اپ کا دین منسوخ نہ ہو گا اور اخرت میں ساری مخلوق یہاں تک کہ (حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام اور) حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام بھی اپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلمکی شفاعت کے محتاج ہوں گے۔ (روح البیان، الانبیاء، تحت الایۃ: ۱۰۷، ۵۲۸/۵)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بحیثیت سیاست داں

از قلم: محمد ابو ہریرہ رضوی مصباحی
(رام گڑھ جھارکھنڈ)

حضور نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات طیبہ انسانی زندگی کے ہر شعبے کے لیے کامل نمونہ ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیاسی زندگی بھی عدل، امن، رواداری، حکمت اور انسانیت نوازی کی اعلیٰ مثال ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضور کے اسوۂ حسنہ کو واضح فرمایا:
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ -(سورہ: احزاب_آیت: ۲۱) ترجمہ: بے شک تمھیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے-(کنزالایمان)
سیاست کا مقصد اور نبوی حکمت:
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیاست کا مقصد اقتدار یا دنیاوی غلبہ نہیں تھا بلکہ اللہ کی وحدانیت کا اعلان، ایک اللہ کی عبادت و ریاضت کی جائے، اور اللہ کی بندگی کو غالب کرنا تھا۔ انسانی حقوق کا تحفظ، رعایا کی بھلائی، عدل و انصاف قائم کرنا اور اجتماعی زندگی کو صحیح اصولوں پر منظم کرنا تھا۔ آپ امت کی رہنمائی اور فلاح کے خواہاں تھے. اور اسلام میں سیاست کا مطلب رعایا کی بھلائی اور عدل و انصاف تھی.
حضرت پیر کرم شاہ ازہری لکھتے ہیں: "سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیہ کی سیاسی بصیرت کا کمال یہ ہے کہ آپ نے انتشار میں جکڑی ہوئی انسانیت کو ایک لڑی میں پرو دیا اور قلیل عرصے میں ایک ایسی ریاست قائم کردی جس کی بنیاد عدل و انصاف پر تھی"-(ضیاء النبی، ج: ٤، ص: ١٢٥)
تنصیب حجر اسود اور لاجواب فیصلہ: حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تعمیر کردہ کعبہ معظمہ میں قریش کے زمانے تک کتنی تبدیلیاں آچکی ہو گی یہ تو عرصہ ماہ و سال سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔
تاریخی روایات میں یہ بات ملتی ہے کہ حضرت خلیل کی تعمیر کے بعد قوم عمالقہ اور پھر ان کے بعد قبیلہ جرہم نے تعمیر نو کی۔ بہر حال قریش کے دور میں کعبہ معظمہ کی عمارت پتھروں کی ایک چار دیواری پر مشتمل تھی جس کی اونچائی انسانی قد سے کچھ زیادہ تھی اور چھت بھی نہ تھی۔ قریش نے یہ صورت حال دیکھ کر کعبہ کی تعمیر نو کا سوچنا شروع کر دیا چناں چہ آخر کار اس کام کو انجام دینے کے لیے عزم کر لیا۔
(السیرۃ النبویۃ لابن کثیر-ج: ١__ص: ٢٧٧)
تعمیری کام ہوتا رہا اور جب حجر اسود کی تنصیب کی باری آئی تو قبائل میں سوئی ہوئی عصبیت بیدار ہو گئی۔ دیوار کعبہ میں حجر اسود کا نصب کرنا ایک اعلیٰ اعزاز تھا۔ بنو عبد الدار نے تو خون کے پیالے میں ہاتھ ڈبو کر عہد کیا کہ کسی کو بھی حجر اسود نصب نہ کرنے دیں گے۔ چنانچہ چار پانچ روز اسی کشیدہ صورت حال میں گزر گئے۔ قریب تھا کہ پھر لامتناہی لڑائیوں کا سلسلہ چل نکلتا کہ ایک روز جھگڑے کے تصفیہ کے لیے سب جمع ہوئے ۔ان میں ابو امیہ بن مغیرہ بن عبد اللہ بن محرم جو ولید بن مغیرہ کا بھائی اور عمر میں سب سے بڑا تھا، اس نے کھڑے ہو کر کہا:
اے گروہ قریش! جس معاملے میں تمھارے درمیان اختلاف رونما ہو گیا ہے اس کا فیصلہ کرنے کے لیے اس شخص کو حکم بنالو جو کل سب سے پہلے اس مسجد کے دروازے سے داخل ہو۔ (السیرۃ النبویۃ لابن کثیر-ج: ١_ص: ٢٨٠) دوسرے دن نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سب سے پہلے حرم شریف میں داخل ہوئے آپ کو دیکھ کر لوگوں کی مسرت کی کوئی حد نہ رہی سارا ماجرا آپ سے بیان کیا گیا آپ نے فرمایا: میرے پاس ایک چادر لاؤ۔
چناں چہ آپ نے اس چادر کو بچھا دیا اور اپنے دست اقدس سے حجر اسود کو اٹھا کر درمیان میں رکھ دیا کہ ہر قبیلے کے ہر خاندان کے ایک ایک سردار کو بلایا اور سب سے چادر پکڑوائی پھر اپنے دست مبارک سے خود حجر اسود کو نصب فرما دیا۔ اس طرح جس معاملے پر جنگ کا خطرہ منڈلانے لگا تھا اور بد نظمی و فساد کی انتہا ہونے والی تھی نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہایت ہی احسن طریقے، سیاسی تدبر سے اس معاملے کو ایسے سلجھایا کہ کام بھی ہو گیا اور خون کا قطرہ تک نہ بہا، بلکہ سب کے سب ہنسی خوشی اس کام میں امن و امان کے ساتھ شریک ہوئے۔ ***مکی دور کی سیاسی حکمت عملی:*** مکہ مکرمہ میں مسلمانوں کو سیاسی و معاشرتی ظلم سہنا پڑا۔ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکمت عملی کے ساتھ قدم اٹھایا جو مندرجہ ذیل ہیں:
خفیہ دعوت: جب یہ آیتیں نازل ہوئیں: یٰۤاَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ (۱) قُمْ فَاَنْذِرْ (۲) وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ (۳) وَ ثِیَابَكَ فَطَهِّرْ (۴) وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ (۵) (پارہ: ۲۹-سورہ: مدثر) اے بالا پوش اوڑھنے والے! کھڑے ہو جاؤ، پھر ڈر سناؤ، اور اپنے رب ہی کی بڑائی بولو، اور اپنے کپڑے پاک رکھو۔ اور بتوں سے دور رہو۔ (کنزالایمان) ان آیات کے نزول کے بعد حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسلام کی تبلیغ آہستہ آہستہ شروع کر دی، جو لوگ آپ کے بہت قریب تھے اور جن پر آپ کو کافی اعتماد تھا سب سے پہلے ان کو تبلیغ کی. چوں کہ عرب بت پرستی میں گھرے ہوئے تھے، اس لیے ان کے درمیان اعلانیہ اسلام کی تبلیغ کرنا بڑا مشکل تھا. اس ماحول کو دیکھتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلے پوشیدہ طور پر تبلیغ اور دعوت کا کام شروع کیا. اس دوران بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا. خفیہ تبلیغ کا یہ سلسلہ برابر تین سال تک چلتا رہا. تین سال تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتہائی پوشیدہ طور پر نہایت رازداری کے ساتھ تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دیتے رہے. ابتدائی تین سالوں تک لوگوں کو دین کی خفیہ دعوت دیتے رہے تاکہ طاقتور مخالفین کے مقابلے میں تحفظ رہے۔
بین الاقوامی تعلقات:
فتح مکہ کے بعد آپ نے دنیا کے بڑے حکمرانوں (قیصر روم، کسریٰ ایران، نجاشی حبشہ وغیرہ) کو خطوط بھیجے اور انہیں اسلام کی دعوت دی۔ یہ بین الاقوامی سیاست کی روشن مثال ہے۔
(السیرۃ النبویہ لابن ہشام، ج ٤، ص: ٢٩٣)

مرتبۂ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قرآن وسنت کی روشنی میں۔ ذکرِ سیرتِ رسول کی ضرورت۔

ابو خالد قاسمی
فاضل دار العلوم دیوبند الھند۔

قرآن کی روشنی میں رسول اللہ ﷺ کا مقام
(الف) اللہ کی گواھی: قُلْ أَيُّ شَيْءٍ أَكْبَرُ شَهَادَةً قُلِ اللَّهُ شَهِيدٌ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ (الانعام، ۶:۱۹)
ترجمہ: کہہ دیجیے: سب سے بڑی گواہی کس چیز کی ہے؟ کہہ دیجیے: اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔
یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے منصبِ رسالت پر اللہ تعالیٰ کی براہِ راست گواہی ہے۔
(ب) آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نمونہ کامل: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الأحزاب، ۳۳:۲۱) ترجمہ: یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے، ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور یومِ آخرت کی امید رکھتا ہے اور کثرت سے اللہ کو یاد کرتا ہے۔
(ج) اعلیٰ اخلاق: وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ (القلم، ۶۸:۴) ترجمہ: اور بے شک آپ عظیم اخلاق پر فائز ہیں۔
(د) رحمت للعالمین: وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ (الانبیاء، ۲۱:۱۰۷)
ترجمہ: اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔
(ہ) اللہ کا عظیم انعام: لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا (آل عمران، ۳:۱۶۴)
ترجمہ: یقیناً اللہ نے اہلِ ایمان پر بڑا احسان فرمایا کہ ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا۔
قرآن میں اعضاء وصفاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ذکر
قرآنِ کریم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس کے مختلف پہلوؤں کو براہِ راست ذکر کیا گیا ہے:
زندگی مبارک: لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ (الحجر، ۱۵:۷۲)
ترجمہ: آپ کی جان کی قسم! وہ اپنی سرمستی میں بھٹک رہے ہیں۔
آنکھیں: مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى (النجم، ۵۳:۱۷) ترجمہ: آنکھ نہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔
دل: مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى (النجم، ۵۳:۱۱)
ترجمہ: دل نے جو دیکھا اس کو جھٹلایا نہیں۔
سینہ: أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (الانشراح، ۹۴:۱) ترجمہ: کیا ہم نے آپ کا سینہ کشادہ نہیں کیا؟
زبان: وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ. إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ (النجم، ۵۳:۳-۴) ترجمہ: اور وہ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے، یہ تو وحی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔
چہرہ: قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ (البقرۃ، ۲:۱۴۴)
ترجمہ: ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اٹھنا دیکھ رہے ہیں۔
آواز: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ (الحجرات، ۴۹:۲) ترجمہ: اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کرو۔
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان احادیث کی روشنی میں۔
حضرت اُبَیّ بن کعبؓ سے روایت ہے: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: «إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّينَ وَخَطِيبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ مِنْ غَيْرِ فَخْرٍ» (ترمذی، ۳۶۱۳)
ترجمہ: جب قیامت کا دن ہوگا، میں نبیوں کا امام، ان کا خطیب اور ان کا شفیع ہوں گا، بغیر فخر کے۔
حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟
قَالَ: «وَمَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟»
قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ، وَلَكِنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ.
قَالَ: «أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ» (خطبات ہند ۲۶۱/۱) ترجمہ: ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں آیا اور پوچھا: قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: تم نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے کہا: زیادہ نماز، روزہ اور صدقہ تو نہیں کیا، لیکن اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: انسان اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔
حضرت علیؓ فرماتے ہیں: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمَكَّةَ، فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا، فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. (مشکاۃ، ۵۹۱۹)
ترجمہ: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ مکہ کے اطراف میں نکلا، تو کوئی پہاڑ اور درخت ایسا نہ تھا جو یہ نہ کہتا ہو: السلام علیک یا رسول اللہ۔
حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جبریلؑ سے نقل فرمایا: قَالَ جِبْرِيلُ: «قَلَّبْتُ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا فَلَمْ أَجِدْ رَجُلًا أَفْضَلَ مِنْ مُحَمَّدٍ» (المعجم الاوسط للطبرانی، 6285)
ترجمہ: جبریلؑ نے کہا: میں نے زمین کے مشرق و مغرب کو پلٹا، مگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے افضل کوئی شخص نہ پایا۔
حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم:
«خِيَارُ وَلَدِ آدَمَ خَمْسَةٌ: نُوحٌ، وَإِبْرَاهِيمُ، وَمُوسَى، وَعِيسَى، وَمُحَمَّدٌ، وَخَيْرُهُمْ مُحَمَّدٌ»
(مسند بزار، 9737)
ترجمہ: آدم کی اولاد میں بہترین پانچ ہیں: نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، اور ان میں سب سے بہتر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں۔
مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت۔
غزوۂ خیبر کے موقع پر ایک صحابی نے مدحِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان کے لیے مغفرت کی بشارت دی۔ (خطبات گھمن 18/1)
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح سرائی باعثِ اجر و ثواب ہے۔
(فیض مشکات 401/8)
آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت کے بیان کے بغیر حقیقی اتباع ممکن نہیں۔ (خطبات ذو الفقار 75/40)
انسانی فلاح و صلاح آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی پر موقوف ہے، اور پیروی سیرت کے بیان کے بغیر ممکن نہیں۔ (اصلاحی خطبات 148/22)
حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے بڑھ کر کسی سے محبت انسان کے ایمان کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔ (نبی کے بنیادی حقوق، ص: 16)
قرآن و سنت کی روشنی میں یہ حقیقت بالکل واضح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پوری انسانیت کے لیے رحمت، اہلِ ایمان کے لیے سب سے بڑا انعام، اور ہر خیر و فلاح کی بنیاد ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مدح سرائی، سیرت کا بیان، اور آپ کی اتباع انسان کو دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہمکنار کرتے ہیں۔ لہٰذا رائج الوقت رسومات کی ادائیگی کے بغیر ربیع الاوّل کے پرنور مہینے میں بلا تعیین وقت حضور پُرنور کی محبت وعقیدت کے نغمے خوب گنگنائیں، نیک اعمال میں سبقت کریں، غریبوں پر خرچ کریں، اس موقع کو غنیمت جان کر ہر قسم کے خیر و صلاح کے اُمور میں حصہ لے۔ سرکار کے دوجہاں کی ولادت مبارکہ کے موسم ربیع میں حضور کے اخلاق سے آراستہ پیراستہ ہوں۔
واللہ الموٗفق

حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باعث ایجاد عالم و تخلیق کائنات ہیں

آج گیارہ ربیع النور ۱۴۴۷ھ بروز جمعرات کی مبارک تاریخ ہے، ہجری کلینڈر کے اعتبار سے کل کی تاریخ میں حضور پر نور شافع یوم النشور، رحمت اللعالمین، طٰہٰ ویٰسین، فخر آدم و بنی آدم، باعث تخلیق کونین، سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش مبارک کو پندرہ سو سال پورے ہو رہے ہیں، اس موقع پر فقیر قادری نقشبندی کی خواہش پر علما فائونڈیشن نیپال کے زیرِ اہتمام نکلنے والے مقبول عام و خاص جریدہ ''ہفت روز نیپال اردو ٹائمز'' نے پیغمبر امن و سلام نمبر نکالنے کا ارادہ کیا ہے، اور یہ نمبر اب آپ کے ہاتھوں میں ہے، اس موقع پر میں اپنی پوری ادارتی ٹیم کو اس تاریخی دستاویزی نمبر نکالنے پر ہدیۂ تبریک و تحسین پیش کرتا ہوں، یقیناً اہل نیپال کی طرف سے اپنے آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں ایک سچی خراج عقیدت ہے، راقم سطور اس وقت شہر نشاط کولکاتا، مغربی بنگال میں فروکش ہے، ملاقاتیوں کی بھیڑ، مختلف مقامات کے اسفار، وابستگان سلسلہ کی تربیت اور دلجوئی ان تمام مصروفیات سے وقت نکال کر چند سطور حالت سفر میں قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے، اس وقت غوث بنگال حضرت سید شمس الدین اندرابی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو رانی گنج جانے کے لیے پابہ رکاب ہونے والا

ہوں۔ یہ بات خواص اہل شریعت و حقیقت پر مخفی نہیں کہ اگر خالق کائنات اور مخلوق کے درمیان سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات واسطہ نہ بنتی تو خلق کائنات ممکن نہ تھا، کیوں کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے خلق سے بے نیاز ہے، اس کی غایت تنزیہ کا عالم یہ ہے کہ وہ پورے عالم سے بے نیاز ہے، ''اِنَّ اللّٰہَ لَغَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ'' اللہ تعالیٰ کی ذات اور مخلوق میں کوئی مناسبت ہی نہیں، اور خلق کے لیے مناسبت چاہیے، اگر ذات سے خلق ہو تو عالم کے لیے استہلاک اور فنا لازم ہے، لاجرم صفات الٰہیہ قدیمہ حقیقیہ نے ذات سے ایک درجہ تنزل کیا اور ظلیت پیدا کر لی پھر ان صفات کو خلق سے مناسبت پیدا ہوئی اور تکوین عالم کا سلسلہ شروع ہوا۔

وہ صفات ثمانیہ حقیقیہ قدیمہ ہیں: حیات، علم، سمع، بصر، قدرت، ارداہ، کلام اور تکوین، پھر صفت تکوین سے صفات اضافیہ کا ظہور ہوا جس میں امکان پایا جا رہا ہے، یہی آپ کے نشا عنصری کا مبدأ ہے، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے نور کو صفات اضافیہ سے پیدا کیا گیا، جب اللہ تعالیٰ اپنی صفات کے پردوں میں مستور تھا تو اس نے چاہا کہ میں جانا جاؤں، پس اپنے تعارف کے لیے نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو واسطہ بنایا، پس آپ کی ذات تعین اول حُبّی کا درجہ رکھتی ہے، اس تعین حُبّی نے ایجاد عالم کا راستہ ہموار کیا، اور آپ کا نور پیدا کیا گیا۔ باقی انبیاء کی تخلیق اللہ تعالیٰ کے نور صفات سے ہوئی، مگر آپ کی تخلیق نور ذات سے ہوئی، یہی وجہ ہے کہ آپ کے اندر نورانیت کامل درجہ میں موجود ہے، صرف بشریت کا حجاب حائل ہے تاکہ عالم بشریت آپ سے فیض پا سکے، ورنہ آپ کی حقیقت عین نور ہے، جس کو دیکھنا انسانی آنکھ کے بس میں نہیں، اگر آپ کا مکمل حسن ظاہر ہو جاتا تو لوگ آپ کے جمال جہاں آرا کو دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتے تھے۔

امام قرطبیؒ لکھتے ہیں: ''لم يظهر لنا تمام حسنه صلی اللہ علیہ وسلم فإنه لو ظهر لنا تمام حسنه لما أطاقت أعيننا رؤيته'' (تفسیر قرطبی)

آپ ممکن ہیں مگر ممکنات عالم کی طرح نہیں بلکہ وہ امکان اس امکان سے بدرجہا بلند ہے، اگر آپ اس عالم امکان سے پیدا ہوتے ضرور آپ کے جسم اقدس کا سایہ ہوتا مگر آپ کا نشا عنصری امکان خاص ہے جو صفات اضافیہ سے ہے۔ آپ نور ذات سے براہ راست پیدا کیے گئے۔ ''کما یقول: خُلِقْتُ من نور اللہ'' اگر نور صفات سے خلق ہوتا تو شب معراج کبھی بھی باری تعالیٰ کا بے حجاب دیدار نہیں کر سکتے تھے۔

موسیٰ زہوش رفت بیک پر توصفات
تو عین ذات می نگری در تبسمی

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی الفتوحات المکیہ میں لکھتے ہیں:

''إن اصل أرواحنا روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم فهو ابو الارواح روحا وآدم ابو الآباء جسماً''، علامہ اسمٰعیل نبہانی الجواہر المحمدیہ میں لکھتے ہیں:

''إن روح محمد صلی اللہ علیہ وسلم حقيقة الحقائق''

ترجمہ: بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی روح حقیقۃ الحقائق ہے۔

حضرت سیدنا بایزید بسطامی جو امام حقیقت اور کعبۂ اہل عرفان ہیں، آپ حقیقت محمدیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

''غُصت لجة المعارف طلبا للوقوف على عين الحقيقة المحمدية فاذا بيني وبينه الف حجاب من نور لو دنوت من الحجاب الأول لأحترقت''

میں معرفت کے بھنور میں غوطہ زن ہوا تا کہ عین حقیقت محمدی معلوم کر سکوں تو میرے اور اس حقیقت کے درمیان نور کے ایک ہزار پردے حائل تھے، اگر پہلے پردے کے قریب جاتا تو جل کر خاکستر ہو جاتا۔

ان عبارات عارفین سے معلوم ہوا کہ خلق نے اب تک جو کچھ جانا ہے وہ سمندر میں سے ایک قطرہ ہے کیوں کہ آپ ہی کی ذات اصل حقائق کائنات ہے، آپ کا واسطہ نہ ہوتا تو یہ عالم خلق وجود میں نہیں آتا۔

امام اہل سنت اعلیٰ حضرت نے کیا خوب لکھا ہے:

تیرے تو وصف عیب تناہی سے ہیں بری
حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے

محمد رضا قادری مصباحی نقشبندی
بانی و مہتمم نیپال اردو ٹائمز
و سربراہ علما کونسل، نیپال
نزیل حال: کولکاتا در سفر رانی گنج
۴ ستمبر ۲۰۲۵ء/۱۱ ربیع النور ۱۴۴۷ھ

نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی کائنات میں جلوہ گری

تحریر: محمد افضل فاروقی رضوی
(سعدی مدنپور، ضلع: باندہ، یوپی، انڈیا)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد: سید المرسلین خاتم النبیین حضور احمد مجتبی محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبد اللہ کے پشت مبارک کے حوالے سے عبد کامل بن کر ۱۲ ربیع الاول شریف مطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء بروز پیر صبح صادق کے وقت مکہ مکرمہ کی دھرتی پر حضرت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں پیدا ہوئے حضرت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن مقدس سے امین بن کر ہویدہ ہوئے، حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود سے حلم و سعادت کے پیکر جمیل بن کر چمکے، انبیائے سابقین کے انفرادی کمالات کا مجموعہ اپنی مقدس ذات میں لے کر منصہ شہود پر جلوہ گر ہوئے :۔ شعر

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اور اپنی ترسٹھ سالہ نور نکہت بھری زندگی کے ذریعے کائنات عالم کے ظلمت و جہول اور تاریک ماحول کو منور کر دیا، رہزنوں کو رہبری کا سبق پڑھایا، زمین میں رینگنے والی انسانیت کو پرواز اور بلندیوں کا حوصلہ عطا فرمایا، ضلالت و گمراہی و شرک و کفر کی طاغوتی قوتوں کے مقابلے میں توحید کی شمع روشن فرمائی، کائنات عالم کے بحر و بر میں ایک عظیم الشان انقلاب برپا فرمایا۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ثبوت قرآن کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا: ''وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ'' [الضحیٰ:۱۱]

ترجمہ۔ اپنے رب کی نعمتوں کا خوب خوب چرچہ کرو، اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان پر جتنی بھی نعمتوں کا انعام فرمایا ہے، ان میں سب سے عظیم الشان نعمت عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضور سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت طیبہ ہے، تو لازمی طور پر نتیجہ نکل گیا کہ مسلمان میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا خوب خوب چرچہ کریں، یوم ولادت رسول کے فیضان سے مالا مال ہوں، اور اسے عالمی تیوہار کے بطور خوشیاں منائیں، اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے مقدس کلام میں ارشاد فرمایا ہے: ''لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ'' (سورہ ال عمران آیت نمبر ۱۶۴)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان عظیم فرمایا کہ ان میں ایک عظمت والا رسول بھیجا جو ان پر اللہ تعالیٰ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے، انہیں پاکیزہ اور ستھرا بناتا ہے، اور انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔ اگرچہ اس (میلاد النبی) سے پہلے لوگ کھلی گمراہی میں تھے۔ اب جو لوگ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موقع پر خوشی منانے پر چیں بجبیں ہوتے ہیں وہ اپنے ایمان و عاقبت کی خیر منائیں کہ جشن میلاد کا تعلق مومن سے ہے اور مومن کا تعلق جشن میلاد سے، کیوں کہ میلاد النبی کے دن ساری مخلوق خوش تھی سوائے شیطان اور اس کے چیلوں کے، لہذا مومن تو میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے جشن سے مسرور ہوتا ہے اور اس کی برکتوں سے مالا مال ہوتا ہے۔

نثار تیری چہل پہل پر ہزاروں عیدیں ربیع الاول
سوائے ابلیس کے جہاں میں سبھی تو خوشیاں منا رہیں ہیں۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ثبوت حدیث کی روشنی میں

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اپنے یوم میلاد پر اللہ تبارک و تعالیٰ کا شکر بجالانے کی تلقین فرمائی اور ترغیب دی۔

مسلم شریف کی حدیث ہے: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْإِثْنَيْنِ قَالَ ''ذَاكَ يَوْمٌ وُلِدْتُ فِيهِ وَيَوْمٌ بُعِثْتُ أَوْ أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهِ'' (مسلم شریف جلد ۱ ص ۳۶۸) ترجمہ: حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے پیر کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ اسی روز میری ولادت ہوئی، اسی روز میری بعثت ہوئی، اور اسی روز میرے اوپر قرآن نازل کیا گیا:۔ ثابت ہوا کہ یوم ولادت پر اظہار مسرت کرنا سنت مصطفے کا ہے۔

میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عہد صحابہ میں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک دن وہ اپنے گھر ایک اجتماع میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت با سعادت کے واقعات بیان فرما رہے تھے صحابہ کرام محظوظ ہو کر حمد الہی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر صلوۃ و سلام پڑھ رہے تھے کہ اسی درمیان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے اور فرمایا تمہارے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی: ۔(الدر المنظم فی مولد النبی الاعظم)

ایک دوسری روایت میں حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ حضرت عامر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر گیا وہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو واقعات ولادت مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سنا رہے تھے کہ یہی وہ دن ہے جس دن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ تو نبی کریم نے ارشاد فرمایا، اللہ تبارک و تعالیٰ نے تمہارے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے اور تمام فرشتے تمہاری مغفرت کی دعا مانگ رہے ہیں۔ اور جو شخص تمہاری طرح (محفل میلاد) منعقد کریگا وہ تمہاری طرح نجات پائے گا۔ التنویر لأبي الخطاب الاندلسی ذکرہ الزرقانی)

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سلف صالحین کے عہد میں:

شیخ الاسلام حافظ العصر ابو الفضل ابن حجر سے میلاد شریف کے عمل کے حوالے سے پوچھا گیا تو آپ نے اس کا جواب کچھ یوں دیا۔ ''مجھے میلاد شریف کے بارے میں اصل تخریج کا پتہ چلا جو صحیحین سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مدینہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہود کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ان سے پوچھا ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس پر وہ عرض کناں ہوئے کہ اس دن اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکر بجالانے کے لئے اس دن روزہ رکھتے ہیں۔''

اس حدیث پاک سے ثابت ہوا کہ کسی معین دن میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی احسان و انعام کا عطا ہونے یا کسی مصیبت کے مل جانے پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانا چاہئے اور ہر سال اس دن کی یاد تازہ کرنا بھی مناسب تر ہے اللہ تعالیٰ کا شکر نماز سجدہ، روزہ، صدقہ، اور تلاوت قرآن پاک و دیگر عبادات کے ذریعہ بجالایا جا سکتا ہے، اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت سے بڑھ کر اللہ کی نعمتوں میں سے کون سی نعمت ہے؟ اس لئے اس دن ضرور سجدہ بجالانا چاہیئے (حسن المقصد في عمل المولد، ص ٦٣)

موجود زمانے میں میلاد النبی منانے کا طریقہ اور اس کی بعض نا قابل اعتراض باتیں:

ظاہر پرست علماء محافل میلاد اور جشن میلاد کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے چلے آرہے ہیں وہ صرف اس لئے اس کو ناجائز اور (نعوذ باللہ) حرام قرار دیتے ہیں کہ اس قسم کی محافل اور جشن کی تقاریب ابتدائے اسلام میں منعقد نہیں ہوئیں یہ بعد کی پیداوار ہیں جو سراسر بدعت ہے، اس بحث کے تناظر میں بدعت کی تعریف اور اس کی شرعی حیثیت پر جید ائمہ حدیث وفقہ کے حوالہ سے ہمارا موقف بالکل واضح ہے وہ یہ ہے کہ جہاں تک اسے بدعت کہنے کا تعلق ہے، لغتا تو صحیح ہے لیکن صرف بدعت کہہ کر اسے ہدف تنقید بنانا اور اس کو ناپسندیدہ کہہ دینا محض تنگ نظری اور ہٹ دھرمی ہے،، میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خوشی اور محافل میلاد کے انعقاد کی موجودہ صورت خود عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ملتی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان محافل کا منعقد کرنا اصلاً جائز ہے جیسا کہ ہم نے اوپر ذکر کیا ہے کہ ہر دور میں ہر چیز کی ہئیت اور صورت حالات کے مطابق بدلتی رہتی ہے،، فریضہ حج ہی کو لیجئے اس کی ادائیگی کے انداز اور آمد رفت بتدریج بدلتے رہتے ہیں،، آج لوگ پیدل چل کر یا اونٹوں، گھوڑوں وغیرہ پر سوار ہو کر حج پر نہیں جاتے،، اس لئے کہ جو فاصلے مہینوں میں طے ہوتے تھے اب گھنٹوں میں طے ہو جاتے ہیں اسی طرح دیگر ارکان جن کی ادائیگی کی صورت حال اب پہلی جیسی نہیں،، اسی پس منظر میں اگر میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موجودہ صورت حال کو دیکھیں تو یہ اپنی اصل کے اعتبار سے بالکل حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اپنی سنت ہے، جس طرح ہم محافل میلاد میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لئے نعت کا اہتمام کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فضائل و کمالات اور مختلف انداز میں سیرت طیبہ کے تذکرے کرتے ہیں، جو فی الواقع ہمارے جشن میلاد منانے کا مقصد ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ظاہری زمانہ مبارک میں بھی منعقد ہوتی تھیں اور آپ محفل میں رونق افروز ہوتے تھے حتی کہ اپنی محفل نعت خود منعقد کرواتے تھے

جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شرعی حیثیت:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وَتُعَزِّرُوهُ وَتُوَقِّرُوهُ.'' (سورہ فتح آیت نمبر ۹)

ترجمہ: تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعظیم و توقیر کرو، اور جلوس محمدی تعظیم و توقیر کی ایک شکل ہے، اور یہی آیہ مبارکہ جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اصل ہے، کیونکہ تعظیم اور محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ محبوب و معظم شخصیت کے اوصاف و خصائل، فضائل و مناقب محاسن و کمالات کو ہر جائز طریقے سے اجاگر کیا جائے، عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دن درودوں اور سلاموں کی جلوں میں جلوس نکالنا بھی تقریبات میلاد کا ایک اہم حصہ ہے، غلامان مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ عمل صحابہ کرام کی سنت کو حیات نو بخشتا ہے، عہد رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں بھی نکالے گئے جن میں صحابہ کرام شریک ہوئے، جس پر احادیث رسول شاہد ہیں، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ تشریف لائے تو باشندگان مدینہ نے جلوس محمدی کی شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استقبال فرمایا۔ شعر۔

سجے تن پہ ہتھیار انصار نکلے
مسیحا کے لینے کو بیمار نکلے

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی مدارج النبوت میں فرماتے ہیں۔ ''ان دنوں جب آپ کی آمد متوقع تھی مدینہ منورہ کے مرد و عورت، بچے اور بوڑھے ہر روز جلوس کی شکل میں دیدہ و دل فرش راہ کئے ہوئے آپ کی استقبال کے لئے مدینہ سے چند میل کے فاصلے پر قباء کے مقام پر جمع ہو جاتے، جب ایک روز سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہجرت کی مسافتیں طے فرماتے ہوئے مدینہ منورہ قدم رنجہ ہوئے تو اس دن اہل مدینہ کی خوشی دیکھنے کے لائق تھی، اس دن ہر انسان خوشی سے مچل رہا تھا، اور شہر مدینہ کے گلی کوچے جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے انوار سے جگمگا رہے تھے۔'' (مدارج النبوت صفحہ ٦٣ از شیخ عبد الحق محدث دھلوی مطبوعہ دہلی) شعر۔ مدینے میں تو دھوم ایسی مچی تھی کہ گویا ہر اک گھر میں شادی رچی تھی

مسلم شریف کی حدیث کے الفاظ ھیں۔ ''فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ فَوْقَ الْبُيُوتِ وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ يُنَادُونَ يَا مُحَمَّدُ، يَا رَسُولَ اللَّهُ، يَا مُحَمَّدُ، يَا رَسُولَ الله.'' (صحیح مسلم شریف، جلد ۲ صفحہ ٤١٩) ترجمہ:۔ مرد اور عورتیں گھروں پر چڑھ گئے اور بچے، اور خدام راستوں میں پھیل گئے سب باآواز بلند کہہ رہے تھے۔ یا محمد، یا رسول اللہ، یا محمد، یا رسول اللہ، جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری مدینہ منورہ کے قریب پہنچی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سواری کو دیکھ کر مچل جاتے ہیں اور دل و جان نثار کرنے لگتے ہیں غلاموں پر کیف و مستی کا ایک عجیب سماں طاری تھا اور مچل مچل کر اس طرح تکبیریں بلند کر رہے تھے: ''اللہُ أَکبَرُ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰہ اللہُ أَکبَرُ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰہ.''

جلوس محمدی کے آداب:

جلوس محمدی نکالنے کے وقت ادب کا خاص خیال رکھیں اس لئے کہ یہ کسی دنیادار کے خوشی کا جلوس نہیں بلکہ سرکار ابد قرار مفکر موجودات بلکہ اصل کائنات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی پر، ہم غلامان مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلوس نکالتے ہیں، لہذا ادب کا پورا خیال رہے، اس لئے جنکے ادب کا قرآن مجید خود شاہد ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ خود اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ کا ادب سکھارہا ہے۔ ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ'' (پ ۲٦، ۱۳٦)

ترجمہ اے ایمان والو اپنی آواز کو نبی کی آواز سے اونچا نہ کرنا اور ان کے حضور زور دار آواز نہ نکالنا جس طرح زور سے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو گی۔

لہذا ضروری یہ ہیکہ جب جلوس محمدی نکالیں تو اس بات کا خیال رکھیں کہ اس جلوس میں کوئی ایسی بے ادبی نہ ہونے پائے کہ جس کے سبب ہمارے اعمال ضائع کر دیئے جائیں، لہذا ضروری ہے کہ جب جلوس محمدی میں شرکت کریں تو مقام ادب کو ملحوظ رکھیں، درود و سلام کی کثرت کریں، نگاہ نیچی رکھیں، اور کسی کو ہمارے ذریعے سے تکلیف نہ ہونے پائے اور جلوس میں شور و غل برپا نہ ہونے دیں، اور بہت ہی مخلصانہ انداز میں متحد ہو کر جلوس محمدی کو شان و شوکت کے ساتھ نکالیں یہی ادب کا تقاضہ ہے اور یہی طریقہ باعث ثواب، باعث نجات، اور کار خیر ہے۔ تو نتیجہ یہ نکلا کہ جس طرح ہمیں بارگاہ رسول کا ادب قرآن بتا رہا ہے بس قرآن کی اسی روش کو اپناتے ہوئے جلوس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا آغاز کریں۔

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810

سیرت رسول اکرم منظومات کی روشنی میں

وہ رخ جسے کہے قرآن والضحی جانم
وہ زلفِ عنبریں و اللیل کی گھٹا ریشم

وہ بنی گویاکہ دودھاری ہندکی شمشیر
وہ گوش کانِ قریب و بعید ہے باہم

وہ بھوئیں جس سےچھٹے ابرِغم کی تاریکی
وہ پلکیں جو ہے قضائے معلّق و مبرم

وہ چشم زائرِ قدوس و حاملِ مازاغ
وہ پُتلی فاش ہے جس پر غیوبِ کل عالم

وہ بول قاصدِ یوحیٰ فصیح اور مجاب
وہ لب کھلے تو بشر ،جن مطیع ہو یکدم

وہ ہے جبیں ہے ملا جس پہ چاند کا غازہ
وہ شانہ مہر نبوت سے کندہ جاہ وحشم

وہ مسکرائیں تو تاریک شب بھی ہو روشن
وہ دزدی نظروں میں الفت بظاہری برہم

وہ قد میانی مگر اژدہام میں اطول
وہ جاہ جس سے نگاہیں رہیں سبھی ہی خم

وہ حسن جس پہ ہے ستر ہزار پردے چڑھے
وہ عکس جس کا ہے سایہ زمین سے برہم

وہ نور جس سے منور جہان ہے حمران
وہ ذات ایسی ثنا میں ہو سو صدی بھی کم

شاعر:احمدرضاحمران

نورِ حق دنیا میں آیا یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ
سب کے لب پر ہے یہی نعرہ یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

حور و غلماں جن و انساں گلشن گلشن کلیا کلیاں
نغمہ زن ہے ذرہ ذرہ یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

روز دوشنبہ صبحِ صادق آئے نبیوں کے سردار
سجدے میں ہے محراب کعبہ یہ جشن پندرہ سو سالہ

اب دور سبھی کا غم ہوگا اونچا دیں کا پرچم ہوگا
سب پائیں گے جنت کامژدہ یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

خوش حالی اب گھر گھر ہوگی ان کی رحمت سب پر ہوگی
مظلوم ہو یا کوئی بیوہ یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

ارشادِ خدا سے مشرق، مغرب میں اور کعبے کی چھت پر
جبریل نے گاڑا ہے جھنڈا یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

احسن،اجمل عادت ان کی کامل،اکمل سیرت ان کی
مخلوق میں ہیں سب سے اعلیٰ یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

معراج انھی کو حاصل ہے اور حسن انھی کامل ہے
کونین میں ہے جن کا شہرہ یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

جن کا صدقہ کھاتے ہیں سب ٹھہرے ہیں وہی محبوب رب
بس کیجے ندیم ان کا چرچا یہ جشن ہے پندرہ سو سالہ

ندیم سلطان پوری

ان کی آمد ہی خوشیوں کی بنیاد ہے
پندرہ سو سالہ یہ جشن میلاد ہے

آج محبوب رب العلی آگئے
آمنہ بی کے گھر مصطفی آگئے
بن کے وہ رحمت کبریا آگئے
اب یہ سارا جہاں غم سے آزاد ہے
پندرہ سو سالہ یہ جشن میلاد ہے

جن کے آنے سے یثرب مدینہ ہوا
نور حق سے منور یہ سینہ ہوا
جن کی نسبت سے میں اک نگینہ ہوا
جن کے صدقے میں یہ دنیا آباد ہے
پندرہ سو سالہ یہ جشن میلاد ہے

کوئی بو بکر کوئی عمر ہو گیا
کوئی عثمان تو کوئی شیرِ خدا
ان کے عشاق ہیں غوث و خواجہ رضا
ان کی محفل سے ہر دل بہت شاد ہے
پندرہ سو سالہ یہ جشن میلاد ہے

آپ ایمان ہیں، جان ایمان بھی
سارے نبیوں، رسولوں کے سلطان بھی
آپ کے در کا نوکر ہے فرقان بھی
آپ کا عشق ایماں کی بنیاد ہے
پندرہ سو سالہ یہ جشن میلاد ہے

محمد فرقان فیضی
امام احمد رضالائبریری، برہم پوری سرلاہی نیپال

آسمان فضل کے شمس و قمر خیر البشر
گلستان قدس کے برگ و ثمر خیر البشر
آپ کی شان یگانہ دیکھ کر خیر البشر
تذکرہ کرتے ہیں قدسی عرش پر خیر البشر
عظمت و توقیر ہے ادراک انساں سے فزوں
مدح خواں پھر بھی ہے تیرا ہر بشر خیر البشر
حسن ذات لم یزل بھی جبکہ پوشیدہ نہیں
اور تم سے کیا بھلا ہو مستتر خیر البشر
معترف ہے آپ کے جود و سخا کا کل جہاں
اے شہ جود و کرم ، کان گہر خیر البشر
آپ کی انگشت اقدس کا اشارہ دیکھ کر
ہوگیا ٹکڑے فلک پر خود قمر خیر البشر
نازنین دہر کی صورت سا سکتی نہیں
عاشقوں کے دل میں ہیں جب جلوہ گر خیر البشر
نعت لکھنے کیلئے مل جائے مجھ کو بھی کبھی
حضرت جبریل کا نورانی پر خیر البشر
پیچ و خم میں زندگی کے ہے یہی میری دعا
ہر گھڑی مجھ کو ملے فتح و ظفر خیر البشر
بند ہو میری نظر تو دید ہو جائے تری
جب کھلے تو دیکھ لوں تیرا نگر خیر البشر
مثل سرمہ اپنی آنکھوں میں لگاؤں روز و شب
مجھ کو مل جائے کبھی جو خاک در خیر البشر
انبیاء و مرسلیں میں آپ کو رب نے کیا
"صاحب حق، صاحب شق القمر خیر البشر"
اپنے جوہر پر خدارا ڈال کر چشم کرم
دوجہاں میں کردیں اس کو معتبر خیر البشر

رشحات قلم:
شفیق اللہ نوری جوہر باڑاوی، سیتامڑھی

مناؤ خوب تم خوشیاں مرے سرکار آے ہیں
لگاؤ جھوم کر نعرہ مرے سرکار آے ہیں

نبی کا چہرۂ انور ہوا جب ضوفشاں اس دم
اجالا دہر میں پھیلا مرے سرکار آے ہیں

قصور شام یوں چمکے کہ مکہ سے نظر آے
نبی کا چمکا جب چہرہ مرے سرکار آے ہیں

بجھا ایران کا آتش کدہ تو سب یہی بولے
یہ ہے بس معجزہ ان کا مرے سرکار آے ہیں

اندھیرے مٹ گئے یکسر اجالا دہر میں پھیلا
رخ انور جونہی چمکا مرے سرکار آے ہیں

گرے بت منہ کے بل آمد پہ ان کی اور صدا گونجی
چلے گا ان کا اب سکہ مرے سرکار آے ہیں

نکل کر حسن کی چلمن سے جب نور مبیں آیا
ہوا ہر سو عمر چرچا مرے سرکار آے ہیں

دولت پہ ناز ہے نہ تو شہرت پہ ناز ہے
مجھ کو مرے حضور کی نسبت پہ ناز ہے

آنگن میں آمنہ کے فرشتوں نے یہ کہا
ہم کو رسول پاک کی خلقت پہ ناز ہے

شمس و قمر نے جھک کے ملائک نے یہ کہا
بے جان کنکروں کی اطاعت پہ ناز ہے

پیدا ہوئے رسول تو گونجی تھی یہ صدا
نورِ خدا کی شان ولادت پہ ناز ہے

اہل زبان ، سامنے جس کے ہیں بے زباں
سلطان دو جہاں کی فصاحت پہ ناز ہے

اقصی میں انبیاء نے سبھی یک زباں کہا
محبوب کبریا کی امامت پہ ناز ہے

رک کر مکین سدرہ نے سدرہ پہ یہ کہا
بڑھیے حضور آپ کی رفعت پہ ناز ہے

ظلم و ستم کی ریت پہ کہتا رہا بلال
عشقِ رسول پاک کی لذت پہ ناز ہے

محشر میں در بدر کی نہ کھائیں گے ٹھوکریں
ہم کو نبی کی شان شفاعت پہ ناز ہے

دامان تہی مُضطر خستہ پسار کر
شام و سحر پکارے سخاوت پہ ناز ہے

مرغوب عالم علیمی، ممبئ مہاراشٹر انڈیا

سناتا قبلِ پیدائش کے ہوں احوال سن لیجے
یہ دنیا ہو گئی تھی کس قدر بدحال سن لیجے

خدائے برتر و بالا کو دنیا بھول بیٹھی تھی
جہاں میں ہر طرف زوروں پہ لیکن بت پرستی تھی

جہاں میں ہر طرف کفروضلالت کے اندھیرے تھے
صنم خانوں بس اصنامِ باطل پوجے جاتے تھے

یتیم و بے کس و مجبور روتے اور بلکتے تھے
لہو بن کر کے آنسو چشمِ بیوہ سے چھلکتے تھے

صدائے دہر پہ پھر رحمتِ رب کو جلال آیا
مسیحائی کی خاطر آمنہ بی بی کا لال آیا

مبارک خاتمِ پیغمبراں تشریف لائے ہیں
مبارک باد ہو جانِ جہاں تشریف لائے ہیں

لبِ قدسی پہ آیا آگئے جگ میں حبیب اللہ
زبانِ خلق پر جاری ہوا ہر سمت صلی اللہ

بتوں سے پاک کرنے کو حرم ؛ ہے بت شکن آیا
پڑھو صل علی صل علی جانِ چمن آیا

ادب سے ہاتھ باندھے آمنہ کے گھر پہ ہیں قدسی
کھڑے بہرِ سلامی شاہِ دیں کے در پہ ہیں قدسی

پئے تعظیمِ آقا اے بشیر قادری اٹھیے
سلامی پیش کرنے کے لیے سب جنتی اٹھی

محمد بشیر القادری رضوی گلاب پوری نیپال

ہے آج دن کی طرح رات مصطفٰے آئے
کہ لے کے نور کی برسات مصطفٰے آئےس
فلک سے سوئے زمیں آفرین زندہ باد
سبھی پہ کرتے عنایات مصطفٰے آئے
سنا ہے تم نے کہ جسمِ بشر میں ہی اک شب
خدا سے کرکے ملاقات مصطفٰے آئے
جہان و زیست کی تاریکی جو کرے روشن
وہ بن کے نور کی اک ذات مصطفٰے آئے
کرم تو دیکھئے ہم عاصیوں کو دینے کو
بہشتوں حوروں کی سوغات مصطفٰے آئے
دکھا کے معجزے گاہے بہ گاہے زندہ باد
مٹانے زورِ طلسمات مصطفٰے آئے
جہاں میں رحمتیں عنقا بہت ہی عنقا تھیں
انھیں کی کرنےکو بہتات مصطفٰے آئے
چلے بھی آؤ عزیزو کہ ہم سبھی گائیں
درودِ پاک کے نغمات مصطفٰے آئے
"ذکی" جو کانوں میں پڑتے ہی روح گرما دیں
لبوں پہ رکھ کے وہ آیات مصطفٰے آئے

ذکی طارق بارہ بنکوی
سعادت گنج، بارہ بنکی، یوپی

سیرت رسول اکرم منظومات کی روشنی میں

دائیں بائیں آگے پیچھے نیچے اوپر نور نور
وقت احمد آمنہ کا ہو گیا گھر نور نور

فاطمہ،حضرت علی، شبیرو شبر نور نور
مصطفی شاہ مدینہ کا ہے گھر بھر نور نور

ظلمتوں سے کہہ دو اپنا باندھ لیں رخت سفر
نور والا آرہا ہے جگ میں لے کر نور نور

آمد نور خدا ہے آمنہ کی گود میں
عرش سے فرش زمیں تک ہے برابر نور نور

جان عالم کی ولادت پر جناب جبرائیل
آرہے ہیں قدسیوں کا لے کے لشکر نور نور

ماہ و اختر اور سورج کی بھلا اوقات کیا
ہے ربیع النور کی برکت سے گھر گھر نور نور

جب ہوئی جلوہ گری عثمان! رب کے نور کی
ہو گئے ہیں چاند ، سورج اور اختر نور نور

نتیجۂ فکر: مولانا محمد عثمان علیمی
خطیب وامام سنی رضا جامع مسجد اٹوا بازا

ظلمتوں کا جنازہ اٹھا ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے
ہر طرف نور کا سلسلہ ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے

نصب حق کا علم جابجا ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے
کفر ماتم کناں ہوگیا ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے

جھک گیا بہرِ تعظیم کعبہ زلزلہ بت کدوں میں ہے برپا
مریم و حوا کی یہ صدا ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے

تیرے آنگن میں اے آمنہ بی آئے ہیں حور و غلمان و قدسی
رب سلم زباں پر سجا ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے

چاند و سورج مچلنے لگے ہیں سب نظارے بدلنے لگے ہیں
اور صحرا گلستاں بنا ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے

خلق خوش ہے فضا مشک بو ہے شورِ صل علی کو بہ کو ہے
چہرا غمگیں ابلیس کا ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے

چھایا ہے ابر لطف و کرم کا کھیل ہے ختم ظلم و ستم کا
بے سہاروں کو مژدہ ملا ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے

عرش والے ہوں یا فرش والے پڑھ رہے ہیں سبھی یہ قصیدے
ہم پہ احسانِ رب العلی ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے

سنیو! خوب دھومیں مچاؤ قصرِ نجدی وہابی گراؤ
ہاں یہی درسِ احمد رضا ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے

ناز کرتا ہے عرش بریں بھی ایسی قسمت ہے فرش زمیں کی
اس پہ رمضان فضلِ خدا ہے مرحبا آمدِ مصطفی ہے

رمضان علی رضوی تنویری مہراج گنجوی

پندرہ صدی کے جشن ولادت کا نور ہے
ہر سو صدائے مرحبا ہر جا سرور ہے

آئے جہاں میں سارے رسولوں کے وہ رسول
فرمان حق ہوا یہ" لقد جاءکم رسول"
دنیا کو جن کے دم سے خدا کا شعور ہے
پندرہ صدی کے جشن ولادت کا نور ہے

تابانیوں کا دور ہے روشن ہیں بام و در
نوری ہیں جن کے قلب منور ہیں ان کے گھر
کیونکہ خدا کے نور کا نوری ظہور ہے
پندرہ صدی کے جشن ولادت کا نور ہے

ہر گلشن حیات میں ہے موسم بہار
پھولوں میں حسن بڑھ گیا رنگت میں ہے نکھار
ویرانیاں ہیں دور خزاں دور دور ہے
پندرہ صدی کے جشن ولادت کا نور ہے

رحمت برس رہی ہے خدائے عظیم کی
سب پر نگاہ لطف و کرم ہے کریم کی
ساری عطائیں رب کی بوجہ حضور ہے
پندرہ صدی کے جشن ولادت کا نور ہے

شہر شب ظلام میں خورشید آ گیا
بن کر غموں کی دھوپ میں وہ عید آگیا
فیاض ان کے دم سے خوشی ہے سرور ہے
پندرہ صدی کے جشن ولادت کا نور ہے

از : محمد فیاض مصباحی ماتریدی

ہوتی ہے اِس شان سے آمد تمہاری واہ وا
سر بَسَجدہ، ربِّ ہب لی، لب پہ جاری واہ وا

آپ کی آمد ہوئی ظلمت کے کالک دھل گئے
رحمتِ حق کی ہوئی یوں ابر باری واہ وا

دونوں عالم میں رچی شادی، مچی دھومیں شہا
تم جو آئے خوش ہوئی مخلوق ساری واہ وا

کیوں بھلا مولود کی خوشیوں میں ہم ساجھا نہ ہوں
وجہِ تخلیقِ جہاں بعثت تمہاری واہ وا

بارویں تاریخ کو شیطان رویا زار زار
اس کی بڑھتی ہی گئی پھر آہ و زاری واہ وا

چار سوئے دہر میں تاریکیاں تھیں کفر کی
ایسے کفرستان میں طلعت گزاری واہ وا

ان کے در پہ مانگنے والوں کو یہ کہتے سنا
دیکھیے آتی ہے اب قاسم کی باری واہ وا

خشک ہے دل کی زمیں دو بوند کا چھڑکاؤ ہو
پنجۂ رحمت کا صدقہ سازگاری واہ وا

آمدِ سرکار کی برکت تھی اخترؔ دہر سے
دور ہوتی ہی گئی ہر بے قراری واہ وا

محمد اختر رضا امجدی

دو جہاں میں پھیلی ہے روشنی مدینے کی
ہر کلی پہ ظاہر ہے تازگی مدینے کی

کس قدر معطر ہے بوئے سرورِ دیں سے
راستہ مدینے کا ہر گلی مدینے کی

شاہان زمانہ بھی اج رشک کرتے ہیں
دیکھتے ہی رہتے ہیں سادگی مدینے کی

خلد کے نظاروں سے بالیقیں یہ بہتر ہے
حوریں گنگنا تی ہیں نغمگی مدینے کی

کوئ پوچھے جامی سے اور سمجھے سعدی سے
رمز زندگی کیا ہے زندگی مدینے کی

قدسیوں کی امد ہے ان کے پاک روضے پر
ان کو بھی میسر ہے چاشنی مدینے کی

صدقے میں محمد کے لکھ دے میری قسمت میں
مجکو بھی میسّر ہو حاضری مدینے کی

ہر زباں پہ یہ مصرع بار بار آتا ہے
رشکِ باغ جنت ہے ہر گلی مدینے کی

عرش کے فرشتے بھی سنتے ہیں اُسے اطہر
جب بھی کوئی پڑھتا ہے شاعری مدینے کی

_______فکرو قلم_______
حضرت صوفی عبدالغفار صاحب اطہر نیپالی

گلشنِ کونین میں ہے تازگی
ہے فضاؤں میں عجب سی دلکشی
قمریوں کے لب پہ ہے یہ نغمگی
ہے یہ پندرہ سو واں میلاد النبی

آپ کے گھر پر اے بی بی آمنہ
قدسیوں کا آگیا ہے قافلہ
کیوں کہ شاہ دیں کی ہے جلوہ گری
ہے یہ پندرہ سو واں میلاد النبی

ہے زباں پر نعرۂ صلِ علیٰ
آرہے ہیں جگ میں پیارے مصطفی
ہم غلاموں کی کھلی دل کلی
ہے یہ پندرہ سو واں میلاد النبی

جھومو! گاؤ! عالمی تہوار ہے
آمدِ سرور سے دل سرشار ہے
کر لو طرزِ نو میں اظہارِ خوشی
ہے یہ پندرہ سو واں میلاد النبی

محفلِ ذکرِ ولادت ہے سجی
اس میں آجاؤ اے کنز مصلحی
اور کرو حسان جیسی شاعری
ہے یہ پندرہ سو واں میلاد النبی

__________سخن آموز__________
محمد نعیم الدین قادری کنز مصلحی
گلاب پور کٹیا

دل کا یہی کہنا ہے میلاد منانا ہے
ہر لب پہ ترانہ ہے میلاد منانا ہے

گھر بار سجانا ہے میلاد منانا ہے
نجدی کو جلانا ہے میلاد منانا ہے

ہر سو ہیں مچی دھومیں سرکار کی آمد کی
مستی میں زمانہ ہے میلاد منانا ہے

یہ شرک نہیں واللہ سنت ہے صحابہ کی
دنیا کو بتانا ہے میلاد منانا ہے

ابلیس کی قسمت میں لکھی ہے اداسی بس
خوش ان کا دوانہ ہے میلاد منانا ہے

میلاد کی برکت سے تقدیر جگانی ہے
ہر درد مٹانا ہے میلاد منانا ہے

سینے سے لگانا ہے بے کس کو یتیموں کو
روتوں کو ہنسانا ہے میلاد منانا ہے

میلاد مناتے ہیں رمضان فلک والے
یہ نعرہ لگانا ہے میلاد منانا ہے

ازقلم: رمضان علی رضوی تنویری مہراج گنجوی

شائع کردہ
علما فاؤنڈیشن نیپال
لمبنی پردیش نول پراسی نیپال

Published By: Ulama Foundation Nepal, Bhairahwa, Rupandehi Lumbini Pradesh Nepal, Reg: 372860
Email:- weeklynepalurdutimes@gmail.com, Web site: www.nepalurdutimes.com, Contact:- +91 8795979383, +977 9817619786, +9779821442810